UNIVERSAL
LIBRARY

OU-234404

UNIVERSAL
LIBRARY

۷۱۰۹ و ۷۱۱۰

فهرست کتاب تاریخ روم و شام

صفحه	مضمون
	دیباچه
۴	مقدمه
۵	ذکر سلطان عثمان خان بن ارطغرل ...
۷	ذکر سلطان ارخان بن سلطان عثمان ...
۷	ذکر سلطان مراد خان اول بن ارخان ...
۹	ذکر سلطان بایزید یلدرم بن سلطان مراد خان
۱۴	ذکر سلطان محمد خان اول بن سلطان بایزید یلدرم
۱۶	ذکر سلطان مراد خان ثانی بن سلطان محمد خان اول
۱۸	ذکر سلطان محمد خان ثانی بن سلطان مراد ثانی ..
۱۹	فائده بیان مسجد ایوب و ابتدای رسم شمشیر بندی
۲۱	ذکر سلطان بایزید ثانی بن سلطان محمد خان
۲۳	ذکر سلطان سلیم خان اول بن بایزید ثانی ...
۲۷	ذکر سلطان سلیمان خان بن سلطان سلیم اول
۳۰	ذکر سلطان سلیم خان ثانی بن سلطان سلیمان ..
۳۲	ذکر سلطان مراد ثالث بن سلطان سلیم ثانی ..
״	ذکر سلطان محمد خان ثالث بن سلطان مراد ثالث

صفحه	مضمون
۳۳	ذکر سلطان احمد اول بن سلطان محمد خان ثالث
۳۵	ذکر سلطان مصطفی خان بن سلطان محمد خان ثالث
״	ذکر سلطان عثمان خان ثانی بن سلطان احمد اول
۳۷	ذکر سلطان مراد خان رابع بن سلطان احمد اول
۳۹	ذکر سلطان ابراهیم خان بن سلطان احمد اول
۴۱	ذکر سلطان محمد خان رابع بن سلطان ابراهیم
۴۴	ذکر سلطان سلیمان خان ثانی بن سلطان ابراهیم
۴۵	ذکر سلطان احمد خان ثانی بن سلطان سلیمان خان ثانی
۴۷	ذکر سلطان مصطفی خان ثانی بن سلطان محمد خان رابع
۴۸	ذکر سلطان احمد خان ثالث بن سلطان محمد خان رابع
۵۰	ذکر سلطان محمود اول بن سلطان مصطفی خان ثانی
۵۳	ذکر سلطان عثمان خان ثالث بن سلطان مصطفی خان ثانی
״	ذکر سلطان مصطفی ثالث بن سلطان احمد ثالث
۵۴	ذکر سلطان عبد الحمید خان بن سلطان احمد ثالث
۵۵	ذکر سلطان سلیم خان ثالث بن مصطفی خان ثالث
۶۱	ذکر بغاوت عبد العزیز بن عبد الوهاب

۶۳	ذکر سلطان مصطفی رابع بن سلطان عبدالحمید خان اول	۱۲۷	اشعار مرہم عثمانی .....
۶۶	ذکر سلطان محمود ثانی بن سلطان عبدالحمید اول	۱۲۸	جغرافیہ ملک روم وشام .....
۷۱	ترجمہ فرمان محمود خان ثانی	۱۳۱	دارالخلافت شہر استنبول کا بیان .....
۷۶	ذکر سلطان عبدالمجید خان بن سلطان محمود خان ثانی	۱۳۶	فوج ترک بری وبحری .....
۷۸	بیان جنگ سباستوپل	۱۴۰	ذکر مولانا سلطان عبدالحمید خان بن سلطان عبدالمجید خان
۷۴	ترجمہ عہدنامہ شہر پاریز	۱۴۲	سنجق شریف کا بیان .....
۹۶	خلاصہ شرائط معاہدہ دفعہ (۱۰) ...	۱۴۳	جنگ سرویہ .....
۹۷	خلاصہ شرائط معاہدہ دفعہ (۱۴) ...	۱۴۹	جنگ جبل اسود .....
۹۸	بیان تعمیر مسجد نبوی	۱۵۰	مجلس کانفرانس .....
۱۰۳	ذکر سلطان عبدالعزیز خان بن سلطان محمود ثانی	۱۵۴	قصیدہ موشح فارسی بنام نامی حضرت
۱۰۷	ذکر سلطان مراد خان خامس بن سلطان عبدالمجید خان		مولانا سلطان عبدالحمید خان قیصر روم
۱۱۰	جنگ سرویہ وجبل اسود وغیرہ		خلداللہ سلطنتہ .....
۱۱۴	نقل عرضی اہل اسلام بمبئے	۱۵۵	خاتمۃ الطبع .....
۱۱۹	نقل عرضی اہل اسلام کلکتہ	۱۵۸	قطعات تواریخ طبع کتاب .....
۱۲۵	نقل عرضی اہل اسلام الہ آباد		..... نقشۂ ملک روم وشام .....

قطعہ تاریخ از مؤلف کتاب تاریخ روم

دیکھ ترکی کی شجاعت ساری شاہان زمین
صفحہ دل سے مٹائی جنگ پیشین ایک لخت

لکھ دیا کر دیا تاریخ روم وشام نے
بادشاہ روسیہ کا عدل و نصر و تخت و بخت

۱۲۹۴ ہجری

۱۰۹۷ ۱۰۹۷

هُوَ الْمَلِكُ الْحَيُّ الْقَيُّومُ مَالِكُ الْأَرْضِ وَالسَّمٰوٰتِ

بفضل خداوند انام درین هنگام فرحت انجام حالات سلاطین عثمانیه کرام
ومحاربات حال وماضیهٔ ایام ودافع عموم وآلام وقایع مسرت انضمام المسمی به

۱۰۹۷ تاریخ روم وشام هجری

سنه ۱۲۹۴

مولفه بندهٔ عاجز بارگاه صمد سید امام الدین احمد ابن مولانا مفتی سید عبد الفتاح
المعروف به مولوی سید اشرف علی گلشن آبادی باهتمام جناب قاضی ابراهیم صاحب پلیندری

در مطبع حیدری واقع بندر بمبئی حلیه طبع پوشید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لاکھہ حمد شاہنشاہ بی پروا و یکتا کو سزاوار ہے کہ مملکت دایمہ و سلطنت مستمرہ اوسکی
قدیم و لازوال ہے اور اوسکی بارگاہ عظمت و جلال کے آستان پر سجدہ کرنے سے
بادشاہان سربلند کو تاج افتخار اقبال ہے ✣ نظم اوسی کو ہے لایق یہ جاہ و
جلال ✣ نہین ہے حکومت کو جسکے زوال ✣ اوسی سے جہان کے ہین پست و بلند ✣
وہی جسکو چاہے کرے بہرہ مند ✣ کسیکو جہانمین بناوے فقیر ✣ کسیکو کرے شہ
کسیکو امیر ✣ کوئی عدل مین اپنی عادل مزاج ✣ کوئی سر پر رکہتا ہے تخوت کا تاج ✣
کوئی ظلم پر اپنے باندہے کمر ✣ کرے ملک مین اپنے زیر و زبر ✣ یہ سب ہین فنا اور
وہ قایم بذات ✣ یقین وحدہ لاشریک اوسکی ذات ✣ ہزارون جواہر و زواہر
صلوات و سلام اوس سردار خیر الانام شافع یوم القیام قافلہ سالار عالی مقام
رہنماے خاص و عام پر نثار کہ جسنے اپنے قواعد و قوانین شریعت غرا سے رواج کفر
بت پرستی کو سرکشون کے سر سے دور کیا اور تیغ سیاست ملت بیضا اور شمشیر
قرآن کلام خدا سے شرک و جہالت کا سر کچلکر چور کیا صلوات اللہ علیہ و علے آلہ

العظام

العظام واصحابہ الکرام نظم ہزاران درود و ہزاران سلام ✣ بروح شفیع الامم
فی القیام ✣ بشیر و نذیر و رسول خدا ✣ کہ جسپر ہے نازل کلام ہدیٰ ✣ رکھا جبکہ سر پر
نبوت کا تاج ✣ لیا اوسنی ہر ایک شہ سے خراج ✣ صحابہ تھے اوسکے شجاعت مین شیر ✣
عقیل و شریف و جوان و دلیر ✣ بجائی و شمشیر اسلام کی ✣ جنہون
اصنام کی ✣ جہان کو کیا کفر سے پاک و صاف ۔ ۱۲
درود اوسکے ہو آل و اصحاب پر ۔
یہ عاجز بندہ بارگاہ صمد سید امام الدہر
مولوی سید اشرف علی گلشن آباد ۔
جہان و سامعین حوادث زمان کی خدمت مین عرض رسا ہے کہ اندلون سر
عالم مین سلطنت ترکی کے حالات چھپتے ہین اور خورد و کلان کی زبان پر شب و روز
اسی مضمون کے کلمات آتے ہین کوئی سلطنت عثمانیہ کی حدود مملکت مین بحث و تکرار
کرتا ہے کوئی سرویہ کی ہزیمت کا سرود سناتا ہے مولف نی باصرار بعض دوستون کے
سلاطین روم کا حال لکھنا شروع کیا اور کتب مطبوعۂ مصر مثل اخبار الدول مصباح
الساری تاریخ قیصر روم وغیرہ کتب فارسی و اخبارات انگریزی و اردو سے جمع کیا
نام اس کتاب کا تاریخ روم و شام رکھا ابتدای سلطنت عثمانیہ سے ہر ایک سلطان کی
جنگ کی کیفیت اور ملک گیری کی حقیقت ہر ایک کے سنہ جلوس کا سال اور اوسکے
سنہ وفات کا حال مرقوم کیا ہے اور افواج سلطانی کی تعداد اور شہر استنبول کی آبادی
وغیرہ حالات بلا تفاوت لکھا اور جو لڑائیان خادم الحرمین الشریفین سلطان البرین و خاقان
البحرین عبد الحمید خان خلد اللہ ملکہ کے زمانہ مین نصاری سے ہوئین سب وقایع

وسوانح پیشین کو زمانہ حال تک بتحقیق سراپا تصدیق و تدقیق باختصار بلا تعصب
وطرفداری تبین کیا جواہر رواہر حالات سلاطین و اراکین سلطنت اور واقعات داخلین
قلمرو حکومت کو پیشکش طالبین کیا ناظرین باتمکین سے امید ہے کہ اگر کہین اسمین سہو و خطا
لغ نکرین و ما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب

۸

مورخین روم مثل خیر اللہ افندی وغیرہ
کا ہے بعضے کہتے ہین کہ یہ عیص بن
عاص علیہ السلام کی اولاد مین ہین عیص کے پانچ لڑکے تہے اونمین ایک لڑکے کا نام روم
تھا اور رومی اوسی کی اولاد مین ہین اور بعضے کہتے ہین کہ یہ قبیلہ بنی قطورہ سے ہین
جو بسبب قحط کے حجاز سے سفر کرکے قرمان مین آکر سکونت اختیار کی تہی اور بعضے مورخ
کہتے ہین کہ آل عثمان اسی روم قوم سے منشعب ہین سنہ ۶۱۱ ہجری مین ایک شخص بنام سلیمان
قوم مذکور سے جو ابوالآبای سلاطین عثمانیہ ہوتا ہے صحرا سے ارمینہ بزرگ مین آکر سکونت
اختیار کی سنہ ۶۲۱ ہجریہ مین بعد وفات پانی چنگیز خان کے علاو الدین سلجوقی شاہ قونیہ سے
اور خوارزم شاہیان سے لڑائیان شروع ہوئین تب سلیمان مذکور نے علاو الدین سلجوقی کے
پاس آکر اپنی غیرت بڑہائی اور مردانگی کی داد دی اور تمام دشمنون پر غالب آیا اور بادشاہ کا
نہایت دوست اور مقرب بنا یوماً فیوماً اپنی حشمت مین ترقی کرنے لگا اور سپہ سالار فوج کا
آخرش سنہ ۶۳۵ ہجری مین ملک عرب پر لشکر کشی کی اور مشیت الہی سے نہر فرات مین غرق
ہوا اور وہین مدفون ہوا اوسکے چار لڑکے تہے بنام سنقور تگین کون طوغدی ارطغرل

دوندر پہلے کے دو لڑکون نے بادشاہ سے کنارہ کیا اور ارطغرل و دوندر یہ دونون لڑکے علاو الدین کے حضور مین رہے اور بعزت تمام اپنی عمر بسر کرتی تھی جب ارطغرل کا انتقال ہوا اوسکا لڑکا بنام عثمان جو ۶۵۸ھ ہجری مین تولد ہوا تھا علاو الدین کے یہان منظور نظر ہوا پھر اپنی جرأت و بہادری کے سبب لشکر کا امیر بنا اور طبل و علم پایا پھر چند روز کے بعد اوسکو بادشاہ نے مقدمات و معاملات کے فیصلہ کرنے پر مقرر کیا یہان تک بادشاہ کا مقرب بنا کہ بادشاہ کی جای پر نماز جمعہ کے لیے مسجد جامع مین جاتا تھا اور تمام اختیار کار و بار سلطنت کا اسکے قبضی مین آیا ہمیشہ بادشاہ کی فرمان برداری اور اطاعت مین سر مو فرق نہ کیا اور اپنی شجاعت و جوان مردی کو ہر وقت دکھاتا رہا اور کئی ملکون کو ضرب شمشیر سے فتح کیا ستارہ او سکے بخت کا چمکتا تھا اسلیئے عثمان غازی کا بادشاہ سے خطاب پایا اور بادشاہ نے اپنا داماد بنایا ۶۹۹ھ ہجری مین علاو الدین نے جب تاتاریون سے شکست کھای اور اروام مین چلا گیا اوسکے اولاد نہ تھی کہ اپنا جانشین بناوے تب امیر عثمانکو جو بڑا دلاور و جرار تھا اور تمام شہر کے لوگ اور لشکر اوس سے راضی و خوش تھے تخت سلطنت پر بٹھلایا بعدہ سلطان عثمان کہلایا

ذکر سلطان عثمان خان

نام اسکے باپ کا امیر طغرل بن سلیمان شاہ تھا اس بادشاہ نے مشیت الٰہی سے تخت سلطنت پر جلوس کیا اور اپنی کمر ہمت کو ملکون کے لینے مین چست کی پہلے قراحصار کو فتح کیا اور اپنا اوسکو مستقر الخلافت بنایا اور پھر بہت سے شہرون کو اپنی شجاعت اور تلوار کے بل سے قبضۂ اختیار مین لایا اور اپنے چچا ضعیف دوندر کو نود برس کی عمر مین قتل کیا۔

مین والی برصہ سے لڑائی کی اور اکثر شہرون پر فتح پائی اور سلاطین نصاری کو اسلام کی
دعوت کی بعض اسلام لاے اور بعضون نے جزیہ دینا قبول کیا اور بعضے جنگ کرکے مغلوب
ہوے اور قید مین آئے سلطان اسی کام مین مشغول تہا کہ قوم تاتار ایکدم اوسکے ملک پر آکر
گرے سلطان عثمان کے لڑکے مسمے ارخان نے جب یہ دیکہا تاتاریون کے مقابل آیا اور
دشمن کو مارکے بہگادیا چند سال تک سلطان عثمان شہر برصہ کو محاصرہ کیا تہا بسبب
استواری قلعہ و برو ج کے فتحیاب نہو سکا آخر شہر و قلعے و مکان نئے بنواے ایک قلعے مین
اپنے بہتیجے اختیمور اور کچہ لشکر کو رکہا اور دوسری قلعے پر بلبان کو مع لشکر جرار مقرر کیا
اور تاکید کی کہ قسم اناج و طعام شہر برصہ کو نہ پہنچنے پاوے اور وہ عاجز ہوجاوین ارخان
نے تاتاریون کو ہزیمت دیکر شہر برصہ کا محاصرہ کرنے کی ہمت کی اور محاصرہ و محاربہ مین
مدت تک مشغول رہا حاکم برصہ بصلاح پسر قیصر روم اندرونیکوس نام بسبب ہونی نہایت تنگی
قلعے کے بتنگ آکر ۷۲۶ ہجری مین باہر نکل آیا ارخان اوسی وقت برصہ مین داخل ہوا اور تیس ہزار
دینار لیکر سکناے شہر برصہ کو مع عیال و اطفال چلے جانے کا حکم دیا قوم نصاری بحشم گریان
جلاوطن ہوے اور اونہون کے مکانات مسلمانون کے قبضے مین آئے اور ارخان باطمینان
تمام شہر برصہ مین سکونت کی ناگاہ سلطان عثمان کی بیماری کی خبر ارخان کو پہنچی وہان
سے جلد روانہ ہوا دسوین رمضان ۷۲۶ ہجری کو سلطان عثمان کے پاس پہنچا سلطان عثمان
نزع کی حالت مین تہا چند کلمات نصیحت آمیز اور وصیت کرکے بعمر ۶۹ برس کے انتقال کیا
اور ۲۷ برس تخت سلطنت پر جلوہ افروز رہا اور ارخان نے سلطان عثمان کی نعش کو
قلعہ برصہ مین لیجاکر دفن کیا یہ بادشاہ نہایت کریم اور سپاہ پرور تہا یک حبہ اپنے پاس نرکہتا
اور تمامی ہیون پر صرف کرتا تہا چنانچہ بعد وفات سلطان عثمان کے بدون خفتان و کمر بند

شمشیر کے دوسری چیز لوگون نے اوسکے مکان مین بنائی .....

ذکر سلطان ارخان

ارخان نے بعد وفات پانے سلطان عثمان کے تخت سلطنت پر جلوس کیا اور شہر برصہ کو اپنا تخت گاہ مقرر کیا اور قلیل المدت مین بضاری سے لڑائی کی اور اونہون کے قلعجات مشہور مثل عنکولہ وکندرہ وائیدس وسمندرہ وغیرہ فتح کیا جب برادر ارخان بنام علاوالدین جسکو ارخان نے اپنا وزیر بنایا تہا انتقال کیا سلیمان پاشا کو جو بڑا دلاور اور عقیل تہا اپنا وزیر مقرر کیا اور اپنی قلمرو حکومت مین مدارس ومساجد جابجا بنا کیے اور قلعۂ اذنیک کو فتح کیا اور قوم اروام کو شکست دی اور ۷۵۸ھ ہجری مین بیزنطیا کو لینے کے ارادی سے آیا اور فتح کیا اور شہر کالی بولی کو بہی اپنے قبضے مین لایا جو قسطنطنیہ کی سرحد پہ واقع ہے اور ۷۶۱ھ ہجری مین سلیمان پاشا گہوڑے پر سے گر کے انتقال کیا ارخان اس وزیر کے مرنے سے نہایت غمگین ہوا اور بعد ایک سال کے بعمر ۷۰ برس کے انتقال کیا ۳۵ برس تخت سلطنت پر جلوس کیا یہ بادشاہ بڑا شجیع و سخی وبردبار وعادل وعلم دوست تہا

ذکر سلطان مراد خان اول

اس سلطان نے بعد انتقال اپنے باپ ارخان کے تخت سلطنت پر جلوس کیا اور شہر اورنتہ کو اپنا دارالخلافت بنایا اور اپنی ہمت ملک کے وسیع کرنی مین باندہی لالاشاہین سپہ سالار کو با فوج جرار ترکان خونخوار اطراف ملک کیطرف رخصت کیا اس سپہ سالار نے قلعہ

بلدان کشیر کوہ بلکان تک فتح کیا یونان کے بادشاہ نے ڈر کر صلح کر لی قیصر روم
جان بالالوغ والی قسطنطنیہ نے شہر رومیہ مین پوپ (یعنے نصاری کے پادری) سے
مدد چاہی پوپ نے لشکر سے مدد دیا اور دوسرے حکام نصاری بھی شریک قیصر جان
ہوے قیصر جان بہت سا لشکر لیکر سلطان مراد کے مقابلے مین جنگ کو آیا سلطان مراد خان
نے لالا شاہین اور تیمورتاش بیگ کو لشکر ظفر پیکر ہمراہ کر کے مقابلۂ قیصر جان کے لیے بھیجا
فوج قیصر جان بیحساب تھی لشکر سلطانی فوج قیصر جان پر ایسا ٹوٹ پڑا کہ دشمنون کو سنبھلنے
نہ دیا اور سب کو تہ تیغ بی دریغ کیا قیصر نے شکست فاش کھائی آخر لاچار ہو کر صلح کی اور
زر دروہان سے پھر لشکر اسلام نے مملکت نصاری پر چڑھائی کی پانچ برس کے
عرصے مین بہت سے نصرانی ملک فتح کیے والی قرمیان نے اپنی آبرو بچانے کو اپنی
لڑکی سلطان مراد کے بیٹے بایزید کو دی دوبارہ تیمورتاش بیگ سپہ سالار کو فوج
دریا موج دیکر واسطے تسخیر بلاد کے اجازت دی تیمورتاش نے مقدونیا کو لیا اور
حدود بلاد ارنیوط تک چلے گئے اور شہر منستر کو بکمال استقلال فتح کیا اوسوقت
جو لشکر گیا تھا اوسکا خلاصہ اس مختصر مین نہین آسکتا ہے بعدہ ۷۹۱ھ ہجری مطابق ۱۳۸۹ع
قرال نصرانی حاکم سرب یعنی سرویہ نے اپنے ہم مذہب والی لوگون کے ساتھ اتفاق کر کے
چند لاکھ فوج سلطان مراد کے مقابلے مین لایا سلطان مراد بھی اپنی فوج کے ہمراہ میدان
جنگ مین آئے اگرچہ سلطان کی فوج دشمن کی فوج سے چہارم تھی لیکن پھر بھی بلاخوف
متوکلاً علے اللہ سلطان نے مقابلہ کیا بایزید پسر سلطان مراد ایکبار فوج دشمن پر حملہ آور
ہوا اسقدر اسقدر نصارون کو تہ تیغ کیا کہ خون کی ندیان جاری ہوگئین اور قرال زندہ قید مین
تتبۃ السیف بحالت تباہ بھاگ گئے فتح عظیم سلطان کو حاصل ہوئی سلطان مراد بعد اس

فتح کے میدان نبرد مین تشریف لیگئے ہر طرف نظر دوڑاتے تھے بجز لاشون کے کچھ
نظر نہ آتا تھا یکایک ایک کافر زخمی نے جو وہان میدان مین پڑا تھا اور سلطان بھی اوسکے
نزدیک سے جاتا تھا اوسنے ایک خنجر آبدار سے سلطان کا کام تمام کیا اس سلطان نے
سنہ ۸۱۸ ہجری مین وفات پائی قورچیان نے یہ دیکھکر اوس کافر زخمی کا قیمہ کرڈالا اور قرال کو
اوسی جگہ لاکر گردن ماری سلطان مراد بعمر ۶۳ برس کے راہی ملک بقا ہوے بایزید نے
سلطان مراد کی لاش کو شہر برصہ مین لاکر دفن کیا اس سلطان نے ۳۰ برس سلطنت
کی یہ سلطان نہایت دانشمند صاحب عزم درست صوفی مشرب صوف پوش درویش
عابد پرہیزگار رہتا ٭

ذکر سلطان بایزید یلدرم

بعد وفات پانی سلطان مراد خان کے سلطان بایزید تخت سلطنت پر جلوہ بخش ہوا
یعقوب اوسکے بھائی نے جب بایزید کو سلطان دیکھا فرصت ڈہونڈتا تھا کہ ایک مرتبہ
لڑے بایزید نے اس بات پر اطلاع پاکر اپنے بھائی یعقوب کو آدہی رات کیوقت مارڈالا
اور پھر بایزید سرب (یعنی سرویہ) کی لڑائی مین گیا اور شہر ویڈن اور سکوب کو مفتوح
کیا لازار والی سرب (یعنی سرویہ) نے انجام کار پر نظر کی بدمعلوم ہوا اپنی بہن کو بایزید
کے نکاح مین دیا اور محصول قبول کرکے ملک کو بچالیا اوسی ایام مین اندرونیکوس اور
اوسکا لڑکا باہم متفق ہوکر چاہا کہ جان بالالوغ یدر اور جد کو اپنے ہمراہ مانویل اور
دوسرا لڑکا جان بالالوغ کو اپنے ہاتھ مین لاکے اورنگ قیصری پر بالون رکھے
جان بالالوغ اس بات کی خبر پاکر اپنے لڑکے اور نبیرے کو قید کیا اندرونیکو

اوسکے لڑکے نے خفیہ طور سے ایک نیالیش نامہ بایزید سلطان کی خدمت مین بھیجدیا
بایزید یلغار شہر قسطنطنیہ مین پونہچا جب فوج قیصر کی از روی باطن اندرونیکوس
کی شریک تھی بلامنازعت بایزید نے جان بالالوغ اور مانویل کو قید کیا اور اندرونیکوس
سے خراج مملکت مقرر کیا اور اوسکو تخت پر بٹھلایا جان بالالوغ اور اوسکے لڑکے
مانویل نے قیدخانہ سے کسی وجہ سے خلاصی پائی اور بایزید کے حضور مین جاکر حاضر ہوے
اور عرض کی کہ ہم جزیہ بھی دیتے ہین اور بارہ ہزار فوج ہمراہ رکاب ظفر انتساب کے
مقرر کرتے ہین بایزید نے جان بالالوغ کو تخت پر بٹھلایا اور اندرونیکوس اور اوسکے
لڑکے کو گرفتار کرکے دریاے سفید کے درمیان کسی جزیرہ مین محبوس کیا والی سروپہ نے
حسب درخواست بایزید اجازت بنانی مسجد و مدارس و سکونت اہل اسلام کی اپنے
ملک مین دی بایزید خزینہ بیت المال کی نہایت حفاظت کرتا تھا اور فقط فوج ہی کے
مصارف مین صرف کرتا تھا لہذا اوسنے چاہا کہ ساکنان شہر سے روپیہ جمع کرکے مساجد و
مدارس ملک سرب یعنی سروپہ مین بناکرے شہر کے نصاری نے یہ خبر پاکر جنگ کی تیاری
کی بایزید نہایت غضب مین آکر جان بالالوغ کو لکھہ بھیجا کہ برج اور حصار شہر کو گرادو
جان بالالوغ نے دہشت کہاکر شہر کو بایزید کے حوالے کیا بایزید نے چند لاکھہ دینار
وہان سے لیکر ملک سرب مین عمارت بلند تیار کی اور مسجد جامع شہر سرب مین بکمال محنت
و صرف زر خطیر سے تعمیر کی والی ایدن جو متصل شہر سرب کے تھا خایف ہوکر اپنا
دار الخلافت بایزید کے حوالے کیا اور دوستی و محبت کو بڑہاکر سکہ و خطبہ بایزید کی نام کا
اپنی قلمرو مین جاری کیا اور شہر تیرہ مین سکونت اختیار کی بایزید ان امور سے فراغت
پاکر ہمت ملک نصاری کے تسخیر کرنے مین باندہی اور لشکرکشی کی اور قیصر روم سے

حسب الوعدہ بارہ ہزار سپاہ طلب کی مانویل پسر جان بالالوغ مع فوج حاضر ہوا
بایزید جزیرہ رود وس وغیرہ جزایر کو اسرع اوقات مین فتح کیا جان بالالوغ نے شہر
قسطنطنیہ کے قلعہ اور فصیل کو نہایت مظبوط کیا اور جنگی سامان کی تیاری کی بایزید نے
خبر پاکر لکھہ بھیجا کہ حصار شہر کو منہدم کردو ورنہ تیرے لڑکے کو کور نبا دونگا جان بالالوغ
نے مجبوری سے جو حصار کہ نیا تعمیر کیا تہا توڑ ڈالا اور اسی ندامت اور پشیمانی مین چند روز کے
بعد مرگیا مانویل نے اپنے باپ کی وفات کی خبر پاکر بایزید کے بدون اجازت شہر
قسطنطنیہ مین پونہچا بایزید نہایت غضبناک ہوا اور فوج واسطے تسخیر کرنے قسطنطنیہ کے
بہیجی اور دوسری فوج ملک بلغار کو روانہ کی ایک سردار علاوالدین نام نے فرصت پاکر
تیمورتاش کو قید کرکے رایت عصیان کہڑا کردیا اور بایزید نے لشکر اپنا بہیجکر اوسکی
جمعیت کو متفرق کردیا علاوالدین مع اپنے دو لڑکون کے بایزید کی قید مین آیا بایزید نے
دونون لڑکون کو قلعے برصہ مین محبوس کیا اور علاوالدین کو تیمورتاش کے حوالہ کیا بعد چند
روز کے تیمورتاش نے بی اذن بایزید اوسکو قتل کرڈالا بایزید اپنے انتظام خانگی سے
مطمئن ہوکر عنان عزیمت کی ملک کی تسخیر کرنے پر پہیری اور بعد فراوان جنگ کے
کشور برہان الدین کو اپنے قبضے مین لایا اور اکثر قلعجات اور بلاد نصاری کے
فتح پائی بعضے لوگ بسبب ہونی دبدبہ بایزید کے بہاگ نکلے اور سمرقند جاکر امیر تیمور گورکان
کے پاس گیے بایزید نے اس عرصے مین بہت سا لشکر آراستہ کرکے ۷۹۶ ہجری مین
قسطنطنیہ کی تسخیر کا ارادہ کیا قیصر نے پوپ اور دوسرے نصاری کے بادشاہون سے
مدد مانگی اسی ہزار فوج اوسکی مدد کو جمع ہوگئی شہر نیکوپولی کے اطراف سخت لڑائی
ہوئی فتح اسلام ہوئی اور نصارون نے شکست پائی اور جو زندہ تھے وہ پریشا

بھاگ گئے اور دس ہزار نصاری زندہ قید مین اہل اسلام کے آئے بایزید کے حضور مین
اس دس ہزار قیدیون کے سر کو شمشیر اسلام سے جدا کر دیا قیصر روم نے واسطے استمداد
کے امیر تیمور کو لکھہ بھیجا امیر تیمور ملتفت نہوا قیصر نے پھر بایزید سے صلح کی بایزید پھر اپنے
شہر برصہ مین گیا اور عیش و عشرت مین چند روز تخت پر جلوس کرتا رہا امیر تیمور گورکان نے
ایران و توران کے ایلچی کو نزدیک بایزید کے بھیجا اور احمد جلایر والی عراق نے جو امیر تیمور
سے بھاگ کر بایزید کے یہان پناہ لی تھی اوسکو طلب کیا اور دوستانہ بایزید کو لکھہ بھیجا
کہ تمکو غفلت مین نہ رہنا چاہیے قوم نصاری پوشیدہ دشمن دین و جان کے ہین بایزید
اس پیغام سے نہایت غصہ ہوا اور بہت سخت جواب لکھا اور وکیل کو بہزار خرابی و خواری
اپنے حضور سے نکال دیا اور سبب لکھنے خط قیصر کا بنام امیر تیمور بامید استمداد آگاہی پاکر
اور زیادہ غضبناک ہوا بذات خود لشکر جرار لیکر قسطنطنیہ پر چڑھ دوڑا امیر تیمور نے بغور دیکھنے
جواب ناصواب اور بی عزت ہونا اپنے ایلچی کا سنکر غصہ مین آیا اور لشکر قہار ترکان ہمراہ
لیکر بایزید کے مقابلے مین آیا ایک لڑکا اور چند سردار سلطان بایزید کے شہر سیواس
مین تھے مقابلے مین آئے نہایت سخت لڑائی ہوئی اور بڑے بڑے سردار بایزید کے
مارے گئے امیر تیمور کو فتح نصیب ہوئی بایزید اس سانحہ ہوشربا سے سخت متوحش ہوا
محاصرہ قسطنطنیہ کا چھوڑ کے بسرعت تمام جنگ کی تیاری کی متصل قصبۂ انگورہ لشکر جمع ہوا
تاریخ ۱۹ ماہ ذیحجہ سنہ ۸۰۴ ہجری کو صبح کے وقت بایزید نے مانند لوہی کی دیوار کے سپاہیون
کی صف میدان مین کھڑی کی موسے و سلیمان و محمد و عیسے و مصطفے پانچون لڑکون کو اپنے
مع سرداران جنگ آزمودہ میمنہ و میسرہ مین رکھا اور خود ہمراہ سپاہ جرار تیغ خون آشام کو
لم کیا اور امیر تیمور کی طرف سے بڑے بڑے جوانمردان دلاور نے باگرزہای گران مقابلہ کیا

صبح سے شام تک لڑائی ہوتی رہی آخر روز بایزید کے لشکر نے ہزیمت کھائی اور تھوڑی
سپاہیون نے بایزید کے ماری خوف جان کے سیر کو ڈال دیا بایزید نے یہ حال دیکھکر اپ
سکندری پر سوار ہوکر وہان سے بھاگا راہ مین یکایک گھوڑیسے زمین پر گرا ایک سپاہی
نے امیر تیمور کے اوسکو اسیر کیا اور ایک لڑکا بایزید کا موسے نام بھی امیر تیمور کی قید مین
آیا اور دوسرا لڑکا مصطفے نام گم ہوگیا شاید وہ مقتول ہوا ہوگا باقی تین لڑکے بحالت خستہ
و دیدۂ پرآب اپنے ملک کی طرف فرار ہوے جب بایزید کو امیر تیمور صاحب قران کے
روبرو لائے امیر تیمور نے تعظیم کی اور اپنے برابر بٹھلایا اور نہایت دلجوئی سے پیش آیا اور
حسن برلاس کو امیر تیمور نے کہا کہ بایزید کو براحت و آرام نظر بند رکھین بایزید نہایت
غیر تمند تہا اس ہزیمت اور گرفتاری سے عارضۂ بخار مین مبتلا ہوا علاج کیا کچھ فائدہ نہوا
آخر الامر چودہوین شعبان ۸۰۵ ہجری کو انتقال کیا امیر تیمور نے بایزید کے لڑکے موسے کو
جو نظر بند قید مین تھا بایزید کی نعش سپرد کی اور اوسکو رخصت کردیا موسے نے میت کو شہر برصہ
مین لاکر دفن کیا مورخون نے لکھا ہے کہ امیر تیمور نے بایزید کو پنجرۂ آہنی مین بند کیا تھا
بایزید نے بہ سبب نہ تاب لانی اس عذاب کے خودکشی کی اور فضائل پناہ محمد بن خاوندشاہ
روضۃ الصفا مین لکھتا ہے کہ بایزید بلدرم مرض خناق وضیق النفس مین شہر آق کے
درمیان انتقال کیا اوسکے فرزند موسے نے اوسکی نعش کو شیخ محمود کے مزار کے پاس
دفن کیا امیر تیمور اس واقعے کے سن نے سے نہایت افسوس کیا چاہا کہ تمام ملک روم کو
مسخر کرے اور بایزید کو تاج و نگین و ملک دیکر رخصت کرے آخرش اوسکے لڑکے موسیٰ کو
ایک سو اسپ بادپیما با ساز و یراق و یرلیغ آل عثمان و خلعت گران بہا و ترکش و کمان و
شمشیر مرصع وغیرہ دیگر حکم دیا کہ نعش بایزید کو محفہ مین بآئین شاہان اپنے ملک بر

موسیٰ نے رخصت لے جنازہ کو اپنی باپ کے شہر برصہ مین لاکر دفن کیا

ذکر سلطان محمد خان اول

جب بایزید امیر تیمور کی قید مین آیا اور اسکے لڑکے بھاگ کر اپنے ملک مین آئے اور باہم جدال و قتال کرنے لگے چنانچہ گیارہ برس تک خانہ جنگی آل عثمان مین ہوتی رہی آخر سلیمان بن بایزید سپاہ ینگ چری کے ہاتھ سے کہ اس قوم کے رئیس کی اسنے ڈاڑہی قطع کی تھی مارا گیا موسےٰ نے اپنے بھائی سلیمان کے خون کے بدلے مین کمر بستہ ہو قوم ینگ چری کے بہت سپاہی گرفتار کیے اور سب کو آگ مین جلا دیا آخر ۸۱۶ھ مین محمد نے اپنے بھائی موسےٰ کو قتل کیا اور تخت سلطنت پر بیٹھا اور ضبط و ربط مہمات ملکی و مالی مین متوجہ ہوا اور سلاطین فرنگ و یونان کے ساتھ دوستانہ راہ و رسم نامہ و پیام جاری کی قرمان کا حاکم جو دشمن بایزید کا تھا فرصت پاکر شہر برصہ پر تاخت کی اور قبر بایزید کی کھود کر آگ مین جلایا محمد خان نے آتش فساد کے بجھانے مین نہایت کوشش کی اور دشمن کو ہزیمت دی مصطفےٰ بیگ پسر حاکم قرمان گرفتار آیا جسوقت محمد خان کے روبرو آیا ایک کبوتر اپنے جبہ مین مخاذی سینہ پنہان کیا اور محمد خان اول سے کلمات معذرت کرنے لگا اور سینے پر ہاتھ رکھکے کہنے لگا کہ قسم ہے خدا کی کہ جب تک یہ روح میری جسد مین ہے سلطان کے ساتھ ہرگز خیانت نکرونگا محمد خان بھی اسکی معذرت دیکھکر اوسکی تقصیر عفو کی اور رخصت کیا مصطفےٰ بیگ نے بیرون قصر شاہی جاکے کبوتر کو جیبے سے نکال کر مار ڈالا اور بیرون شہر جاکر گلہ گوسپندان شاہی کو غارت کیا یہ خبر سلطان کو پونہچی سواروں کو سطے گرفتار کرنے اوسکے بھیجدیا جب سوار روبرو سلطان کے اوسکو لائی سلطان نے کہا

تو اپنی قسم سے پھرا مجھکو لازم نہین ہے کہ مین اپنی سوگند سے پھرون سلطان نے پھر
اوسکی جان بخشی کی اوسی ایام مین ایک شخص نے سر اوٹھایا اور کہا کہ مین مصطفے پسر
بایزید ہون کہ امیر تیمور کی لڑائی مین روپوش ہوگیا تھا سلطان محمد نے اوسپر شکر کشی کی وہ
شخص شکست کھاکر کسی عمال قیصر روم کے پاس جاکر پناہ لی محمد خان نے عامل قیصر سے
اوسکو طلب کیا اوسنی جواب دیا کہ بدون اجازت قیصر مین نہ دونگا مانویل قیصر روم نے
سلطان کو لکھا کہ جو شخص سلطان کے یہان پناہ لیتا ہے پھر اوسکو دشمن کے سپرد نہین
کرتے ہین لیکن مین اتنا اقرار کرتا ہون کہ اوسکو مین قید مین رکھونگا سلطان نے قبول کیا
اور اوسکی تنخواہ مقرر کی اس سلطان کے وقایع جنگ بہت ہین اوسکے لکھنے کو دفتر
چاہیے جو کچھ ضرور تھا لکھدیا اس سلطان نے شہر اودرنہ کو اپنا پای تخت مقرر کیا تھا اور
اور یہی سلطان موجد جہازات جنگی اور سپاہ دریائی و توپخانہ کا آل عثمان مین ہوا ہے
۸۲۴ھ ہجری مین مرض اسہال دموی کے درمیان انتقال کیا جسوقت یہ بادشاہ نہایت بیمار
ہوا اپنے لڑکے مراد خان کو جو شہر اماسیا مین تھا بلا بھیجا اور آگے پہونچنے اوسکی خود انتقال
کیا وزیرون نے اسکی خبر وفات کو اکتالیس روز پوشیدہ رکھا تھا جب مراد خان
وہان پونچا اور تخت سلطنت پر بیٹھا پھر سلطان محمد کی وفات سب کو ظاہر ہوئی
اس بادشاہ نے سیکڑون مساجد کشور سلطانی مین بنای یہ بادشاہ نہایت ذکی العقل شدید
البیاض سیاہ چشم عریض الحواجب فسیح الجبہ بلند بینی عریض الصدر دراز دست مستقیم الاعمال
عادل مزاج کریم صفت صادق المودت بے کینہ تھا اور امور تفاخر و تزک و احتشام کو
نہایت پسند رکھتا ظروف طلا و نقرہ کے بنا کر اوسمین کھاتا تھا علماون نے کہا کہ اسمین
کھانا پینا حرام ہے اوسیوقت سلطان نے تین روز تک بر سبیل کفارہ اوسی ظروف مین فقرا کو

کھانا کھلوایا مشایخ صوفیہ سے نہایت محبت رکھتا تھا اور مریدانہ خدمت اونکی کرتا تھا یہ آل عثمان سے اول بادشاہ ہوا ہے کہ جسنے شریف مکہ کے لیے زرسالانہ مقرر کیا تاکہ وہان کے محتاجین و غربا کو پرورش کرے اور خدمت حرمین شریفین کی بخوبی بجالاوے ✣ ✣

ذکر سلطان مراد خان ثانی

بعد وفات محمد خان کے مراد ثانی جو ۸۰۶ ہجری مطابق ۱۴۰۳ عیسوی مین تولد ہوا تھا اورنگ خسروانی پر جلوس کیا مانویل قیصر روم نے لکھہ بھیجا کہ اپنے لڑکی کو بطور رہن کے میرے پاس رکھہ نہین تو مین بایزید بلدرم کے لڑکے مسمی مصطفے کو جو اب میرے پاس قید مین ہے رہا کرونگا مراد ثانی نے اسکو قبول نہ کیا قیصر روم نے مصطفے کو چھوڑ دیا اور ہمراہ اوسکے دس جہاز جنگی مع فوج دیکر سلطان مراد ثانی پر بھیجا مصطفے نے شہر کالی بولی پر فتح پائی مراد ثانی نے ہمراہ سردار بایزید بادشا کے تیس ہزار فوج دیکر واسطے مقابلے کے بھیجا مصطفے نے فوج مراد ثانی کو شکست دی اور بایزید پاشا کو جو ایک سردار تھا مار ڈالا قیصر نے مصطفے سے شہر کالی بولی کو طلب کیا اوسنے جواب بدیا قیصر اپنے کام سے نہایت پشیمان ہوا مراد ثانی فوج گران لیکر روانہ ہوا جب لشکر سلطانی متصل بلدۂ کالی بولی کے پونہچا اکثر لشکر مصطفے کا سلطان مراد کے ساتہ مل گیا مصطفے یہ دیکہکر کالی بولی سے بھاگ گیا بعض نوکرون نے اوسکو راستی مین مار ڈالا مراد ثانی بامراد وہان سے پھرا اور بہت سی فوج جرار کے ساتہ قسطنطنیہ مین پونہچا اور غنیمت کو اپنی فوج پر معاف کیا مگر قسطنطنیہ فتح نہوا لیکن قیصر روم نے عاجز آکر جزیہ دینے کا اقرار کیا مراد ثانی نے صلح کرکے وہان سے بت کی اور قیصر بعد چند ماہ غمگین رہکر مرگیا مراد ثانی نے پھر لشکر آراستہ کرکے جہاد کیو اسطے

روانہ کیا اور سبب ہونے تائید غیبی کے بحر اسود کے کناری کے بہت سے شہر فتح کیئے اور بلغار پر لشکر کشی کی وہان لشکر سلطانی نے شکست کھائی بیس ہزار سپاہ شاہی ضائع ہوئی اور پھر مراد ثانی نے شہاب الدین پاشا کو اسی ہزار فوج دیکر تسخیر بلغار کے لیے بھیجا والی بلغار نے نہایت زور شور سے لڑائی کی اور لشکر سلطانی پر غالب آگیا اور سردار شہاب الدین کو مع پانسو آدمیون کے گرفتار کیا مراد ثانی نے تیسری بار پھر لشکر کشی کی اور شکست کھائی پھر بعد دس برس کے صلح کی اور اپنا لڑکا محمد خان نام جو چودہ برس کا تھا تخت سلطنت پر بٹھلایا اور خود یاد خدا مین مشغول ہوا والی بلغار نے یہ خبر پاکر عہد شکنی کی اور لشکر کشی کی براً و بحراً خوب لڑائی ہوئی دو سو پینتالیس جہازات جنگی کو مراد ثانی کے دریا مین آتشی توپ مار کر آگ لگا دی اور خشکی مین بھی غالب آکر بہت سے بلاد سلطانی پر قبضہ کیا لشکر کے سردارون نے مراد ثانی کو بھی صومعہ سے باہر نکالدیا اور علم کو میدان مین استادہ کیا مراد ثانی چالیس ہزار سپاہ کے ہمراہ دشمن کا مقابلہ کیا اور عہدنامہ والی بلغار کا نوک سنان پر باندھکر مقدم کیا شاہ بلغار نے فوج سلطانی کو ہزیمت دی اور مراد ثانی کے خیمے تک پونہچا مراد ثانی نے بھاگنے کا قصد کیا سرداران شیردل نے گھوڑے کی لگام پکڑلی اسی اثنا مین شاہ بلغار روبرو نکل آیا مراد ثانی نے اوسکو دیکھکر ایسا تیر لگایا کہ اوسکی پشت سے باہر نکل گیا اور شاہ بلغار گھوڑے پر سے زمین پر گرا قورچیان نے اوسکا سر کاٹ لیا لشکر اوسکا ہراسان ہوکر وہان سے بھاگا مراد ثانی بفتح و کامرانی اپنے دارالسلطنت مین پھرا اور تخت حشمت و اقبال پر جلوس فرمایا اور

۸۵۵ ہجری مطابق ۱۴۵۱ع

مین انتقال کیا ٭

ذکر سلطان محمد خان ثانی

یہ بادشاہ سلطان مراد ثانی کا فرزند ہے ۱۴۲۹ عیسوی شہر اذرنۃ مین پیدا ہوا باپ کی وفات کے وقت شہر مونیزیا مین تھا خبر رحلت کی اپنے باپ کے سنکر بسرعت تمام وہان پونہچا اور ۸۵۵ ہجری مطابق ۱۴۵۱ عیسوی مین تخت سلطنت پر جلوس کیا قیصر قسطنطنیہ نے اوسکے بھائی مسمی ارخان کا نفقہ جو اوسکی قید مین تھا طلب کیا اور یہ تہدید لکھا کہ اگر تو درماہہ بھیجنے مین کچھ توقف کریگا فوراً اوسکو مین چھوڑ دونگا محمد خان ثانی اوسکا نامہ دیکھتے ہی غضبناک ہوگیا قسطنطنیہ کے لینے مین کمر ہمت مضبوط باندہی بلدہ ادرنۃ مین لشکر جمع کرنیکا حکم دیا صدہا توپ بزرگ جسکا گولہ ایک دو میل تک جاتا تھا قلیل المدت مین بنائی جبکہ اسباب و آلات قلعہ کشائی کا فراہم کیا ساعت اسعد مین کوچ کیا قیصر روم ایم براطوس قسطنطنیہ والی قسطنطنیہ نے بھی سامان جدال و قتال مہیا کیا ایلچیون کو سلاطین نصاریٰ کے پاس بھیجدیا اور اونہون سے مدد مانگی پوپ (یعنی مرشد) نصاری وغیرہ ملوک بنی اصفر نے اپنی فوجون کو مدد کے لیئے بھیجا محمد خان ثانی نے دو لاکھہ پچاس ہزار عسکر جرار اور صد توپ آتش بار ہمراہ لیکر اول ماہ نیسان ۸۵۳ ہجری ۱۴۵۳ عیسوی مین متصل قسطنطنیہ پونہچے خیام فیروزی احتشام کو نصب کرکے اتواسپ رعد خروش نے زلزلہ ساکنان شہر مین ڈالا بہت جہازات جنگی دریا سے روانہ کیا شب و روز بچاس روز تک فیمابین جنگ توپ و بندوق برپا تھی قلعے کے چار برج خراب ہوے اور جابجا فصیل مین سوراخ ہوگئے ۲۹ ماہ ایار ۸۵۷ ہجری ۱۴۵۳ عیسوی مطابق بیستوین ماہ جمادی الاول ۸۵۷ ہجری مین فوج شاہی نے یورش کی نمونہ حشر پیش نظر بن گیا نصاری نے ہمرگ دیگر یکدیگر کو وداع کیا اور جنگ مین کھڑے ہوے قسطنطنین والی قسطنطنیہ کنسیہ

ایا صوفیہ مین آکر جو فی الحال مسجد جامع مشہور ہے بصد یاس اشک ریز ہو کر کنیسہ سے
وداع ہوا اور ابواب بروج شہر کو مقفل کر کے کنجیون کو دریا مین ڈالدیا لشکر اسلام
بڑی بہادری اور دلاوری سے فصیل تک پونہچے اور فصیل کے سوراخ سے داخل شہر ہوی
اور قتل عام شروع کیا قسطنطنین ایم براطوس نے رخت شاہی اپنے بدن سے اوتار ڈالا
تاکہ کوئی اوسکو نہ پہچانے اور گرفتار نہ کرے ایک تلوار ہاتھہ مین لیے بہمت مردانہ صفوف
لشکر سلطانی مین آیا اور نیک چری سپاہی کے ہاتھہ سے مقتول ہوا محمد خان باستان فتوحات
داخل شہر ہوے اور قیصر کے سر کو نوک نیزہ پر اوٹھا کے تمام شہر مین پھرایا اور تمام
اولاد و احفاد قیصر کو تہ تیغ اسلام دہر لایا تین روز شہر مین قتل عام ہوتا رہا خوف حد سے
زیادہ ہوگیا روز چہارم رعایا نے شہر کے امان پائی اور حصار و دیگر عمارات کی مرمت
کے لیے حکم ہوا اور بڑے بڑے کنیسہ جات مسلمانون کے مساجد بنے اور بعض
دیول نصاری کے لیے اور قوم ارواہ پر موافق مذہب اونہون کے بطریق سابق مقرر
ہوے اور عصا بطریقی حسب دستور قدیم قیاصرہ قیس کو عطا ہوا یہ شہر جب سے کہ
قسطنطنین اکبر نے بنایا تب سے اس واقعے تک اوئنتیس مرتبہ محصور اور سات مرتبہ مفتوح
ہوا **فائدہ** تاریخ جدولیہ تالیف منشی خادم علی مین لکھا ہے قسطنطنیہ الموسوم بہ
اسلام بول مکہ معظمہ سے ۳۷ ۱۳ میل فاصلہ پر ہے اور قیاصرہ روم اول مذہب فلاسفہ کا
رکھتے تھے بعد ظہور حضرت عیسی علیہ السلام کے مذہب نصرانی قبول کیا اور تمام شاہان
نصاری مین بمنزلہ شہنشاہ کے تھے بعد اس فتح کے سلطان محمد خان نے فتح نامجات
بنام والی مصر و شریف مکہ و شاہ ایران لکھہ بھیجے اور خراج نصاری پر مقرر کیا اور مسجد
جامع جو اب بنام مسجد ایوب مشہور ہے بنا کی جب تعمیر تمام ہوئی روز جمعہ سلطان

وہان جاکر نماز پڑہی شیخ الاسلام قاضی القضاۃ شیخ شمس الدین نے شمشیر کمر مین سلطان کے
باندہی اوسی روز سے آل عثمان مین یہ رسم چلا آتا ہے اب جو کوئی بادشاہ تخت پر جلوس
کرتا ہے مسجد ایوب مین جمعے کے روز جاتا ہے شیخ الاسلام اوسکی کمر مین شمشیر باندہتے
ہین پھر وہ اپنی سلطنت پر قیام پذیر ہوتا ہے غرض محمد خان سلطان نے بعد اس ضبط وربط
مالی و ملکی کے ایک لاکھہ پچاس ہزار فوج سے قلعہ بلغراد کا محاصرہ کیا محاصرہ مدت تک رہا
ایک روز سلطان کو بھی زخم خفیف لگا آخرش ناچار محاصرے سے اوٹھا کر اورنہ
کو واپس آیا پھر سامان جنگی درست کر کے ملک گیری کو چلا چند سال مین بہت شہر
یونان و قسلیم سرب و طراب زون و ولایت سینوب و جزیرہ نسبوسہ و کشور صقالبہ
و بلاد ارنبوط وغیرہ فتح کیا ۸۸۵ ہجری مطابق ۱۴۸۰ عیسوی مین کئی ہزار فوج
میش طس پاشا کی جو قیصر مقتول کا خویش تھا ہمراہ کیا اور جزیرہ رودوس پر بھیجا لشکر
سلطانی نے تین مہینے وہان محاصرہ کیا جب فتح نہوا پیچھے پھرا من بعد سلطان نے تمام وزرا
و امرا کو حکم کیا کہ دو لشکر بزرگ تیار کرو ایک جزیرہ قبرس کے لینے کے واسطے اور دوسرا
ایران کی تسخیر کے واسطے ادہر امرا نے لشکر کی تیاری کرنی شروع کی اودہر سلطان
بیمار ہوا شہر جمادی الاولی ۸۸۶ ہجری مطابق ۱۴۸۱ عیسوی مین بعمر باون برس کے
انتقال کیا اور بلدۂ ازنکمید مین مدفون ہوا اکتیس برس سلطنت کی اس بادشاہ
نے بارہ بادشاہون کی مملکت کو اپنے قبضے مین لایا اور دو سو سے زیادہ قلاع اور
بقاع فتح کیا یہ بادشاہ نہایت قوی اندام دراز قد تیر انداز بی بدل تھا علماون
کی بڑی عزت کرتا تھا اور خود بھی قابل تھا اور اپنی بعد دو
لڑکے چھوڑے مسمے بایزید و جمشید*

ذکر سلطان بایزید ثانی

بعد وفات پانے اپنے والد محمد خان کے وزیر اوسکا محمد پاشا نے چاہا کہ جمشید چھوٹا فرزند سلطان محمد خان کا تخت سلطنت پر بٹھلاوے سپاہ نیک چری نے اس بات پر وزیر کو مار ڈالا اور اسحاق پاشا کو بجاے اوسکے وزیر مقرر کیا بایزید چار ہزار سوار تیز رفتار بسبیل یلغار شہر اناسیا سے پہونچکر اورنگ قیصری پر جلوس کیا جمشید ۸۵۱ھ ہجری مین تولد ہوا تھا وہان سے گریز کرکے نواحی شہر برصہ مین جاکر علم بغاوت کھڑا کیا بایزید نے واسطے تادیب بھائی کے لشکر بھیجا مقابلہ و مقاتلہ ہوا فوج سلطانی مغلوب ہوئی بایزید خود وہان جاکر لڑا جمشید نے شکست پاکر وہان سے فرار ہوا اثناے راہ مین قوم ترکمان نے لباس اور ہتیار اوسکے چھین لیے جمشید بحال خراب و خستہ و دیدہ پر آب مصر کی طرف گیا قاید بیگ شاہ قوم چرکس نے اوسکے احترام و عزت مین کوئی دقیقہ اوٹھا نہین رکھا اور اپنے پاس اوسکو جگہ دی ترکمانون نے اوسکا لباس اور سامان بایزید کے پاس ہدیہ بھیجدیے اور انعام طلب کیا بایزید نے اونکو حکم دیا کہ اسلام بول مین حاضر ہو وہان تمکو انعام معقول ملیگا گروہ ترکمان بامید انعام قسطنطنیہ مین پونہچے جلادون نے بحکم بادشاہ سبکو دار پر کھینچا بایزید نے کہا یہ سزا ہے اون غلامان نمک حرام کی جنہون نے اپنے آقا پر دست درازی کی ہے جمشید بعد از چہار ماہ قاید بیگ سے رخصت ہوکر مکہ معظمہ کو چلا گیا بعد ادائے حج کے پھر سامان جنگ تیار کیا بایزید نے جمشید کو خط لکھا کہ بامر حق تعالے یہ ملک میرے نصیب مین تھا تو کسواسطے امر آلہی کے ساتھ مقابلہ کرتا ہے جمشید نے جواب دیا

راحت سے اپنی اوقات بسر کرتا ہے پھر مین کیسلیے اپنی اوقات تنگی سے بسر کرون
آخرش فیما بین بار دیگر لڑائی ہوئی جمشید نے ہزمیت پاکر شہر طاش ایلی کیطرف
بھاگا بایزید نے پھر نامہ صلح کا لکھا جمشید نے کچھ ٹکڑا ملک کا مانگا بایزید نے جواب
دیا کہ خطبہ و خطیب پر تقسیم نہین ہوتا ہے جمشید جزیرہ رودس کی طرف بھاگا قوم
صقالبہ نے اوسکی حمایت پر قدم رکھا بایزید نے ایک خط حاکم روس کو لکھا کہ میرے
بھائی کو گرفتار کرکے میرے حوالے کرو اور خراج روانہ کرو حاکم روس نے قبول نکیا
اور جمشید کو بایزید کے خوف سے شہر نیس علاقہ ایطالیہ کو بھیجا جمشید وہان
نہ رہکر شہر رُوسیلون علاقہ فرانسیس اور روما سے دوسرے بلاد کیطرف سات برس
پھرا آخرش شاہ فرانسیس نے اوسکو قید کیا بعد وفات پاندسوس ایم براطوس بادشاہ
فرانس کے پوپ شنسیوس کے پاس گیا اور اپنا حال تباہ بیان کیا پوپ نے باغراز
تمام اپنے پاس رکھا جسوقت پوپ مذکور مرگیا اور اوسکی جاے پر پوپ اسکندر ششم
بیٹھا بایزید نے اوسکے واسطے کچھ زر نقد بھیجا اور لکھا کہ شر اسکا مجسے دفع کر بایزید کا ایلچی
جو زر واسطے پوپ کے اسلام بول سے لیجاتا تھا شہر انگونا علاقہ ایطالیہ مین پونہچا
کہ اوسجگہہ کا حاکم جولیانوس نے جو دشمن پوپ کا تھا اوسے گرفتار کرلیا زر تمام لوٹ لیا
پوپ نے بایزید کو خبر کی بایزید نے بار دیگر زر موعود کے دینے کا وعدہ کیا پوپ نے
بطمع زر جمشید کو زہر دیا بایزید نے اپنے عہد سلطنت مین بہت لڑائیان کین اور بہت سے
شہرون پر فتحیاب ہوا ایک سال واسطے جنگ کے ملک ادرنبوط کو جاتا تھا اثنای
راہ مین ایک فقیر سلطان کے مقابل آیا اور خنجر سے مارنا چاہا سپاہ سلطانی اوسیوقت
وگئی اور اوسکو پارہ پارہ کیا اوس روز سے یہ دستور ہوا کہ کوئی آدمی ہتیار بند

سلطان کے پاس نہ جایا کرے ۹۰۳ھ ہجری مین بلاد بولونیا سے جنگ کی دس ہزار نصاری کو قید مین لایا اور ملک بولونیا کو تاراج کردیا اور ۱۵۰۹ عیسوی چہاردہم ماہ ایلول مین قسطنطنیہ مین ایک زلزلہ آیا ایک ہزار آٹھ سو گھر اور ایکسو نو مسجد اور ایک بارہ قصر قیصر کا گر پڑا اور بیالیس روز تک زلزلہ بار بار آتا تھا بعدہ سلطان نے پندرہ ہزار معمار و مزدور مقرر کرکے تمام بیوت اور مساجد منہدمہ کو درست کیا اور ۱۵۱۲ھ عیسوی مطابق ۹۱۸ھ ہجری مین مرض نقرس کے درمیان بایزید سلطان کا انتقال ہوا عمر اس بادشاہ کی چہیاسٹھ سال کی تھی اور تخت سلطنت پر بتیس برس فرمان روای ملک رہا یہ بادشاہ مرد جسیم قوی الہیکل سیاہ گیسو ظریف اور ادیب بہت عابد پرہیزگار تیر انداز نامدار ناظم اور ناثر تھا اور ہر سال زر خطیر مکہ معظمہ کو بھیجتا تھا

ذکر سلطان سلیم خان اول

بعد وفات پانے بایزید کے فرزند اوسکا سلیم خان تخت سلطنت پر جلوس کیا یہ بادشاہ ۱۴۶۷ عیسوی مطابق ۸۷۲ھ ہجری مین تولد ہوا بعد جلوس کے بہتیجا اسکا مسمی علاالدین شہر برصہ مین باغی ہوا سلطان سلیم نے اوسی وقت اپنے فرزند سلیمان کو اپنا ولی عہد بنایا اور خود ستر ہزار سپاہ لیکر دوڑا اور ایکسو چپس جہاز جنگی دریا کے راستے سے روانہ کیے احمد پدر علاالدین نے بھی شہر اماسیا کے درمیان بغاوت شروع کی اور مصطفے دوسرا بھائی اوسکا شریک اور وزیر ہوا سلیم نے راستی مین خبر سنی کہ مصطفے کی عورتین اوسکے پاس جاتی ہین سوارون کو اونکے گرفتار کرنے کے لیئے دوڑایا احمد نے یہ خبر پائی فوراً سوارون پر آ متفرق کردیا اور عورتون کو آفت سے نجات دی

سلیم نے سرداروں کے ہاتھ مصطفے کو گرفتار کرواکر منگوایا اور اوسکا گلا گھونٹ کے
بیجان کیا پھر بہت سے امراو وزرا اور تمام خویش و اقارب کو بصد بی رحمی و قساوت
قلبی مار ڈالا سوائے شاہ اسماعیل صفوی کے جملہ سلاطین نے تہنیت نامے لکھے اور
اوسکے حضور مین تحائف و نذرانہ بھیجے سلطان سلیم اہل سنت و جماعت حنفی المذہب تھا
اور فرقۂ روافض کے ساتھ نہایت عداوت رکھتا تھا یہانتک کہ جب اپنے ملک مین
کسی رافضی کی خبر پاتا فوراً اوسکو قتل کرتا اسی طرح چالیس ہزار رافضیون کو قید کیا
اور قتل کیا اور اونکے زمانے مین علماون نے بھی قتل رافضی کا فتوی دیا تھا شاہ اسماعیل
والی ایران سے سلیم خان پر خروج کیا اور مراد خان بھتیجا سلطان سلیم کا جسنے شاہ اسماعیل
کے پاس پناہ لی تھی وہ بھی اوسکے ہمراہ ہوا سلیم خان نے خط لکھا اور ازراہ استہزا شاہ
اسماعیل کے واسطے عصا و مسواک و چادر ہدیہ بھیجی شاہ اسماعیل نے جواب مین ایک حقہ
طلا پر ارافیون سلطان سلیم کے پاس بھیجا سلطان سلیم سخت غصے مین آکر اوسکے ایلچی کی گردن
ماری اور ایک سو چالیس ہزار سپاہ کا لشکر مع ساٹھ ہزار شتر محمولہ اسباب و آلات جنگ
لیکر ملک ایران پر چڑھ دوڑا شاہ اسماعیل نے اپنے مین مقابلے کی طاقت نہ دیکھکر چند منزل
تک ملک کو جلا دیا سلیم کے لشکر نے گھاس اور خوراک نہ ملنے کی وجہ سے نہایت
تکلیف اوٹھائی صمدان پاشا نے سلیم سے شکایت کی اس ملک مین سپاہی کا نقصان
بہت ہوتا ہے سلیم غصے مین آکر صمدان پاشا کی گردن ماری اور شاہ اسماعیل کے پاس لسابس
زنانہ بھیجا اسماعیل مین تاب مقابلے کی نہ تھی مگر ناچار روبغنیم لایا غرہ رجب ۹۲۰ھ ہجری کو
دونون مین جنگ ہوئی اسماعیل عین معرکے مین زخم کھاکر گھوڑے پر سے گرا سواران
سلیم گرد اوسکے جمع ہوے ایک سوار ایرانی نے بکمال دلاوری وہان پہونچکر اپنا گھوڑا

دیا اسماعیل کود کر گھوڑے پر سوار ہو گیا اور حلقۂ سواران رومی سے مردانہ چلا گیا اور وہ
سوار اوسجگہ مارا گیا اسماعیل وہانسے بھاگ تبریز کو پونہچا سلیم نے اسماعیل کے خیام پر آکے
خراب وتاراج کر دیا اور ایک عورت کو اسماعیل کے خیمے مین پایا گرفتار کیا اور ایرانیون سے
جس کسکو پایا قتل کیا اور وہان سے جانب تبریز رُخ کیا مرزا بدیع الزمان جو امیر تیمور گورکان
کی اولاد سے تھا سلیم خان کی ملاقات کو آیا سلیم نے بعزت واکرام ملاقات کی اور اموال
واسباب جسقدر تبریز مین پایا ضبط کیا اسماعیل ناچار ہو کر ہدیہ بھیجا اور اپنی عورت کو طلب کیا
سلیم کو بوجہ ہونے کمال تعصب مذہبی کے وکیل کو مقید کیا اور عورت کو اوسکے ایک
سپاہی جعفر چلپی نام کے حوالے کیا اسماعیل نے یہ خبر پاکر اپنی جان دی سلیم خان نے
ایران سے بازگشت کی اور شہر اماسیا کو چلا گیا اور سنہ ۹۲۱ ہجری مین وہان سے شہر کوماخ
کو راہی ہوا اور وہان سے لشکر جرار علاوالدولہ سردار ترکمان پر بھیجا سینان پاشا افسر
لشکر قیصر نے علاوالدولہ کو مار کر اوسکا سر سلطان کے پاس بھیجا سلطان واسطی عبرت کے
اوسکا سر عزیز مصر کے پاس روانہ کیا یکایک خبر پونہچی کہ قسطنطنیہ مین قوم ینیچری نے
صدر اعظم کے مکان کو تاراج کیا اور شرارت شروع کی ہے سلیم جلدی سے
اسلام بول جاکر مجرمین کو قتل کیا پھر بلاد بکر و ماردین وسنجار و موصول وغیرہ پر لشکر کشی کی
اور فتحیاب ہوا سنہ ۹۲۲ ہجری مین قانصوہ والی مصر سے ناخوش ہو کر اوسکے استیصال
کے لیے آیا مغل بیگ وکیل عزیز مصر حاضر ہوا سلیم نے اوسکے مارنے کا حکم دیا یونس پاشا
نے اوسکی سفارش کی سلیم نے اوسکے خون کو معاف کیا اور اوسکی ڈاڑھی منڈوا کر اور
خر خارشتی پر سوار کر کے شہر بدر کیا عزیز نے اس بات کے سنتے ہی محاربے مین آیا اور
مقابلہ کیا عزیز اسی برس کی عمر کا اور نہایت ضعیف و ناتوان تھا عین معرکہ جنگ مین

گھوڑے سے گر کے مارا گیا سلطان نے حلب و حمص و دمشق و شام پر فتحیابی حاصل
کی اور چار مہینے وہان رہکر بندوبست کیا اور امرای عرب سے ملاقات کرکے کوہ لبنان کو
گیا اور زیارات متبرکہ سے فائض ہوا اور دمشق مین جامع مسجد اموی کے خطیب کو پچاس ہزار
قرش کا خلعت بخشا بانی اس مسجد کا ولید بن عبد الملک مروانی خلیفۂ ششم ہے یہ مسجد بہت بڑی
طول اس مسجد کا پانسو پچاس قدم اور عرض مین ایک سو پچاس قدم سنگ سماق کے ستون
اور سقف مین تہہ سو قندیل آویزان اور زنجیرین طلا و نقرہ مین لٹکتی رہتی تہین اور ماہ
رمضان مین بارہ ہزار قندیل اوس مسجد مین روشن ہوتی تہین اور چار محراب واسطی چارون امام
سنت وجماعت کے موجود تہین اور تین منارے بہت بلند اور پچہتر آدمی موذن رہتے اور
اس عمارت کی تعمیر مین تیس لاکھ دینار صرف ہوے غرض یہ فتوحات نامہ بنام طومان کے
جو بعد وفات قانصوہ کے عزیز مصر بنا تھا واسطے اطاعت اپنی کے لکھہ بہیجا طومان نے
وکیل سلیم کو مار ڈالا اور جنگ کی طیاری شہر غزہ مین شروع کی فوج رومی وہان آکر
غالب ہوگئی شہر غزہ کو فتح کرکے صحرا کے راستے سے مصر کی طرف روانہ ہوا حسین پاشا کو بسبب ممانعت
اس مہم کے قتل کیا ۲۹ ذیحجہ ۹۲۲ ہجری مین فیما بین طومان اور سلطان سلیم کے جنگ عظیم ہوئی اور
اول لڑائی مین سنان پاشا سپاہ رومی کا افسر مقتول ہوا آخرش بعد چند لڑائیون کے مصر پر
فتحیاب ہوا ساکنان مصر شہر مصر سے بہاگ گئے سلیم خان نے سب کو امان دیکر بلوایا
جب وہ لوگ اپنی اپنی مکانون مین آئے سلطان سلیم نے پھر اپنے عہد کو توڑ کے اسی ہزار
ساکنان مصر کو قتل کیا طومان نے بہت سا لشکر بر عرب سے جمع کرکے مقابلہ کیا سلیم کو
شکست دیکر مصر کو دوبارہ فتح کیا سلیم نے واسطے صلح کے مصطفے پاشا کو نزد یک
طومان کے بہیجا طومان نے مصطفے کو مار ڈالا اور لڑائی پر مستعد ہوگیا جب لڑائی ہوئی

طومان نے ہزیمت پائی اور لشکر سلیم غالب آیا پھر طومان اپنے کسی سردار کے یہان
جاکے رہا سردار نے اوسکو پکڑ کے سلطان سلیم کے حوالے کیا سلیم نے فی الفور اوسکی
گردن ماری بعد اس واقعے کے ۹۲۵ھ ہجری مین سلیم خان نے قسطنطنیہ کو مراجعت کی
اور ایک سو پچاس جنگی جہاز اور ساٹھ ہزار سپاہ جدید نوکر رکھا آٹھوین شوال ۹۲۶ھ
مین بعمر چوّن برس کے وفات پائی اور نو برس تخت سلطنت پر جلوس کیا یہ بادشاہ
دراز قد کوتاہ پا بزرگ جثہ سرخ رنگ بزرگ چشم پر غضب تھا اور ڈاڑھی کو منڈواتا
تھا اور شکار مین نہایت مشہور اور شعر فارسی عربی ترکی بہت فصاحت سی کہتا تھا

ذکر سلطان سلیمان خان

بعد وفات پانے سلیم کے سلیمان تخت پر بیٹھا اس بادشاہ کے زمانہ مین حشمت اور شوکت
آل عثمان کی زیادہ بڑہی تیرہ مرتبہ بذات خاص لڑا اور اپنے ملک مین بہت عمارات
جدید بنوائین اور مدت سلطنت اڑتالیس برس مین بڑے بڑے کام کیے پہلے قلعہ بلغراد کو
اپنی ذات سے فتح کیا اور اپنی دارالسلطنت مین چلا گیا پھر دس روز کے بعد اوسکے تین
لڑکے گذر گئے چیچ۔ بار فرانسیس اور نصاری سے لڑائی ہوئی وہ فتحیاب ہوتا رہا ابراہیم
شوہر خواہر سلطان سلیمان کا بحکم سلطانی نصاری پر لشکر کش ہوا اور دو لاکھ نصرانی سے
زیادہ قتل کیے اور ایک لاکھ کو قید کر کے اپنے ملک کو آیا اور خزانۂ شاہی کو زر و جواہر
سے بھر دیا پھر چند روز کے بعد نصاری پر لشکر کشی کی اور پچیس ہزار سر نصاری کے مانند
پہاڑ کے خیمہ کے برابر رکھے اور اس بڑے بھاری کام کو سات مہینے مین تمام کیا

شعر گشت از عیسائیان چندانکہ از روی نیاز عیسی اندر آسمان و امان پیغمبر گرفت

سنہ ۹۳۱ ہجری ماہ شعبان مین اہل حلب نے قاضی کو جامع مسجد مین شہید کیا سلطان نے
خبر پاکر سات آدمی کو حلب کے سزا دی اور اسی سال مین شاہ تمسا نے اپنا وکیل سلطان کے
پاس بھیجا اور بعضے امور نامرضی کو لکھا سلطان سلیمان نے نو مہینے تک وکیل کو قید کیا اور
پھر چھوڑکر روانہ کردیا اور کہا کہ اپنے بادشاہ سے جاکے کہہ کہ مین خود آتا ہون اور تیرے
سوالات کا جواب دیتا ہون اوسی ایام مین دہم ماہ ایار سنہ ۹۳۲ عیسوی مین ایک لاکھ
پچاس ہزار سپاہ اور تین سو ضرب توپ ہمراہ سلطان لیکر ملک تمسا کی طرف روانہ ہوا
یعنے اسٹریا
اثنائے راہ مین قریب ایک دریا کے پانی برسا اور دریا طغیانی پر آیا اوسی صدمے
مین بہت سے خیمے اور سپاہ خراب ہوے آخرش بعد دو روز کے اس تکلیف سے نجات
پائی جب آگے بڑہے شاہ سے ہرگز ملاقات کو آیا سلیمان نے اوسکو جانب چپ ٹہلا کر نہایت
التفات سے بات کی اور خلعت گران بہا اور تین راس اسپ بازین مرصع مرحمت کیا
اور اوسکو رخصت کیا اور بلدۂ بودکرسی کیطرف روانہ ہوا حاکم بودکرسی اوسکے مقابلی مین
آیا بہت سے نصاری اوس لڑائی مین لقمۂ تیغ اجل ہوے اور وہ ملک کشور سلطان مین
داخل ہوا اس سال سلطان نے فتح بلاد کرکے اپنے ملک مین مراجعت کی بحال کرو فر فوج
اسلام بول مین داخل ہوا سنہ ۹۳۲ ہجری مین شاہ فرانسیس نے ایک خط لکھا اور اپنے
دشمن کی شکایت کی ربیع الثانی کے مہینے مین جواب ملا پھر سنہ ۹۳۳ ہجری ماہ محرم مین
شاہ فرانسیس نے خط لکھا اور کنسیسہ نصاری کا جو بیت المقدس مین تھا طلب کیا
سلطان نے لکھا کہ مدت سے یہ کنسیسہ مسلمانون کی مسجد بنائی گئی ہے اب یہ کنیسہ
نہین ہے اور یہ مقدمہ دین و مذہب کا ہے اگر تم کچہ مال یا جاگیر طلب کرتے تو
مین تمکو دیتا انیسوین رمضان سنہ مذکور مین دو لاکھ سپاہ لیکر متوجہ بلاد سرویہ ہوا اور

چودہ قلعے فتح کیے اور بشبوکت تمام شہر بلغراد مین پونہچا اور وہان سپاہیون کو
بہت انعام دیا ۹۴۱ھ ہجری مین ملک عجم کیطرف راہی ہوا اور بغداد کو لیا اور مقبرہ
امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو از سر نو تعمیر کیا اور وہانسے شہر تبریز ہوتا ہوا قسطنطنیہ
مین آیا اور وزیر ابراہیم پاشا کو قتل کیا اور اوسکی جگہہ خیر الدین پاشا کو خلعت
وزارت عطا کیا خیر الدین پاشا نے ۱۵۳۴ عیسوی مین شہر ٹونس لیا پھر شاہ
ٹونس نے بدد شاہ اسپین اپنے ملک کو قبضے مین لایا ۱۵۳۸ عیسوی مین سلیمان بعزم
ملک گیری راہی ہوا اور خیر الدین پاشا کو بھی فوج دیکر علیحدہ رخصت کیا اور واسطے
تسخیر ملک نصاری کے حکم دیا خیر الدین پاشاہ نے اپنے ہمت جوانمردانہ سے پچیس جزیری
جزایر بنا دقہ سے فتح کیا اور سلیمان نے اس عرصے مین بہت شہر اور قصبے اور قریے
اپنے ملک مین شامل کر دیے ۱۵۴۷ عیسوی مین سلیمان ملک عجم کیطرف راہی ہوا اثنائے
راہ مین ایلچی علاو الدین شاہ ہندوستان کا پونہچا اور اپنے بادشاہ کا خط سلیمان کو دیا
بعد چند روز کے جواب لیکر ایلچی پھر آیا سلیمان نے لشکر عجم سے مقابلہ کیا وقت شب
عثمان پاشا نے چند گھوڑون کی دُم مین پرندہ جانورون کو باندہ دیا فوج ایران مین
گھس گئے بسبب غوغا جانورون کے ایرانیون نے جانا کہ فوج روم نے شبخون
مارا آپس مین لڑمرے اور بہت سے مارے گیے سلیمان کو یہ حیلۂ عثمانی پسند آیا
بہت خوش ہوا اور حکومت حلب کی اوسکو عطا کی اور وہان سے اپنی دار الحکومت مین
آیا ۱۵۵۳ عیسوی مین مصطفے پسر سلیمان نے بغاوت شروع کی سلیمان نے اوسکے
قتل کا حکم دیا اور ۱۵۵۶ عیسوی مین مسجد سلیمانیہ بزرگتر بنا کی اور اسی سال مین شاہ عجم کا
خط آیا اور جواب لکھا گیا اور پھر بایزید پسر دوم سلیمان نے بغاوت شروع کی اور

باپ سے مقابلہ کیا اور ہزیمت پائی سنہ ۹۶۹ ہجری مین ملک عجم کی طرف گیا شاہ طہماسپ صفوی بادشاہ ایران نے بایزید کی بڑی عزت کی سلیمان نے یہ خبر پاکر خفیہ طور سے شاہ ایران کو لکھہ بھیجا کہ میرے فرزند بایزید کو میرے نوکرون کے حوالہ کرو شاہ صفوی نے بایزید کو اوسیوقت سپرد کیا اون نوکرون نے بایزید اور اوسکے چار لڑکونکو قتل کیا سلطان سلیمان شاہ ایران سے نہایت خوش ہوا اور ایک خط بڑے القاب کا لکھکر بھیجدیا اور چار سو ہزار دینار نذرانہ دیا سلیمان نے سنہ ۹۷۰ ہجری مین ملک افریقیہ لیا شاہ اسپین نے ملک سلیمان پر حملہ کیا اور بعضے قلعجات چھین لیے سلیمان نے ایکسو اکتہر جہاز جنگی مصطفے پاشا کے ہمراہ دیکر واسطے لڑنے شاہ اسپین کے شہر مالطا کو بھیجا مصطفے پاشا وہان گیا اور کئی ہزار آدمیون کو قتل کیا پھر سلیمان بھی بعزم جہاد کمر بستہ ہو شہر بلغراد پر پونہچا بہت شہر نصاری کے مفتوح کیے سنہ ۹۷۴ ہجری مین قلعۂ زیجات کو محاصرہ کیا بعد بعارضۂ وجع مفاصل اس بادشاہ نے انتقال کیا یہ بادشاہ زرد رنگ کشادہ پیشانی ترش رو عالی ہمت تھا تخت سلطنت پر اڑتالیس برس رہا

ذکر سلطان سلیم خان ثانی

یہ بادشاہ سنہ ۵۲۴ عیسوی مطابق سنہ ۹۲۹ ہجری مین تولد ہوا اور سنہ ۵۶۶ عیسوی مطابق سنہ ۹۷۴ ہجری مین تخت سلطنت پر بعد وفات پانے سلطان سلیمان خان کے جلوس کیا اور اپنے والد کی نعش کو قسطنطنیہ مین لاکر دفن کیا قوم ینیکچری نے بغاوت شروع کی سلیم خان نے بانعام واکرام فتنے کو فرو کیا ایلچی شاہ ایران تعزیت وتہنیت نامہ بادو دانہ مروارید کلان بوزن چہل درہم اور ایک دانۂ یاقوت رمانی مثل شفتالو کے سلطان کیخدمت

لایا اور نذر گذرانی اور جواب لیکر چلا گیا پھر سلیم خان نے امام صنعای یمن کو مقابلہ
کرکے شکست دی زوسفناسی یہودی سلیم بادشاہ کا نہایت ہمنشین و مقرب تھا
یہ سلطان اور اوسکے مصاحب شراب ہمیشہ پیتے تھے اسلیے ایکروز یہودی نے ایام
شاہزادگی و صغر سنی مین سلیم کے روبرو بیان کیا کہ جزیرۂ قبرس مین شراب نہایت
عمدہ تیار ہوتی ہے سلیم نے اوسکے ساتھ وعدہ کیا کہ جب مین تخت سلطنت پر بیٹھونگا
اوس جزیرے کو لیکر تجھکو وہان کا حاکم بناونگا یہودی نے یہ وعدہ پورا کرنے کی
عرض کی سلیم نے اوسی وقت مصطفے پاشا کے ہمراہ تین سو ساٹھ جہاز جنگی مع بارود
گولہ واسطے تسخیر جزیرہ قبرس کے روانہ کیا سردارون نے وہان بہت سی لڑائیان
کین آخرش فتحیاب ہوے اور اموال بیشمار اور دو ہزار لڑکیان اور لڑکے لیکر
سلطان سلیم کے پاس آئے اس معرکہ مین پچاس ہزار فوج بادشاہ کی ماری گئی سپاہ
اسپین اور پوپ پادری مرشد نصاری نے باتفاق ہمدگر دریا مین جنگ کی اور لشکر
قیصری کو نقصان پونہچایا اسی واقعے مین دو سو چوبیس جہاز قیصر کے بالکل تباہ
ہوگیے نصاری ہر سال ۲۷ تشرین اول کو اس فتح کے سبب اسپین وغیرہ اطراف
مین عید کرتے ہین قیصر نے انتقام کا ارادہ کیا مگر اون لوگون نے جلد صلح کرلی
سلیم نے بعارضۂ بخار کے بارہوین ماہ کانون اول ۱۵۷۴ عیسوی مطابق ۲۴ ماہ
شعبان ۹۸۲ ہجری مین بعمر پچاس برس کے انتقال کیا آٹھ برس تخت سلطنت پر
جلوس کیا یہ بادشاہ بڑا شرابی نغمہ پرست زن دوست عیاش طبیعت تھا
مگر بڑی تدبیر سے وزیر محمد سقلی مملکت
کے کام چلاتا رہا +

ذکر سلطان مراد خان ثالث ۱۲

اکیسوین کانون اول سنہ ۹۸۲ ہجری بعد نو روز وفات سلیم کے اوسکا بیٹا مراد سوم تخت سلطنت پر جلوہ افروز ہوا پانچ حقیقی بھائی کو اپنے بیگناہ مارڈالا اور اونہون کی لاش کو مسجد ایا صوفیہ مین باپ کی قبر کے برابر دفن کیا چار سو نصرانی کو قید خانہ سے رہا کردیا اور ہبت سے امراو وزرا کو اپنی سلطنت مین معزول کیا سنہ ۹۸۶ ہجری عیسوی کی سن پایا کہ شاہ ایران کو مفسدون نے زہر کھلایا اور وہ مرگیا اور اوسکا لڑکا بھی سپاہیون کے ہاتھہ سے مقتول ہوا اور ملک عجم مین نہایت اضطراب پڑگئی ہے فرصت کو غنیمت پاکر لشکر تیار کرکے تفلیس کے طرف روانہ کیا اور گرجستان کو اپنے ہاتھہ مین لایا سولہوین ماہ کانون سنہ ۱۰۰۴ ہجری کو سلطان مراد ثالث نے انتقال کیا یہ سلطان متوسط القامت کم ریش زرد رنگ خرد چشم شہوت پرست تھا اسکے محل مین پانسو لونڈیان تہین +

ذکر سلطان محمد خان ثالث ۱۳

یہ سلطان وقت رحلت اپنے باپ کے شہر مانیسا مین تہا اسکی والدہ مسماۃ صفیہ نے اوسکو خفیہ خط سلطان کے انتقال کی خبر کا لکہکر بہیجا کہتے ہین کہ مسماۃ صفیہ نے سلطان کی موت ایسی مخفی رکہی تہی کہ وزرا و امرا کو بہی اسبات کی خبر نہ تہی جب محمد خان ثالث بارہ روز کے بعد آیا اور اورنگ قیصری پر اجلاس کیا اوس وقت مراد ثالث کے انتقال کی خبر لوگون مین شایع ہوئی باین وجہ محمد خان ثالث نے تمام اختیار سلطنت کا اپنی والدہ کے سپرد کیا اور چند روز کے بعد اونیس ۱۹ سگے بہائیون کو اپنے فوج کرکے

باپ کی قبر کے نزدیک مدفون کیا اور دس عورتین باپ کی جو حاملہ تھین اونکو دریا مین
پھینک دیا شاہ نمسا نے قیصر روم کے لشکر کے ساتھ مقابلہ کرکے قسطون رومی کو
مغلوب کیا محمد خان ثالث یعنی استریا نے سپہ سالار لشکر فرہاد پاشا کو قتل کیا اور اوسکی جگہہ
پر سینان پاشا کو جو اسی برس کا ضعیف تھا مقرر کیا سینان پاشا نے بھی
شکست کھائی آخرش ۲۴ ماہ شوال ۱۰۰۴ ہجری مین خود محمد خان مع اپنے لشکر کے
آیا اور لڑائی کی شہر ارلو کو سات روز مین بقہر تمام فتح کیا و شاہ نمسا کو پس پا
کرکے فرنگیون پر تلوار بجائی اور ۱۶۰۳ عیسوی مین لشکر سلطان اور لشکر ایران کے ساتھ
جنگ ہوئی ان دنون سلطان نہایت مریض تھا ۳۷ برس کی عمر مین رحلت کی اور تخت
سلطنت پر نو برس دو مہینے رہا یہ سلطان بڑا افیونی اور شراب سے نہایت کراہیت
رکھتا چنانچہ ہزارون شراب خانے مذات خود جہان سنے وہان توڑ ڈالے

ذکر سلطان احمد اول

جب یہ سلطان تخت سلطنت پر بیٹھا تیرہ برس کی عمر تھی بعد جلوس کے دریافت کیا
کہ شاہ عباس صفوی نے ملک قیصر کے درمیان اپنا قدم بڑہایا ہے اور بلدہ ارغیان
و قلعہ قرص وغیرہ کو اپنے قبضے مین لایا ہے اور لشکر رومی کو مغلوب کیا ہے اور
اوسی وقت تیاری لشکر کی کرکے مقابلہ پر روانہ ہوا اور فوج ایران سے خوب لڑکر
مراجعت کی اس سفر مین برف و سرما و امراض وغیرہ کے مارے لشکر روم کا نہایت تباہ
و خراب ہوگیا اہالی بلدہ مجر والی نمسا سے بہ تنگ آکر سلطان احمد سے دادخواہ
ہوے سلطان نے اونکی حمایت کی اور ایک شخص کو اہل مجر سے تاج و نشان و تیغ

مرصع اور فوج دیکر اوس ملک کا بادشاہ کیا جتنے بلدان قیصر والی ممسا کے ہاتھہ مین
آئے تھی پھر ملک قیصر مین شامل کیے گیے اور ۱۰۱۴ھ ہجری مین شہر برصہ جاکر شاہ
ممسا سے صلح کی اور خراج لیا ہوا اوسکو واپس دیا اور پھر سلطان نے مراد پاشا
کے ہمراہ لشکر دیکی جان بولاد حاکم اکراد پر اور امیر فخر الدین حاکم کوہ لبنان پر
لشکر کشی کی بعد مقاتلہ لشکر بیشمار کے جان بولاد بھاگا اور حوالی حلب مین مارا گیا
اہل حلب نے تمام مقتولون کے سر کاٹ کے مراد پاشا کی خدمت مین بھیجے
امیر فخر الدین بھی تاب مقابلہ کی نہ لاکر وہان سے فرار ہوگیا مراد پاشا بامراد ہوکر
قسطنطنیہ مین پونہچے اور ۱۰۱۷ھ ہجری مین مراد پاشا پھر جنگ کے لیے ایران پر گیا شاہ
عباس کو شکست دی اور تبریز پر قبضہ کرلیا شاہ عباس نے یہ دیکھکر صلح کرلی مراد پاشا
چند روز مین بیماری کے باعث مرگیا پھر اوسکی جگہ پر بصوح بادشاہ مقرر ہوا اور
بعد چند روز کے باغواے مفتی قزلیر اغاسی کے سلطان نے اوسکو قتل کیا اور اوسکی
جگہ محمد پاشا کو منصوب کیا اور بسبب توڑنے وعدے کے جسپر صلح ہوئی تھی
۱۰۲۴ھ ہجری مین واسطے جنگ کے ایران پر مع فوج بھیجا فوج قیصر نے
نہایت تکلیف بسبب برف وباران کے اوٹھائی اور بازگشت کی اسلیے سلطان نے
محمد پاشا کو معزول کیا اور اوسکی جای پر خلیل پاشا کو مقرر کیا اور ۱۰۲۵ھ ہجری مطابق
۱۶۱۶ عیسوی کے بارون ہرمان ایلچی شاہ ممسا قسطنطنیہ مین آیا سلطان احمد نے
خبر پائی کہ نصاری نے اسبتول مین فساد کرنے پر کمر باندہی ہے اور بہت ہتھیار
مکانون مین اپنے پوشیدہ رکھے ہین سلطان احمد نے خانہ تلاشی تمام نصاری کے
مکانون کی کی اور چار سردار نصرانی کی گردن ماری اور بہت لشکر ایران پر بھیجا

فوج رومی نے لشکر ایران سے شکست کھائی سلطان احمد غلبہ اہل ایران سے
دل تنگ ہوکر خود عزم سفر کیا اوسی ایام سنہ ۱۰۲۶ ہجری مین بعمر بچیس سال کے انتقال
کیا اور بارہ برس تخت سلطنت پر جلوہ افروز رہا یہ سلطان عورتون سے نہایت
صحبت رکھتا تھا اور مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کو ہر سال زر خطیر بھیجا کرتا اور مسجد بزرگ
استنبول مین بنا کی جو اب بنام مسجد جامع احمدی مشہور ہے اور حوض تو نخانہ اوسکا
بنا کیا ہوا ہے اور اس بادشاہ کے زمانے مین تنبا کو کا پینا اور شربت وحقہ کا رواج
ملک روم مین جاری ہوا سنہ ۱۶۰۵ عیسوی مین اہل ہولنڈ نے وہان تنبا کو لایا ہے

ذکر سلطان مصطفی پسر سلطان محمد ثالث

سکرات کے عالم مین سلطان احمد نے وصیت کی تھی کہ میرے بھائی مصطفے کو بعد
میرے تخت نشین کرنا کسواسطے کہ میرا فرزند کم سن ہے لہذا امرائے سلطنت نے
مطابق وصیت اوسکے مصطفے کو تخت سلطنت پر بٹھلایا جب چودہ برس وہ عورتونمین
مقید تھا حوصلہ سلطنت کا نہ رکھتا تمام امرا نے پھر اتفاق کرکے اوسکو قید کیا اور
عثمان پسر سلطان احمد کو تخت پر بٹھلایا ✣

ذکر سلطان عثمان ثانی

سلطان عثمان نے سنہ ۱۰۲۸ ہجری مین تخت پر بیٹھتے ہی خلیل پاشا کو فوج دیکر ایران پر
بھیجا خلیل پاشا نے اردبیل تک جاکے شاہ عباس صفوی کے ساتھ صلح کی سنہ ۱۶۱۸
عیسوی مین وہان سے مراجعت کی سلطان قیصر نے خلیل پاشا کو معزول کرکے اوسکی

جاے پر چلپی پاشا کو منصوب کیا چلپی فن سپاہگری مین نہایت ماہر تھا سکندر پاشا
کو واسطے جنگ کے والی بوسونیا کیطرف بھیجا فیما بین چند سخت لڑائیان ہوئین
بیس ہزار آدمی بوسونیا کے مارے گئے اور دس ہزار آدمی اسلام بول مین قید
ہو کر آئے اور پھر قتل کیے گئے اور باوجودیکہ روس اور فرانسیس اور پاپ پادری
والی بوسونیا کے مددگار و معاون تھے مگر سپاہ قیصری پر وہ فتحمند نہوے اور
جوانمردان اہل اسلام منصور و مظفر ہوے نصاری نے جزیہ دینا قبول کیا یہ بادشاہ
عورتون سے نہایت صحبت رکھتا تھا اور ہمیشہ عشرت و خوشی کے درمیان محل مین بسر
کرتا تھا ایکروز مفتی شہر کی بیٹی سے اس بادشاہ نے نکاح کیا تمام سردار فوج اور ارکان
دولت اس سے ناخوش ہوے کہ اپنی قوم چھوڑ کے غیر قوم مین بادشاہ نے کیلیے
نکاح کیا اور دلون اونیسوین ماہ ایار سنہ ۱۶۲۲ عیسوی مین سلطان نے مکہ معظمہ جانے کا
ارادہ کیا اور بیرون شہر خیمہ لگایا سپاہیون نے یہ سنکر بلواے عظیم برپا کیا اسلیے
کہ سپاہیون نے یہ سنا تھا کہ سلطان بنام حج کے باہر گیا اور نئی فوج بھرتی کر کے
قدیم فوج کے بدلے یہان رکھیگا اور قدیم فوج کو رخصت دیگا آخرش سلطان عثمان کو
بڑی خرابی سے مارا اور مصطفے کو قید خانے سے باہر نکالکر تخت نشین کیا اسی اثنا
مین شاہ عجم نے فرصت پاکر ملک روم مین دست درازی کرنی چاہی سردارون نے
مصطفے کو محض نالائق تصور کر کے تخت سلطنت سے اوتار دیا بیسوین ماہ آب سنہ ۱۰۳۱
ہجری مین پھر اوسکو قید حرم سرا مین مراد الدیا مراد چہارم ابن سلطان احمد اول کو جو پندرہ
برس کے سن و سال کا تھا تخت سلطنت
پر بٹھلایا ✣

ذکر سلطان مراد خان رابع

روز دوم جلوس کے بعد مراد چہارم نے حسب قاعدہ جامع ایوب مین جاکر شمشیر
کمر سے باندہی اور لشکر بزرگ جمع کر کے بغداد پر بھیجا مگر بغداد کو شاہ عجم کے ہاتہ سے
لے نہ سکا مقامات مختلف پر فیما بین بہت سخت لڑائیان ہوتی رہین آخرش فوج
روم بعد جنگ ہولناک کے بغداد پر فتحیاب ہوئی شاہ عباس صفوی حسرو عجم نے
پھر لشکر کشی کی اور بڑی جوانمردی سے لڑکر بغداد کو مفتوح کیا اور رومیون کو یہانتک
مارا کہ تمام بغداد کے راستون مین خون کی ندیان بہتی تہین ابو بکر پاشا کو زندہ پنجرہ آہنی
مین قید کر کے عذاب سخت سے آگ مین جلا دیا اور نوری آفندی و عمر افندی وغیرہ
کو دار پر کہینچا اور محمد پاشا پسر ابو بکر پاشا کو خراسان کی طرف بہیجا اور مارڈالا اور
خود شاہ عباس بغداد مین مدت تک رہا اور حافظ پاشا کے مقابل آیا اور شہر موصل کو
فتح کیا حافظ پاشا چند مرتبہ مقابلہ کر کے قسطنطنیہ کی طرف چلا گیا اور سامان جنگی تیار
کر کے پھر مقابلہ پر آیا شاہ عباس بغداد مین آکے فوج رومی کے ساتہ بڑی سخت لڑائی
کی اور غالب آیا لشکر قیصر نے شکست کہاکر اسلام بول کو بازگشت کی حافظ پاشا یکضرب
توپ جو بہت بڑی تھی اور اوسکا نام سلیمان شاہ تھا اوسکو سبب گران وزنی کے
زمین مین دفن کیا اور چلا گیا شاہ عباس نے اوسکی خبر پاکر توپ کو زمین سے نکالی
اور اصفہان کو بہیجدی اور خود مرتبہ شاہ عباس فوج رومیون سے خوب لڑا اور فائز
المرام ہوتا رہا پھر داخل اصفہان ہوکر مرگیا جب شاہ عباس کی وفات کی خبر سلطان روم
کو پہنچی خسروپاد شاہ ایک لاکھ اور پچاس ہزار فوج لیکر ملک عجم پر آیا اور ایرانیون پر

غالب آ کے شہر موصل کی جانب چلا گیا یا دشتاہان ملک روم مین بہت فساد برپا ہوا
اور بہت مخلوق اس فساد مین ماری گئی یہانتک قسطنطنیہ مین بھی خانہ جنگی کئی جگہ پر
ہوئی امیر فخر الدین حاکم کوہ لبنان نے فرانسیس سے دوستی واتحاد پیدا کیا
کسواسطے کہ سلطان سے امیر فخر الدین نہایت ہراسان تھا سلطان نے امیر فخر الدین
کی دوستی نصاری سے سنکر احمد پاشا کے ہمراہ فوج دیکر بھیجا لشکر سلطانی نے شکست
کھائی فیروز اوغلی کو حکم ہوا وہ امیر کے مقابلے مین آکر امیر کو شکست دی اس معرکہ مین
امیر علی سردار لشکر امیر فخر الدین قتل ہوا احمد شاہ نے امیر فخر الدین کو زندہ گرفتار کرکے
سلطان کے حضور مین لایا سلطان نے اوسکی خطا معاف کی اور اپنے پاس رکھا یکایک خبر
پونہچی کہ نبیرہ امیر نے شہر بیروت کو خراب وتاراج کردیا احمد پاشا کو اطراف دمشق مین
شکست دی سلطان غصے مین آکر امیر فخر الدین کو مارڈالا امیر مسعود وامیر حسین دونون
لڑکون کو امیر فخر الدین کے بھی گردن زنی کا حکم ہوا مگر پھر جان بخشی کی اور ۲۳ ماہ
شباط سنہ ۱۶۳۸ عیسوی مین سلطان مراد چہارم عربی پوشاک مین خود فولاد سر پر رکھہ
اور شملۂ شال سرخ اوسپر بانده کے گھوڑے پر سوار ہوا ایک لاکھہ سپاہ ہمراہ نے
بغداد پر آیا اثنای راہ مین بہرام پاشا وزیر اعظم گذر گیا اوسکی جای پر طیار پاشا
مقرر ہوا القصہ منزل بمنزل قطع مسافت کرتا ہوا بغداد مین پونہچا اور متصل مقبرۂ
امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے خیمہ مار کر رہا اور لشکر ایران کے ساتھ جو بغداد مین رہتا تھا
سخت لڑائی ہوئی طیار پاشا مارا گیا اوسکی جگہہ پر مصطفے پاشا وزیر بنا وآخر جنگ عظیم کی
جسمین پچاس ہزار ایرانی مارے گئے تھے بغداد کو قبضہ کرلیا اور ایکہزار عجمی کو زندہ
قید مین لایا اور اپنے روبرو اونکا سر تن سے جدا کیا کوس شجاعت بجاکر قسطنطنیہ کو

واپس گیا وہان بعارضۂ بخار بیمار ہوکر اپنے چھوٹے بھائی ابراہیم کے قتل کا حکم دیا والدہ نے اوسکو چھپایا اور سلطان مراد چہارم کو اوسکے قتل کی خبر پونہچائی سلطان نے حضار محفل کو اوسکی نعش دیکھنے کو فرمایا وہان ایک حکیم معالج تھا اوسنی سلطان سے کہا کہ مردے کا دیکھنا تمکو نہایت ضرر پونہچاویگا غرض حکیم نے سلطان کو وہ نعش نہ دکھائی سلطان نے اوسی روز نوین ماہ شباط سنہ ۱۶۴۰ عیسوی مطابق ۶ شوال سنہ ۱۰۴۹ ہجری مین انتقال کیا اس سلطان کی عمر ۳۵ برس کی تھی اور ۱۷ برس تخت نشین رہا اس بادشاہ کو گھوڑے کی سواری کا نہایت شوق تھا آٹھ سو گھوڑے تیز رفتار صبا کردار بیش قیمت اسکے خاص طویلے مین ہمیشہ بندہی رہتے تھے

ذکر سلطان ابراہیم خان

بعد مرنے سلطان مراد چہارم کے تمام امرائے سلطنت اسکے بھائی ابراہیم کے پاس گئے جو حرم سرا مین قید تھا امراون نے کہا کہ تمہارا بھائی سلطان مراد چہارم وفات کرگیا اب اب تم تخت نشین سلطنت ہو ابراہیم اپنے دلمین بہت ہراسان ہوگیا اور جانا کہ میرے بھائی نے میرا مافی الضمیر دریافت کرنے کے لیئے یہ حیلہ کیا ہے اوسی وقت امرا کو یہ جواب دیا کہ مین نے دنیا کو ترک کردیا ہے مجھکو سلطنت سے کچھ کام نہین ہے لوگ واسطے اطمینان اوسکے سلطان مراد کی نعش اوسکے سامنے لائے اوسنے نعش کو دیکھا دفن کا حکم دیا جنازۂ مراد کو مانند سلاطین کیان کے قبرستان مین لیگئے اور تمام فوج و لشکر اور اوسکے گھوڑے کوتل مع زینہاے عمدہ اوسکے جنازہ کے ساتھ تھے پھر سردارون نے ابراہیم کو قید خانے سے نکالا اور کہا ابراہیم

اپنے تولد سے تا وقت جلوس گھوڑے پر نہ بیٹھا تھا تخت روان پر بیٹھا کے
مسجد ایوب مین لیگئے اور شمشیر اوسکے کمر سے باندہی اور توپون کی سلامی
سر ہوئی یہ بادشاہ کے جسم پر تمام چیچک کے داغ اور نہایت ضعیف العقل تھا
اونتیس برس کی عمر ترسندہ مزاج بدون زنانی صحبت کے اور کچہ سلیقہ نہ جانتا تھا
پانسو پچاس کنیزک پری چہرہ اپنے محل مین جمع کین اور عیش و عشرت مین بسر کی
اور کاروبار سلطنت اپنی والدہ کے اور وزراے سلطنت کے سپرد کیا وزرانے
بڑی خیر خواہی سے سلطنت کو قائم رکھا ۱۰۵۵ ہجری مطابق ۱۶۴۵ عیسوی
مین نصاری نے مراکب قیصری کو ایذا و تکلیف پونہچائی چار سو جنگی جہاز واسطے
تادیب کفار کے قسطنطنیہ سے جزیرہ مالطہ کیطرف راہی ہوے اور سانہ فتح و نصرت
کے بازگشت کیا اور ۱۰۵۶ ہجری مین نصاری سے بہت لڑائیان ہوئین اور
بحسن تدبیر ارکان سلطنت فتحیاب ہوے مگر سردارون نے سلطان اور اوسکے وزیر
احمد پاشا کو لذات جسمانی مین پایا اور ارادہ سلطان کے قتل کا کیا ابراہیم نے اونکو
بہت زر دیکر اپنی جان بچائی افسران فوج نے سلطان ابراہیم کے فرزند سات
مہینے کی عمر والے کو اپنا سلطان بنایا اور ابراہیم کو محلسرا مین قید کردیا بعد دس
روز کے بعض سردارون نے ابراہیم کو باہر لانے کی تجویز کی جن افسرون نے
سلطان ابراہیم کو قید کیا تہا اونہون نے ۲۸ رجب ۱۰۵۸ ہجری مین بعمر ۴۸
برس کے سلطان ابراہیم کو قتل کیا یہ بادشاہ

تخت سلطنت پر

نو سال رہا

ذکر سلطان محمد خان رابع

یہ سلطان محمد خان شیر خوارہ سات مہینے کی عمر مین برائے نام تخت نشین ہوا والدہ
اوسکی مسماۃ کوسم سلطانہ حاکمہ ہوئی سردارون نے عورت کی حکومت کو قبول نکیا
بلوائے عظیم برپا ہوا اسلام بول مین نہایت لوگون کو اضطراب ہوا آخرش سلیمان
کے خواجہ سرا نے کوسم سلطانہ کو قتل کیا اوسکے گھر سے بہت سے صندوق
اشرفی طلا و نقرہ و جواہرات سے بھرے ہوے نکلے اور سنہ ۱۰۶۲ ہجری تک آتش
فساد اور خانہ جنگی شہر قسطنطنیہ مین برپا رہی اور سنہ ۱۰۶۳ ہجری مین چالیس روز تک
متواتر جابجا ملک روم مین زلزلہ حادث ہوا اور بہت سا مال اور جان کو نقصان پہنچا
اور ماہ ذیقعدہ سنہ ۱۰۶۳ ہجری سے ماہ جمادی الاولے سنہ ۱۰۶۴ ہجری تک بادشاہون
مین بڑا جدال و قتال گرم رہا چنانچہ پاشا اسی جنگ مین مقتول ہوے سلطان کم سن
تھا رعایا اسکے حکم کو نہین مانتی آخرش سلطان کے پاس کوپرلی محمد نام ایک وزیر
مقرر ہوا یہ شخص بڑا عاقل اور مدبر تھا اسنے خوب ملک کا انتظام کیا اور قوم
نصاری پر لشکر بھیجا اکثر جاے نصاری پر غالب ہوا اور تینیدوس وغیرہ پر قبضہ
کیا سنہ ۱۰۶۸ ہجری مین بلاد سروبیہ پر لشکر کشی کی ایک لاکھ پچاس ہزار کفار کو واصل
جہنم کیا اور وہان سے بنصرت و اقبال پھر چند روز مین اس وزیر با تدبیر کی حسن
نیت سے ملک روم مین رونق ہو گئی مگر اوسکی زندگی نے وفا نکی اس وزیر نے
پانچ سال تین مہینے دس روز وزارت کی ستر ہوین ربیع الاول سنہ ۱۰۷۲ ہجری
کو انتقال کیا وقت نزع وزیر کے سلطان محمد خان اوسکے سرہانے آیا اور

اوسکے مرنے پر بہت افسوس کیا اور اوس سے کہا کہ مجھکو کچھ وصیت کرو زیرنے
جواب دیا کہ امور مملکت مین ہرگز عورتون کا دخل نچاہیے اور سلطان کو بھی
عورتون کی صحبت سے احتراز چاہیے اور اپنے سپاہیون کو راضی رکھنا چاہیے
اور ہرگز سپاہی کو کم نکرنا بلکہ اور بڑہانا اور ہمیشہ جہاد اسلام نصاری پر کیا کرنا
اور انکو کبھی مہلت نہ دینا القصہ سلطان نے بعد رحلت اوسکے احمد پاشا پسر وزیر
مرحوم کو اپنا وزیر بنایا یہ شخص بھی نہایت بیدار مغز اور عاقل ہوشیار تھا سلطنت کا
کام سرانجام دیتا رہا ماہ ذیحجہ ۱۰۷۶ھ ہجری مین قلعہ گرید کو لینے کے لیے روانہ ہوا
پانچوین جمادی الاولے ۱۰۷۷ھ ہجری کو متصل قلعے کے پونہچا اس قلعے پر ۲۲
بائیس سال سے فوج قیصر کی پی درپے یورش کرتی تھی لیکن بسبب استواری
قلعے کے اور اخراجات جنگ کے فتح نکر سکے احمد پاشا نے اوس قلعے کا محاصرہ
کیا اور توپ داغنا شروع کی ستائیس ماہ ایلول ۱۶۶۹ عیسوی کو اہالی قلعہ نے
عاجز آکر امان طلب کی اور بچشم گریان جبراً و قہراً قلعے کو خالی کردیا احمد پاشا نے
قرین فتح و نصرت کے سلطان کے پاس گیا اور اسی سال یعنی ۱۰۷۹ھ ہجری مین ملک
روم مین بڑی خرابی ہوگئی ورا ے جنگ پے درپے زلزلہ آئے اور کئی
شہرون کو تباہ کرڈالا یہانتک کہ بڑے بڑے پہاڑ پھٹ گئے اور مرض
طاعون سے ہزارون آدمی ہلاک ہوے اور شلیم یعنی بیت المقدس مین ایک
یہودی نے دعوی کیا کہ مین مسیح ابن مریم ہون ہزارون لوگ اوسکے مطیع ہوے
حاکم بیت المقدس نے یہ سنا اوسکے پکڑنے کا ارادہ کیا مسیح جدید خود سلام
بول گیا صدر اعظم احمد پاشا نے یہ خبر پاتے ہی اوسکو قید کیا عیسائی لوگ جو اوسکے

معتقد تھے روپیہ دیکر قید خانے مین جاتے اور اوسکے قدم بوس ہوتے تھے
سلطان محمد واسطے ملاقات کے گیا اور اوس سے کہا کہ مین تیرا امتحان کرتا
ہون مسیح کذاب یہ سنکر سلطان محمد کے پانو پر گر پڑا اور معافی چاہی سلطان نے
اوسکے قتل کا حکم دیا وہ مسیح کذاب مسلمان ہوا اور ہمراہی اوسکے بہت سے
عیسائی بہی مسلمان ہوے اسیطرح ایک اور شخص نے دعوی کیا کہ مہدی موعود
ہون وہ بہی مارا گیا اور سنہ ۱۶۷۳ عیسوی مطابق سنہ ۱۰۸۴ ہجری مین تیری رمضان کو
سلطان احمد پسر سلطان محمد پیدا ہوا محل مین بہت خوشی ہوئی اور سنہ ۱۶۹۲ ہجری
مطابق سنہ ۱۶۸۱ عیسوی کو احمد پاشا نے اس دنیاے فانیہ سے کوچ کیا یہ وزیر نے
بیس برس چھے مہینے وزارت کی اوسکی جگہہ پر مصطفے پاشا وزیر مقرر ہوا اور
سلطان بعزم ملک گیری ایک لاکہہ پچاس ہزار فوج لیکر چلا اور مصطفے پاشا کو
واسطے لینے شہر فینا جو ملک والی نمسا کا ہے بہیجا مصطفے پاشا نے ملک
نصاری مین خوب شمشیر اسلام بجائی اور چالیس ہزار کافر قید مین لایا اور شہر
فینا کو محاصرہ کیا پینتالیس دن تک شب و روز گولہ مارتا تھا اور اودہر سے
گولے مارے جاتے تھے غرض مصطفے پاشا نے ایسے گولے لگاے کہ شہر
کی عمارات بیشمار منہدم ہوگئین اور خوب لڑائی مچی اور حاکم فینا نے قوم نصاری
سے مدد طلب کی بارہوین ایلول سنہ ۱۶۸۳ عیسوی کو اسی ہزار لشکر نصاری کا کمک کو
آیا کہتے ہین کہ ایسی گولے وبارود اوڑے کہ آسمان پر غبار چہا گیا اور ہزارون
آدمی طرفین کے مارے گئے جب شام ہوئی سپاہ اپنے اپنے خیمون مین چلی آئی
سپاہ روم نہایت خستہ حال تھی نیمشب کو خفیہ وہانسے چلدی صبح کو نصاری نے

خبر پائی بہت خوش ہوے اور فوج قیصر کے خیمون مین آکر بہت سا مال متاع لوٹ لیا سلطان روم اس بات سے مصطفے پاشا پر نہایت خفا ہوا اور اوسکو وزارت سے معزول کیا ابراہیم پاشا کو اپنا وزیر بنایا پوپ نصاری نے سلطان کے مقابل لڑنے کو تمام نصاری کو تحریص دی جابجا اہل اسلام اور نصاری سے لڑائی ہونے لگی اور ہر ایک جگہہ پر نصارے کا غلبہ ہونے لگا سلطان نے حیران ہوکر ابراہیم پاشا کو وزیری سے معزول کیا اور اوسکی جای سلیمان پاشا کو منصوب کیا بارہوین ماہ آب ۱۶۸۷ عیسوی کو سلیمان پاشا واسطے مقاتلہ نصاری کے گیا اور میدان جنگ سے بہاگ کر قسطنطنیہ کو واپس آیا سلطان نے اوسکو قتل کیا اور سیاوش پاشا کو وزیر بنایا یہ تمام سال سلطانی ملک مین نہایت خراب گذرا پھر سپاہ نیک چری بھی سلطان سے ناراض ہو فتنہ برپا کرنے کا ارادہ کیا سلطان نے فوراً یہ حالت دیکھکر اپنے بھائی سلیمان خان ثانی کو تخت نشین کیا اور خود گوشہ نشین ہوا اور بجز سیر و شکار کے اور کوئی کام پسند نہین کرتا

ذکر سلطان سلیمان خان ثانی

یہ سلطان ۱۰۵۲ ہجری مین تولد ہوا اور ۱۰۹۹ ہجری مین تخت نشین ہوا بعد جلوس اس سلطان کے سپاہ خود سر نے سیاوش پاشا کو اوسکے گھر کی دہلیز پر قتل کیا اور تین سو شخص اور بھی مارے گئے فیما بین سرداروں کے بڑی سخت لڑائی ہوئی ہر طرف سے نصاری نے غلبہ کیا اور کوئی دشمن کو نہ ہٹا سکا القصہ بعد ماری جانے سیاوش پاشا کے اوسجگہ اسماعیل پاشا وزیر مقرر ہوا اور بعد تین مہینے کے

معزول

معزول ہوے اوسکے بعد تکفور مصطفے پاشا وزیر ہوا اور اٹھارون ایلول ۱۶۸۸
عیسوی مین والی نمسا نے شہر بلغراد کو لیا ذوالفقار افندی برای وکالت شاہ نمسا کے
طرف روانہ ہوے والی نمسا نے ایلچی سے کہا کہ میرے سامنے مجھکو سجدہ کر سفیر نے
اس بات کو قبول نہ کیا دس مہینے اس رد وبدل سوال وجواب مین گذر گئے سلطان
اسبات سے سخت خفا ہو کر بذات خود والی نمسا کے مقابلے مین آیا بعد جنگ سخت کے
سلطان نے فتح پائی اور اپنے ملک کو کفار کے ہاتہ سے چہڑایا اور ہمراہ کوپرلی
مصطفے پاشا کے کچہ سپاہ دیکر شہر نمسا پر بہیجا جب خزانہ سلطانی خالی دیکہا تمام آلات
طلا و نقرہ کو دار الضرب مین مسکوک کیا اور لشکر پر صرف کیا و آخر بذات خود ایک لاکہہ
سپاہی لیکر دشمن کے ملک پر چڑہ دوڑا اور بضرب شمشیر کئی جگہین فتح کین بلدہ بلغراد
کو اپنے قبضے مین لایا اور بفتح و اقبال داخل قسطنطنیہ ہوے چہبیسوین رمضان ۱۱۰۲
ہجری مین سلطان نے مرض استسقا مین انتقال کیا شوق تعمیر مکانات اور باغات کا
اس سلطان کو نہایت درجہ تھا ہمیشہ اسی کام مین مشغول رہتا تھا فقط

ذکر سلطان احمد خان ثانی

بعد رحلت سلطان سلیمان کے سلطان احمد ثانی مسند نشین ہوا ارکان دولت نے
حیاتی زادہ حکیم باشی کو قید کیا اور کہا کہ یہ شخص بغیر دینے آب ونان کے سلیمان کو
قید کر کے مار ڈالا اور احمد خان ثانی نے کوپرلی مصطفے پاشا کو شاہ نمسا کے مقابلے
پر بہیجا مصطفے پاشا اور نصاری کے ساتہ بڑی جنگ ہوئی مصطفے پاشا نہایت دلاوری
سے اعدا پر حملہ کرتا تھا یکایک ضرب بندوق سے زمین پر گرا اور مرا فوج رومی

ہزیمت کہائی مگر اونہین دو نہین لشکر بحری نصاری پر غالب آگیا اور نصاری مغلوب
ہو گئے علی پاشا کو وزارت دی وہ نہایت بدمزاج اور پر غصہ تہا لوگ متنفر ہوے
سلطان نے اوسکو معزول کر کے جزیرہ قبرس کو بہیجا حاجی علی پاشا والی حلب کو
وزیر مقرر کیا سنہ ۱۱۰۴ ہجری مین بڑی آتش زدگی ہوئی کہ شہر قسطنطنیہ کا بالکل جلگیا
تہا اور حاجی علی پاشا اپنے عہدہ وزارت سے موقوف کیے گئے اور ایک شخص
مسمی مصطفے سلطنت کا وزیر بنا شاہ نمسا نے فرصت پاکر بلدہ بلغراد کو محاصرہ
کیا پانچوین ذیقعدہ سال مذکور کو فوج گران اسلام بول سے روانہ ہوئی شاہ
نمسا نے خبر ورود عساکر سلطانیہ کی پاکر محاصرہ کو اوٹہا لیا اور شاہ لندن و ہولنڈ
نے قیصر روم و والی نمسا سے صلح کروائی اوڑہ محرم سنہ ۱۱۱۱ ہجری مین پھر قسطنطنیہ
مین آگ لگی ایک حصہ شہر کا بالکل خاک سیاہ ہوگیا مصطفے پاشا کو وزارت سے
معزول کیا اوسکی جگہ پر احمد پاشا وزیر مقرر ہوا اس شخص نے بالکل ممانعت کلی کردی
کہ نصاری نے لباس رنگین اور کفش زرد اور کلاہ سمور ہرگز نہین پہننا اور گھوڑے پر
سوار ہونا کالے کپڑے ہمیشہ پہنا کرین اور گدہے پر سواری کرین اسلیے کہ مسلمان اور
کافر مین تفاوت معلوم ہوا کرے بعد چند روز کے احمد پاشا معزول ہوا اور سورملی
علی پاشا والی طرابلس شام خدمت وزارت پر منسوب ہوے دوسری ماہ کانون
سنہ ۱۶۹۹ عیسوی مطابق ۱۲ ماہ جمادی الاخری سنہ ۱۱۱۱ ہجری مین مرض استسقا کے
درمیان احمد خان ثانی کا بھی انتقال ہوا تین برس آٹھ مہینے اس بادشاہ نی سلطنت
کی یہ بادشاہ بڑا فاضل خوشنویس تہا اور سیر و شکار اور راگ
و رنگ کی طرف کمال محبت رکہتا تہا ٭

ذکر سلطان مصطفی خان ثانی

یہ سلطان محمد خان چہارم کا فرزند ہے یہ بادشاہ تخت پر بیٹھتے ہی فرمان جاری کیا کہ بندون کو خدا کے لازم نہین ہے کہ اپنے گھرونمین آرام وعیش کرین کسلیئے کہ دشمن اسلام تمام ملک اسلام کے آس پاس ہوگئے ہین میرے اجداد بھی ہمیشہ جہاد کرتے تھے مین بھی مانند باپ اپنے کے کافرون کے ساتھ مقابلہ کرنے کو چاہتا ہون ای مسلمانون میری اطاعت کرو چنانچہ حسین پاشا کو بعد چند روز کے جہازات جنگی دیکر نصاری کے مقاتلہ کے لیے بھیجا حسین پاشا نے بڑی جرأت سے بحر ابیض مین نصاری پر غالب ہوا اور جزیرۂ سافس کو ہاتھ کیا اور خود لشکر روم کے ہمراہ آکر والی نمسا سے جنگ کی اونکو شکست دی اور اونکی توپخانے اور اکثر قلاع کو اپنے قبضے مین لایا موسم سرما کے درمیان شہر ازون مین اقامت گزین تھا اوایل گرما مین فوج جرار واسطے دفع دشمن والی نمسا کے بھیجی اور فتح پائی اور نصاری کو اکثر اسیر کیا اور توپخانے اونکے بشوکت تمام لیکر داخل قسطنطنیہ ہوا ناگاہ اوس روز خبر آئی کہ مسکوب یعنے روس نے قلعۂ ازوف کو محاصرہ کیا ہے سلطان نے اوسی وقت دفع دشمن کے لیے لشکر جرار تیار کرکے روانہ کیا فوج شاہی نے وہان ایسا محاربہ گرم کیا کہ تیس ہزار روسی مارا گیا اور رومی فتح پاکر پیچھے پھرے من بعد سلطان ایک لاکھ فوج ہمراہ لیکر خود واسطے مقاتلہ والی نمسا کے چلا بعد جنگ سخت وہان سے اپنے دارالسلطنت کو واپس آیا پھر یہ خبر سنی کہ والی نمسا کچھ فوج جمع کررہا ہے سلطان بذات خود روانہ ہوا اور الماس پاشا کو اوسپر آگے روانہ کیا الماس پاشا نے

جنگ مین انتقال کیا شاہ لندن وہولنڈ درمیان مین آکر ۲۶ رجب سنہ ۱۱۱۰ ہجری مطابق ۲۶ کانون دوم سنہ ۱۶۹۹ عیسوی سلطان اور شاہ نمسا سے صلح کروادی سلطان ینشہر اورنہ کو آیا چند روز سیر وشکار کرکے قسطنطنیہ مین داخل ہوا سرداران فوج صلح کرنے سے سلطان کے شاہ نمسا کے ساتھ ناراض ہوے اور سلطان سے باغی ہوے اس سلطان نے جب یہ رنگ سلطنت کا بدلا دیکھا اوسیوقت اپنے بھائی احمد خان کو تخت سلطنت اور تاج سپرد کیا اور خود ترک سلطنت کرکے اپنی جان اعدا سے بچالی

ذکر سلطان احمد خان ثالث

عمر اس سلطان کی تیس برس کی تھی جب تخت سلطنت پر بیٹھا اور بڑا سردار فیض اللہ افندی شیخ الاسلام کو قتل کیا اور بعضے مفسدین سلطنت کو مارا اور بعضون کو معزول کیا مدت قلیل مین چند پاشا کو وزیر بنایا جسکو ناکارہ دیکھتا اوسکو موقوف کرتا تھا آخرش علی پاشا کو وزیر مستقل کیا اور سنہ ۱۱۱۵ ہجری مین نصاری پر جہاد کیا اور انکو مغلوب کیا اور سنہ ۱۱۲۱ ہجری مین شاہان نصاری کے درمیان سخت لڑائی ہوئی بطرس شاہ مسکوب کارلوس شاہ سوئیڈن پر غالب آیا کارلوس نے سلطان کے یہان آکر پناہ لی شاہ مسکوب (یعنی روس) نے سلطان کو واسطے پناہ نہ دینے کارلوس کے لکھا محمد پاشا بحکم سلطان واسطے تادیب اور تنبیہ شاہ مسکوب کے چلا اور لڑائی کرکے غالب ہوگیا اور پھر صلح کرکے وہان سے پیچھے آیا سلطان کو صلح منظور نہوئی محمد پاشا کو معزول کیا اور اوسکی جای پر یوسف پاشا منصوب ہوا آخر سنہ ۱۷۱۶ عیسوی مین ایک صلحنامہ قیصر روم اور شاہ مسکوب کے ساتھ ۲۵ سال کے لیے لکھا قیصر پاشا یوسف سے

بھی ناراض ہوکر معزول کیا سلیمان پاشا کو وزیر مقرر کیا اور فرمان دیا کہ کارلوس کو
اوسکے ملک مین پونہچا وا ور اوسکے مصارف کو خزانہ شاہی سے دیو کارلوس نے
دس لاکھہ روپیہ طلب کیا روپیہ خزانہ شاہی سے دیے گئے پھر گیارہ لاکھہ روپیہ
اور مانگے سلیمان پاشا خفا ہوکر اپنے لشکر کو حکم کیا کہ کارلوس کو جبراً ملک قیصری
نکالدو اوسوقت کارلوس کے پاس بھی تین سو جوان پیادہ تھے چھبیس ہزار فوج
روم کے ساتھ ان قلیل سپاہیون نے مقابلہ کیا اور کارلوس گرفتار ہوا سلیمان نے
اوسکو قلعہ رمیدطاش مین قید رکھا بعد چند روز کے شہر دیموتیکا کو بھیجدیا سلطان
اوسکے خرچ کے لیے دو ماہیہ معین کیا اور سلیمان پاشا کو اس قصور سے کہ اوسنے
بی حکم زیادتی کی تھی موقوف کیا اور ابراہیم پاشا کو اوسکی جگہہ مقرر کیا بعد اکیس روز
ابراہیم پاشا کو بھی معزول کرکے اوسکی جگہہ پر علی پاشا کو مامور کیا کارلوس
حسب الطلب اپنی ہمشیرہ کے عازم سوید ہوا قیصر نے بعزت تمام اوسکو اجازت دی
اور اوسکے ہمراہ چھہ سو چاوش دیے اور آٹھہ گھوڑے بازین مرصع و قبا و شمشیر
جواہر نگار اوسکو عطا کی بارھوین ماہ تشرین اول ۱۲۶۱ ہجری کو رخصت کیا کارلوس
بھی نہایت مشکور منت ہوکے اپنے ملک کو آیا اور ۱۲۷۱ ہجری مین فوج شاہی
اکثر بلاد و جزائر بنا دقیہ پر فتحیاب ہوئی والی نمسا نے پھر عہد شکنی کی اور لشکر سلطانی
کے ساتھ لڑائی کی علی پاشا اگیا فوج نے شکست کھائی خلیل پاشا والی بغداد
وزیر مقرر ہوا قسطنطنیہ سے سرعسکر کو آیا وہان سے بلغراد کو پونہچا اور سیاہ
نمسا سے لڑائی کی وہان ہزیمت پائی اس سبب سے معزول کیا گیا اسکی جای
محمد پاشا وزیر ہوے بعد آٹھہ مہینے کے یہ بھی موقوف ہوا ابراہیم پاشا کا داماد اوسکے

جای پر مقرر ہوا اکیسوین ماہ تموز ۱۷۱۸ عیسوی مین والی نمسا سے صلح کی سلطان احمد خان
کے عہد سلطنت مین اکیسو چالیس بار شہر قسطنطنیہ مین آگ لگی اور بہت سے مکانات
وعمارات بڑے بڑے جلکر خاک سیاہ ہو گیئے اور شاہ مسکوب اور والی بولونیا سے
بھی صلح ہوئی پھر لشکر سلطانی نے ملک عجم کیطرف کوچ کیا اور غاونداور تبریز تک
پونہچا شاہ عجم نے صلح کا پیغام کیا سلطان نے قبول کیا اور کہا اس شرط پر صلح ہوگی
کہ جو ملک روم سے لیا گیا ہے واپس ہمین ملجاوے اسی گفتگو مین صلح کے تھے
کہ شاہ ایران نے انتقال کیا اور اوسکا فرزند طہماسب ثانی تخت نشین سلطنت ہوا
نادر شاہ سپہ سالار فوج ایران نے تبریز مین آکر فوج روم سے مقابلہ کیا اور لشکر
روم کو شکست دی سلطان نے دوسرا لشکر ایران کے لیئے تیار کیا یکایک فوج
سلطانی مین فساد برپا ہوا ابراہیم پاشا مارا گیا اور ماہ محرم ۱۱۳۳ ہجری مین سپاہ
خیرہ سر نے احمد خان کو تخت سے اوتارا اور اوسکی جگہہ پر محمود کو تخت پر بٹھلایا ؛

ذکر سلطان محمود اول [۲۴]

یہ سلطان ۱۱۰۸ ہجری مین تولد ہوا جسوقت اس سلطان نے چار بالش قیصری پر اجلاس کیا
بلوائے عظیم فوج مین شروع تھا قریب چھہ ہزار سپاہی اور چند پاشا اسی فتنہ مین
مارے گئے آخرش ابراہیم پاشا والی حلب وزیر مقرر ہوا اور بعض سرکشون کو اوسنی
قتل کیا اور بعضون کو معزول کیا اور بعد چند روز کے خود بھی وزارت سے معزول
ہوگیا عثمان پاشا وزیر ہوا براہ دریا مصر کو روانہ ہوا جہازات جنگی شاہ اسپین کے
حملہ آور ہوے اور مراکب قیصری کو درہم برہم کیا اور جہازات گرفتار کرکے شہر مالطہ

مین لائے جب مالطہ کے لنگرگاہ مین پونہچے تمام لوگ شہر کے باری خوشی کے
دیکھنی کو آئے ایک شخص بنام فرانسیس اربوذ جو مالطہ مین رہتا تھا جہازات قیصری پر
سیر کرتا ہوا گذرا کسی ایک جہاز مین عثمان پاشا کو بی توشہ مجروح پایا حکام اسپین کو
کچھ زر دیکر عثمان کو لیا اور اپنے گھر لاکر علاج کیا جب وہ پاشا اچھا ہوا تب مصر مین
لیگیا اور وہان سے قسطنطنیہ کو روانہ ہوا عثمان پاشا بغایت ممنون ہوا اوسکو بہت سا
زر نقد عطا کیا ۱۷۳۳ عیسوی مین عثمان پاشا لشکر ہمراہ لے عجم کیطرف راہی ہوا بغداد
کیطرف مین طہماسپ ثانی والی عجم کے لشکر کو ہزیمت دی اور گردستان تک فتح کرکے
واپس پھرا پھر سلطان محمود نے احمد شاہ اور عارف پاشا اور ابراہیم پاشا اور رستم
پاشا کو افواج جنگی کے ہمراہ ایران پر بھیجا جب یہ لشکر وہان پونہچا بڑی لڑائی
ہوئی مقام کرمان شاہ و سنا اردلان اور ہمدان وغیرہ پر فتحیاب ہوے طہماسپ
ثانی چالیس ہزار فوج کے ساتھ لشکر سلطانی کا مقابل ہوا شکست کہائی فوج روم آگی
بڑہی اور کاشان کو تاراج کیا طہماسپ ثانی نے یہ دیکہکر اپنا ایلچی صلح کے لیئے
احمد پاشا کے پاس بھیجا نادرشاہ جو اوس زمانے مین حاکم سیستان تھا طہماسپ ثانی
کو تخت سلطنت سے اوتار کر اوسکے لڑکے عباس ثالث کو تخت سلطنت پر برای نام
بٹہلایا اور قیصر کو لکھا کہ جتنے ملک بلاد ایران کے تمہارے قبضے مین آئے ہین
اوس سے دست بردار ہو جاو ورنہ مجھسے اب لڑو قبل از وصول جواب لشکر ایران نے
متصل بغداد کے پہونچکر لشکر سلطانی کو تہ و بالا کر دیا اور دجلہ سے اوتر کر بغداد کا
بھی محاصرہ کیا قیصر نے عثمان پاشا کو اسی ہزار فوج دیکر روانہ کیا فوج روم آنی کے
قبل چہٹی صفر ۱۱۴۶ ہجری کو لشکر ایرانی کنارہ دریای دجلہ صف آرا ہوا نو ساعت

تک خوب لڑائی فیما بین ہوئی لشکر سلطانی فتحیاب ہوا اور نادرشاہ وہان سے فرار
ہوا محاصرہ بغداد کا نکل گیا یہ خبر جب قیصر روم کو پہنچی تین روز شہر قسطنطنیہ مین روشنی
ہوئی اور قصر سلطانی مین خوشی کے شادیانے بجنے لگے نادرشاہ نے پھر فوج جمع
کرکے تین مہینے کے بعد لشکر سلطانی کا مقابلہ کیا اور پہلی اور دوسری لڑائی مین لشکر
رومی غالب رہا اور تیسری لڑائی مین لشکر رومی نے بڑی شکست فاش کھائی اور توپال
پاشا میدان جنگ مین مارا گیا قیصر نے جب یہ خبر سنی بہت افسوس کیا محمد پاشا کو
روانہ کیا اور حلب اور دہر جانے کا حکم دیا اسی تردد مین سلطان تھا کہ چھٹی صفر ۱۱۴۹ھ
کو مسکوب کے ساتہ بھی لشکر سلطانی کا مقابلہ ہوا نادرشاہ پی در پی لشکر روم پر فتحیاب
ہوتا چلا شہر کرکوک کو فتح کیا سلطان محمود نے بجز صلح کے علاج نہ دیکھا صلح کی اور
جو سرحد روم و ایران سلطان مراد چہارم نے مقرر کی تھی وہی رہی اور اسی طرح مسکوب کے
ساتہ بھی صلح کی کہ اوسکے جہازات بحر اسود مین نہ آنے پاوین اور جو شہر کہ مسکوب نے
لیا ہے واپس دین اور قلعہ ازوف کو اپنے ہاتہ سے منہدم کردے اور تمام نصاری
کے بموجب تجارت کے واسطے روم مین آمد و رفت رکہے اور یہ اقرارنامہ شہر بلغراد مین
دونون سلطنت کے وکلا کے درمیان تحریر ہوا اور شاہ نمسا کے ساتہ بھی کتنی مرتبہ
لڑائی ہوئی آخرش صلحنامہ ہوا اور فرانسیس کے ساتہ بھی ستائیس برس کے لیے صلحنامہ
ہوا اور بیسوین ماہ کانون دوم ۱۷۴۰ عیسوی مین شاہ سوید کے ساتہ بھی صلح ہوئی اور
۱۷۴۶ عیسوی مین عبدالوہاب و امیر سعود نے ملک عرب مین بڑا فتنہ کیا تھا اور
حرمین شریفین مین بھی بڑا فساد ہوا تھا بائیسوین صفر ۱۱۶۷ ہجری مین اس سلطان نے
رحلت فرمائی ٭

ذکر سلطان عثمان خان ثالث ۲۵

عثمان خان ثالث سلطان مصطفے خان ثانی کا لڑکا ہے اور محمود اول کا بھائی ہوتا ہے
یہ سنہ ۱۱۱۲ ہجری مین تولد ہوا اور قید خانے مین پڑا رہا تھا سنہ ۱۱۶۷ ہجری مین تخت
سلطنت پر جلوس کیا ہمیشہ گوشہ نشینی مین رہتا سعید افندی کو اسنے وزیر بنایا
اور افواج سلطانی کے سرداروں سے ڈرتا مبادا اولاد سلطان احمد خان ثالث کو تخت شاہی
پر نہ بٹھاوین اسی سبب سے اس سلطان نے محمد اور بایزید اور بوآر خان کو قتل کیا اور
سنہ ۱۱۶۹ ہجری مین اس سلطان کے عہد دولت مین دوثلث شہر قسطنطنیہ کا جلگیا اور
سنہ ۱۱۷۱ ہجری مین سعید افندی کو موقوف کیا محمد راغب پاشا کو وزیر بنایا اور اوسی
ایام مین پندرہوین صفر سنہ ۱۱۷۱ ہجری کو تین برس سلطنت کرکے جامع عثمانی کو
جسکی محمود اول نے بناڈالی تھی تمام کیا اور خود وفات پائی

ذکر سلطان مصطفے خان ثالث ۲۶

اس سلطان نے تخت سلطنت پر جلوس فرماکر اپنے وزیر راغب پاشا کے ساتھ
اپنی بہن صالحہ سلطان کا عقد کیا یہ وزیر بڑا صاحب دستور تھا ہمیشہ جہاد کرنے کا
ارادہ رکھتا مگر عمر نے وفا نہ کی جلد انتقال کیا اوسکی جگہہ پر حمزہ پاشا وزیر ہوا بعد
چھہ مہینے کے یہ وزیر بھی کسی سبب سے معزول ہوا اور اوسکی جاہی مصطفے پاشا وزیر
ہوا یہ بھی ڈیڑھ برس اپنی وزارت پر قایم رہکر کسی افعال شنیعہ کے سبب معزول ہوا
اسکی جگہہ پر محسن زادہ محمد پاشا وزیر ہوا بعد تین مہینے کے یہ بھی موقوف ہوا اسکی جگہہ

پر حمزہ پاشا وزیر ہوا اسی مدت عزل و نصب مین ۱۱۸۳ ہجری تک چند بار مسکوب کے ساتھ جنگ ہوئی آخری بار سلطان فتحیاب ہو کر تو نچانہ روس کا لیکر قسطنطنیہ کو آیا اور پانچوین ذیقعدہ ۱۱۸۷ ہجری مطابق ۲۲ کانون دوم ۱۷۷۴ عیسوی کو رحلت فرمائی

ذکر سلطان عبدالحمید خان اول

یہ بادشاہ سلطان مصطفے خان ثالث کا بھائی اور سلطان احمد سوم کا فرزند ہے ولادت اسکی ۱۱۳۷ ہجری مین ہوئی اور جلوس اسکا تخت سلطنت پر ۱۱۸۷ ہجری مین ہوا یہ سلطان نہایت صلح پسند تھا ۱۲ ماہ تموز ۱۱۸۷ ہجری مطابق ۱۷۷۴ عیسوی مین شاہان نصاری سے صلح کی اسلیے کہ بسبب ہونے پے در پے لڑائیون کے سلطنت مین ضعف آگیا تھا اور ملک بھی سپاہی اور افسرون کی سرکشی سے تباہ ہو گیا تھا اور پھر اس سلطان نے حسین پاشا کو واسطے تادیب سرکشان عرب کے بھیجا تمام سرکش اور باغی تابعدار ہوے اور ملک مین بڑا امن ہو گیا مگر روس والی نمسا نے باہم اتفاق کر کے سرکشی کی یوسف پاشا اور علی پاشا کو اونکے مقابلے مین جانے کی رخصت ملی یوسف پاشا نے عساکر نمسا کے ساتھ خوب مقابلہ کیا اور قلعہ شیش وغیرہ کو قبضہ کر لیا و شاہین علی پاشا نے روس کے لشکر کے ساتھ بڑی معقول تدبیر سے مقابلہ کیا اور اوسکے لشکر کو ہزیمت دی سلطان ۶۴ برس کی عمر مین ۱۲۰۳ ہجری کے درمیان انتقال کیا سولہ برس فرمانروائی کرتا رہا یہ

سلطان نہایت حلیم الطبع اور اہل اسلام سے نہایت محبت رکھتا

ذکر سلطان سلیم خان ثالث

یہ بادشاہ ۱۱۷۵ھ ہجری مین تولد ہوا اور ۱۲۰۳ھ ہجری مطابق ۱۷۸۹ عیسوی مین تخت حکومت پر جلوس کیا فوج بری اور بحری کو نہایت آراستہ کیا مدت قلیل مین ایک لاکھ پچاس ہزار فوج جرار تیار کی شاہ نمسا یعنی اسٹریا اور مسکوب یعنی روسیہ مقابلہ پر میدان جنگ مین آئے دو مہینے تک سخت مقابلہ ہوتا رہا آخرش چوتھی ماہ آب ۱۷۹۱ عیسوی مین سپہ سالار روس کے ساتھ صلح ہوئی مگر ملکہ مسکوب کا ترنیا نام کہ جسنے اپنے شوہر لطبرس سوم کو مروا کے تخت سلطنت پر بیٹھی تھی قبول نہ کیا اور لشکر جرار اسماعیل کے قلعی پر بھجوایا قلعے مین تیس ہزار فوج رومی تھی جسوقت فوج روس قلعے پر حملہ آور ہوئی اوسوقت لشکر روس کے آدمی توپ اور بندوق سے اتنے مارے کہ قلعے کی خندق تمام لاشون سے پر ہوگئی اور سپاہ روسی بیشمار تھی اسلیے اپنی جوانمردی سے قلعے پر چڑہ آئے تین دن تک قلعے کے درمیان خوب لڑائی ہوتی رہی کہ تمام قلعے کی زمین خون سے کیچڑ بن گئی اوسوقت عورت اور بچون نے بھی قلعے کے جوانمردی دکہلائی اور تمام مارے گیے بغیر ایک شخص کے کہ وہ اس معرکہ کی خبر قسطنطنیہ کو لیجانے کے واسطے چلا گیا تھا روسیون نے اپنا عمل قلعے مین کیا لشکر قیصر نے جب یہ خبر سنی مثل دریا بکمال غضب موج در موج جمع ہوے اور سلطان سے وہان جانے کی اجازت مانگی لیکن اوسی روز ۱۲۰۴ھ ہجری مین شاہ انگریز اور پروشیہ درمیان مین ہوکر صلح کروادی یوسف پاشا اپنی وزارت کے عہدے سے معزول ہوا اور محمد پاشا جو چھیاسی برس کی عمر کا تھا اوسکو وزیر بنایا

اور کاترینا ملکہ روس اپنی دارالسلطنت مین چلی گئی اسکے بعد بوناپاٹ شاہ فرانس
نے انگریزون سے سخت لڑائی کی اور سلطان کے ساتھ سلسلہ محبت کو بڑہایا سلطان
سلیم نے قواعد جنگ مخترعۂ نصاری کے پسند کیے اور چاہا کہ اپنے لشکر کو بھی یہ
قواعد سکھلائی جاوے بعضے لوگون کو شاہ فرانسیس نے ترکون کو قواعد سکھلانے
کے لیے بھیجدیا مگر سپاہ قوم ینیک چری نے اس قواعد کو ناپسند کیا اور عدول
حکمی کی بالجملہ مسمی آورخان نے سنہ ۱۲۰۶ ہجری مین لشکر نظام (یعنی لشکر قواعدان)
قسطنطنیہ مین آراستہ کی اور سلطان اس فکر مین تھا کہ قوم ینیک چری کو اونکی عدول
حکمی کی کچھ سزا دیوے جب سردارون نے قوم ینیک چری کے فوج جدید کی
آراستگی کو مثل فوج فرنگیون کے قواعدان دیکھا بہت خفا ہوے اور فتنۂ
عظیم برپا کیا سلطان نے پچیس برس کی عمر کے جوان کو نوکر رکھنا شروع کیا
ہر روز فوج کو ترقی دیتا تھا دو ہزار فوج قواعدان زیر حکم مسعود آغا قسطنطنیہ
مین مکمل ہوئی اور اوسی فوج نے جنگ عکہ مین اپنی جوانمردی بھی دکھلائی تھی اور
سولہ ہزار فوج نظام شہر قرمان مین زیر فرمان قاضی پاشا مقرر ہوئی سلطان نے
قاضی پاشا کو مع فوج نظام اسلام بول مین طلب کیا قاضی مع فوج وہان سے
راہی ہوا ایک شب کو دشمن قاضی بارادہ قتل خیمے مین چلا آیا قاضی نہایت شجاع
تھا دشمن کو قتل کیا اور جب دارالسلطنت کے متصل پونہچا فوج ینیک چری یعنی نومسلم
نے خبر پاکر شہر مین شور و غوغا مچایا اور چند مکانون مین آگ دی اور قہوہ خانون اور
مسجدون مین فوج در فوج جمع ہوے اور ارکان سلطنت کو فحش گالیان دینے لگے
اور کفر والحاد و نصرانیت سے بھی منسوب کرنے لگے سلطان نے مجبور ہوکر قوم ینیکچری کی

تشفی کی اور قاضی نے پاشا کو فرمایا کہ اپنی فوج کے ساتھ تم واپس جاو بعد اس سانحہ
کے شاہ فرانس بونا پاٹ نے اپنے شہر سے ایک شخص کو جو فنون قواعد سپاہ
مین خوب ماہر تھا سلطان کے پاس بطریق دوستانہ بھیجا اور لکھا کہ تمہارا دوست
سید ا دوست ہے اور تمہارا دشمن میرا دشمن ہے چند معلمین ماہرین فن کو واسطے
تعلیم دینے فوج بری اور بحری کے آپکی پاس بھیجتا ہون کہ انگریز اور روس کو بوغار
استنبول سے اور نہر طونا سے مجال عبور کی نہ ہے روس نے یہ حال دیکھکر سلطان پر
لشکر کشی کی قوم انگریز جو بونا پاٹ سے نہایت تنگ بجان آئے تھے اور چاہتے تھے
کہ سلطان اونہون سے دوستی کو توڑ دے مگر سلطان کبھی انگریزون کے مکر و فریب
مین نہ آیا اور سلام بول کو توپون اور سامان جنگ و جہازات جنگی سے خوب
مضبوط رکھا سفیر انگریز مایوس ہوکر وہان سے چلدیا اور بحکم بادشاہ اپنے کے
سلطان کی حالت غفلت مین اسکندریہ پر قابض ہوا فوراً محمد علی پاشا حاکم مصر نے یہ
خبر سنکر لشکر کشی کی اور انگریزون کو مار کر اسکندریہ کو اپنے قبضے مین لایا انگریزون
نے پھر دوستی پیدا کی اور بواسطہ روس کے سلطان سے صلح کی بعد اس واردات کے
محمد علی پاشا کو سلطان نے وزارت سے معزول کیا اور عزت پاشا کو اوسکی جگہ پر قایم
کیا بعد تین سال کے عزت پاشا کو بھی خانہ نشین کیا اور یوسف پاشا کو وزیر بنایا
بعد چھ مہینے کے اوسکو بھی معزول کرکے حافظ اسماعیل پاشا کو وزیر بنایا اور ایک
برس کے بعد حافظ پاشا کو بھی رخصت دی اور اوسکی جگہ حلمی ابراہیم پاشا کو وزیر مقرر
کیا ۱۲۵۱ ہجری مین سلطان اپنے ملک کی ترقی اور فوج کی ترتیب مین متوجہ ہوے
اور قلعہ بوغانہ قسطنطنیہ مین طرف بحر اسود کے ایک گروہ قبائل سپاہ ینکچری سے

جو فوج یمق سے مشہور تھے افسر اس فوج کا مصطفے قیقچی اوغلی نام تھا اس فوج نے
بمعائنہ توجہ خاطر سلطان فوج جدید نظام کو طرف باغی ہوے اور سپاہ یمق کے ہمراہ
برائے استیصال پاشایان و سرداران کہ اونہون کی صلاح سے فوج قواعدان
ملازم تھی قسطنطنیہ مین آئے اور سالار لشکر قوم نیکچری نے مصطفے قیقچی کو لکھا
کہ ہم بکیتاش ولی کے مرید ہین ہمکو مددگار اپنا جانو اور ہم بھی اپنی دلی خواہش
رکھتے ہین کہ آئین دین مضبوط ہووے اور نظامی فوج معدوم ہوجاوے
اور وزرای فجار اور امرای نابکار فی النار ہون یہ شخص چاہتے ہین کہ ہمارا
نفقہ چھین لیوین اور لشکر جدید نظام کو دیوین القصہ اسی سبب سے بلوای عظیم برپا
ہوا آٹھ سو نیکچری گروہ یمق کے ہمراہ معسکر بحری پر حملہ آور ہوے اونہین سپاہ بحری
اپنی سرحد مین مانع دخول تھی باغیون نے باواز بلند کہا کہ سپاہ دریائی جانو اور
آگاہ ہوجاو کہ چند روز مین تمہارے سردار کفار فجار ہوجاوین گے ہم بپاس سلام
تمہارے پاس آئے ہین تم ہمارے ساتھ غارت کرنے مین شامل ہو تاکہ قدیم کی
روش ہم تم قایم رکھین اور اسی طرح ہمراہ قیقچی گروہ کے توپخانے پر گئے اہل
توپخانہ بھی دروازہ بند کرنے لگے قیقچی نے کہا ای ہمارے بھائیو کسواسطے
تم ہمسے علیحدہ ہوتے ہو ہم تم کو بکتاش ولی کے قسم دیتے ہین کہ تم ہمارے حال
کے شریک ہوجاو اور دین نبی کی حمایت کرو اگر تم ہمارے شریک نہوگے تو
جنت تم پر حرام ہوگی خلاصہ کلام بعد گفتگو کے سپاہ بحری اور توپخانہ انہون کے
شامل ہوا سپاہیان نو نے جب یہ خبر پائی اپنی زندگی سے ہاتھ دھو کر اپنے
مکانات کا محافظہ کرنے لگے اور باغیان فوج در فوج ایک میدان شہر کی درمیان

جمع ہوے اور جنگ کا بگل پھونکا شہر مین تہلکہ پڑگیا تمام دوکانین اور مکانات
بند ہوگئے ہر شخص اسی فکر مین متحیر تہا اور سلطان بھی متعجب خاموش فکر مین بیٹھا تہا
قیقچی نے سپاہ سے کہا ای ہمارے دوست اسوقت ہمارے دشمن مقہور ہو جاوین
اور ظہور ہمکا خدا کی جانب سے ہے اور ہمیشہ قلع و قمع تیار کرین گے اور مملکت عثمان
لو سے اس شجر ملعونہ کی بیخ اوکھاڑین گے جو سبب خرابی نیکچری کا ہے حکام خدا فراموش
نے اہل اسلام کو لباس نصارے دیکر مشابہ کفار بنایا ہے اور دین مین فتنہ برپا کیا ہی
سپاہیان نظام جدید اس باب مین بے قصور ہین اونسے مخاصمت جائز نہین بادشاہان
خبیث باطن اور امرایان نجس طینت کو پہلے مارنا چاہیے کہ اونہون نے اذوقہ نیکچری
مین جو دولت عثمانیہ کے ستون ہین خلل ڈالا ہے اونسے جلد بدلہ لینا چاہیے پھر ایک
نے جیب سے کاغذ نکالا اور پڑہا کہ فلان فلان کو یہان لاکر گردن مارو جوق جوق سپاہ
مکانون پر دوڑے اور ہر جا بگیر و بہ بند و بکش کی صدا جاری ہوگئی بعضے قتل
ہوے اور بعضے بھاگ بھاگ کر نصارے اور یہودیون کے گھر مین جا چہپے اور بعضے
زندہ باغیون کے ہاتھ مین گرفتار ہوے تین روز تک شہر مین یہ حال ہوتا رہا
ویا قیامت برپا ہوگئی ستر سردار نامی کی نعش بے گور و کفن مثل ابراہیم نسیم افندی
وحاجی ابراہیم افندی وصافی افندی واحمد افندی وغیرہ میدان مین پڑی رہی
اور ہر بازار مین اور کوچے مین زخمی مردے خستہ پڑے تھے جب قیقچی نے
سرداران سپہ سے خاطر جمعی کی سبتان چی باشی سلطان کے ہمنشین کو واسطے قتل
کرنے کے طلب کیا سلطان نے اوسکے دینے مین کچہ تامل کیا بستانچی نے دیکہا
کہ اگر ذرا بھی توقف ہوگا دشمن آکر محل شاہی کو تاخت و تاراج کرین گے اور سلطان کو

بھی مارڈالین گے سبب خیر خواہی سلطان کے پانون پر گر پڑا اور کہا کہ مین نے اپنی
جان تیرے پانون پر فدا کی مجھکو اونکے حوالے کرو کہ آتش فتنہ بجھی اور مین بھی مشرف
بشہادت ہون سلطان نے بچشم نمناک و سینہ چاک جلاد کی طرف اشارہ کیا جلاد نے
بستانچی کو قتل کرکے بالای بام سے مجمع عام باغیان مین ڈالا باغیون نے اوسکی
نعش کو وہان سے لیجاکے اون سرداروں مقتول کے برابر پھینک دیا اور خوشی کے
پھر موسے پاشا اور مفتے عطاء اللہ افندی شیخ الاسلام جو باغیون کے ساتھ شامل تھے
اونھون نے نیک چری اور یمق کے سرداروں سے کہا کہ اب اس بادشاہ کا تخت پر
قائم رکھنا نہ چاہیے کیلیے کہ اب یہ ہمارا دشمن جانی ہوگیا ہے جب قابو پاویگا ہمکو قتل
کریگا قیقچی فی الفور میدان مین گیا جہان وہ لاشین مردہ سرداروں کی پڑی تھین انگشت
سے اشارہ کرکے بآواز بلند سپاہ سے مخاطب ہوا کہ ای گروہ دشمنان تم قتل ہوے
اب تمکو تسکین ہوئی یا نہین اور سلطان نے بھی ہمسے وعدہ واسطے موقوف کرنے فوج
جدید کے کیا ہے پس پھر ہمکو کیا خطرہ ہے اور آہستہ زبان سے کہا کہ یہ بادشاہ ہمارا
دشمن ہے کبھو راضی نہ ہوویگا مین مفتی سے فتوی لیون سپاہ نے مفتی سے کہا کہ
جو بادشاہ خلاف قرآن کام کرے اوسکو شاہی کرنا درست ہے یا نہین مفتی نے کہا
ہرگز درست نہین قیقچی نے جواب سنتے ہی اعلام کیا تمام سپاہ نے پکارا کہ بادشاہ
بے دین کو تخت سے اوٹھاو اور مصطفے کو قید خانے سے نکالکر تخت سلطنت پر
بٹھلاو مفتے اپنے دلمین بہت خوش ہوا اور بظاہر افسوس کیا کہ سلطان نے خود کو فراموش
کیا کہ مین امیر المومنین ہون اور اسلام کی کچھ بزرگی نہ کی اور سپاہ اسلام کو کافر کا لباس
پہنایا آخر بقہر الہی بلا مین گرفتار ہوا قیقچی نے مفتی سے کہا کہ تم محل شاہی مین جاو اور

بے جدال و قتال سلطان کو معزول کرو مفتی سلطان کے پاس جاکر آداب کھڑا ہوا اور
کہا ای سلطان مین نے تجھکو بارہا نصیحت کی ہے مگر فائدہ نکیا اب سپاہ ینکچری نے سلطان
مصطفے تمہارے چچا کے فرزند کو سلطان مقرر کیا سلطان نے یہ بات سنکر کچھ جواب نہ دیا
اور تخت سے اوترکر اپنے قدیم مکان مین جہان اٹھائیس برس گوشہ نشینی کی تھی تن تنہا
چلا آیا اثنائے راہ مین مصطفے سے دوچار ہوا جو تخت پر بیٹھنے کو جاتا تھا سلیم خان نے
کہا ای میرے بھائی واسطے انتظام ملک کے مین نے فوج قدیم کو ناپسند کرکے
اوسکے مقابلہ مین فوج جدید بقواعد نصاریٰ تیار کی تھی سپاہ قدیم نے یہ خبر سنکر
فساد کیا اور مجھکو تخت پر سے اوتارا اور تجھکو بٹھلاتے ہین مین اب جاتا ہون اپنے
قدیم گھر مین زندگی بسر کرونگا تو تخت پر جلوس فرما ہو اور حکمت عملی سے سلطنت کی
تدبیر کیا کر مصطفے نے باتین سلیم کی سنکر روانہ ہوا اور ایوان شاہی مین آیا اور سلیم اپنے
محل قدیم مین جہان شہزادون کو نظر بند رکھنے کے لیے مکان تھا گیا محمود برادر
مصطفے و سلیم دونون نے معانقہ کیا اور بہت سا روئے اور ہر ایک کی صحبت کو غنیمت
جانکر عمر بسر کی اس سلطان کے زمانے مین یہ بھی ایک عجیب حادثہ گذرا ہے کہ عبدالعزیز
بن عبدالوہاب نجدی جو بڑا مردود قرن شیطان فرقۂ وہابیہ کا جانشین تھا اور اوسنے
اپنے باپ عبدالوہاب نجدی کے عقاید پر قدم رکھکے اکثر لوگون کو عرب کے بہکایا
اور اپنا مرید و معتقد کیا ۱۸۰۳ عیسوی مین فوج سلطانی کے ہاتھ سے مارا گیا پھر اوسکا فرزند
مسعود جو وہابیہ مذہب کے مسائل کے رواج دینے والون مین بڑا مشہور تھا اوسکا
قایم مقام ہوا اوسکی فوج تمام ملک عرب مین پھیل گئی گنبدون مسجدون کو گروایا اسنے
ستائیسوین اپریل ۱۸۰۳ عیسوی مین مکہ فتح کیا سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے آل و

اصحاب کے مزارون پر جو گنبد تھے توڑے یہانتک کہ حضرت خدیجہ کبریٰ رضی اللہ
عنہا وغیرہ کے گنبد کو بھی نہ چھوڑا اور حرم محترم کے خزانے کو لوٹ لیا اور اس مردود
نے قیصر روم کے نام ایک خط لکھا اوسکا مضمون یہ ہے کہ ہم چوتھی محرم ۱۲۱۸ھ ہجری
کو مکہ معظمہ مین داخل ہوے اور تمامی گنبد جنکی پرستش مثل بتون کے ہوتی تھی گرادیے
اور تمامی محصولات جو سیکڑا اڑہائی سے بڑہتے تھے معاف کیے گئے اور جو قاضی سابق
سے مقرر تھا بدستور بحال رہا چاہیے کہ آیندہ بادشاہان مصر و شام کو حکم ہو کہ محمل
بندہے ہوے طنبور بجاتے ہوے مکہ مین داخل نہ ہون کیونکہ دین کو ان چیزون سے
کچہ واسطہ نہین اور چاہیے کہ ہمارے تمہارے درمیان معاملہ صلح کا رہے والسلام
علیک مرقوم دسوین محرم ۱۲۱۸ھ ہجری مطابق تیسری ماہ مئی ۱۸۰۳ عیسوی بعد دوسرے
سال اس مردود نے مدینہ منورہ پر بھی فتح پائی اور وہان کے گنبدون کے ساتھہ بھی
وہی معاملہ پیش ہوا اور توڑنے کے وقت کہتے تہے ای اللہ رحمت کران توڑنے
والون پر اور کچہ رحمت نکرانکی بنانے والون پر اس بات کو جب مسلمان نے سنا دلریش
ہوا پھر سعود کا حکم ہوا کہ گنبد شریف جو مزار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ہے توڑا جاوے
لیکن چونکہ مضبوط تھا اور حراست ایزدی اوسکی حامی تھی اونکے توڑنے سے نہ ٹوٹا اور
کئی آدمی گر کر مرگئے اور اسکے قبل امام حسین علیہ السلام کا گنبد جو کربلاے معلے مین آپکے
مرقد پر تھا توڑا ہتک مین اولیاون کے کوئی دقیقہ باقی نہ چھوڑا آخرش محمد علی پاشاوالی
مصر ۱۸۱۱ عیسوی مین عربستان کی تسخیر کی طرف متوجہ ہوا بعد نصرت کے وہابی شیطانون کے
اتنے کان کاٹے کہ تین تھیلے بھر کے قسطنطنیہ کو روانہ کیے اور بلاد معظمہ مقدسہ مثل
مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کو اونکے قبضہ سے نکال لیا پھر بدستور انہین شہرون کو روم کی ریاستین

شریک کیا پس اس فتح نمایان سے روم کی سلطنت مین بڑی دھوم دھام ہوئی جب تک
سعود زندہ رہا باوصف ظہور شکست فاحش کے اپنی جہالت سے لڑتا رہا آخر خش مرگیا
اسکے بعد لوگون نے عبداللہ بن مسعود کو اپنا امام بنایا مگر بعض بعض نے اس سے انکار کیا
ترسم پاشا بن محمد علی پاشا مصر نے عبداللہ کو شکست فاش دیکے قید کرلیا اور بیڑیان
پہنا کر دار السلطنت قسطنطنیہ کو روانہ کیا وہان اسکی گردن ماری گئی اور بہت سے وہابی
مذہب کے عقیدہ والے جو اسکے پیرو تھے مارے گئے لیکن چونکہ جب اونہون نے
ترک کی شمشیر دیکھی بلّی کی طرح دبک کر خاموش ہوگئے اور ملکون مین نکل گئے الغرض چند سال
کے بعد ہندوستان مین بھی وہابی مذہب کے پیرو پھیل گئے خدا انہون کو ہدایت دے
اور اونکے شر سے اہل سنت وجماعت کو بچاوے اور ہمیشہ اپنے سایہ رحمت مین رکھے

ذکر سلطان مصطفی خان رابع

یہ سلطان عبدالحمید خان کا فرزند ہے جب یہ سلطان مصطفے خان نے تخت سلطنت پر جلوس
کیا مفتے بہت خوش ہوا اور سردارون قوم یمق اور ینگ چری نے نذرانہ دیے
اور سلطان کے لیے سب نے دعا کی توپون کی سلامی سر ہوئی اور تمام رعایا اس سلطان کی
تخت پر بیٹھنے سے بہت شادان ہوئی اور مفتی میدان مین آت کے جاکر تمام لوگون کو
سلطان کے منادی سنادی اور سلطان یہ وعدہ کرتا ہے کہ لشکر جدید کو جلد نکالونگا اور
عسکر قدیم کا جو روزینہ ہے وہی مقرر رکھونگا سپاہیون نے جب یہ بات سنی بہت
خوش ہوے سپاہیان جدید انتظام مایوس ہوکر ملک سلطانی مین دور دور بھجوای گئے
اور آفت سے نجات پائی ولادت اس سلطان کی سنہ ۱۱۹۳ ہجری مین ہوئی اور تخت سلطنت پر

سنہ ۱۲۲۲ ہجری مطابق سنہ ۱۸۰۷ عیسوی مین جلوس کیا ارباب سیر لکھتے ہین کہ روس کی فوج
یہ خبر سنکر حدود فلاق اور بغدان مین داخل ہوئی اور کسی نے فوج روس کو نروکا سلطان نے
سلطنت کا کاروبار جزئی وکلی مفتی اور موسے پاشا کے سپرد کیا اور بعد چند روز کے موسے کو
معزول کرکے طیار پاشا کو اوسکی جای پر مقرر کیا یونا پاٹ سلیم خان کے معزول ہونے کی
خبر سنکر بہت متاسف ہوا اور روس کے ساتہ اپنی دوستی بڑہائی بادشاہ لندن کا وکیل
سلطان کے پاس آیا اور خیر خواہی اور دوستی اپنے بادشاہ کی جتانی لگا مفتی اور طیار پاشا
سے کچہ نقاض ہوگیا طیار پاشا شہر روشجک کو چلا گیا اور وہان کے حاکم مصطفے بیرقدار سے
ملا اور مفتی باستعانت قیقچی کل سلطنت کا مدار المہام بنا اور فراغبالی سے مسند حکومت
روم پر بیٹہا مصطفے بیرقدار فوج یمق سے کمال دشمنی رکھتا جب طیار پاشا سے ملگیا سکو
سے صلح کی اور اسلام بول پر عزم کیا اور بیہج افندی کو فرو چلبی مصطفے پاشا کے پاس بہیجکر اپنا
تمام راز کہلوایا چلبی نے حسب دلخواہ اوسکے جواب لکھا اور مفتی اور سرداران یمق کو
معزول کرنے مین اپنی رای شامل کی بیرقدار مع اپنے لشکر کے شہر ادرنہ مین آیا تمام
سپاہیان نیک چری بیرقدار کے آنے سے تشویش مین پڑے بیرقدار نے بیرون
شہر سے قوم نیکچری کو کہلا بہیجا کہ ہم بھی تمہاری مدد کے لیے آی ہین قوم نیکچری نے
اپنے دل سے فکر کو محو کردیا بیرقدار نے آکے بیرون شہر خیمہ لگایا اور نیکچری کے
سرداروں سے کہا کہ مین نے روس کے ساتہ صلح کی تم قسطنطنیہ جاو اور فوج معقول
بسر کردگی حاجی علی آغا کے سایر قلاع بوغاز اور حصون خلیج قسطنطنیہ پر روانہ کی ہے
تاوے قیقچی کے قتل کی فکر کرین حاجی علی نہایت مدبر تہا بآسانی فتحیاب ہوکر اسلام
بول مین جا قیقچی کو اپنے ساتہ ملایا رات کے وقت چار شخصون کے ہمراہ قیقچی کے

گھر مین گئے اور آدہی رات کو اوسکی خوابگہ مین گھس گئے قیقچی ہوشیار ہوگیا اور کہا تو کون ہے اور بے اجازت کیون آیا ہے آغا علی نے کہا ای بد ذات مین تیرے مارنے کے لیے آیا ہون اور بدلہ اپنا لیتا ہون قیقچی نے جب یہ دیکھا کہا کہ مجھکو کچھ مہلت دے کہ مین دو رکعت نماز پڑہ لون آغا علی نے کہا یہ وقت نماز کا نہین یہ کہکر ایک خنجر آبدار سے قیقچی کا کام تمام کیا اور سر اوسکا اپنے لوگون مین لیگیا اور وہان سے سر کو بیرقدار کے پاس بہیجا قیقچی کے وارث اس حادثہ سے آگاہ ہوے روتے اور واویلا کرتے ہوے سپاہ یمق کے پاس گئے اور فریاد کی اور اونہون سے مدد چاہی اور کہا جلد اسکا تدارک ہو جاوے نہین تو تم اپنے جان و مال سے ہاتھہ دہوڈالو سپاہ یمق غصے مین آکے لڑائی پر مستعد ہوئی یہ خبر سلطان کو پونہچی بادشاہ متحیر ہوا اور بیرقدار جسنے سر قیقچی کا دیکہا تھا بزودی اسلام بول کے اطراف مین آیا اور سلطان سے فوج یمق کی تنخواہ کی موقوفی اور عطاء اللہ افندی کی معزولی اور اپنے قصور کی معافی چاہی سلطان نے عاجز آکر قبول کیا اور بیرقدار سے شہر کے باہر آکر ملاقات کی اور کہا کہ عسکر کو معسکر مین لیجاؤ اور خود سوار ہوکر باغ سلطانی کی طرف سیر و تماشا کے لیے گئے بیرقدار نے طیار پاشا صدر اعظم سے کہا کہ جو مین کہتا ہون قبول کرو اور میرے شریک رہو صدر اعظم نے تھوڑی دیر فکر کی بیرقدار نے خفا ہوکر صدر اعظم کو قید کیا اوسی وقت سپاہیان جنگجو کے ساتہ شہر کی طرف چلی آئے دربان نے دروازہ بند کیا بیرقدار نے غصے سے آواز دی کہ سلطان مصطفے کی حکم ہوا اور آج حکم سلطان سلیم خان کا ہے دروازہ جلدی کھولدے نہین تو مین توڑ کے آتا ہون اور تمہاری گردن مارتا ہون اسی بحث و تکرار مین کسی نے سلطان سے یہ خبر کہی سلطان کشتی پر

سوار ہو دریا کے راستہ سے شہر مین داخل ہوا سلیم خان کو قتل کیا اور واسطے قتل محمود خان
کے اپنے لوگون سے کہا بیرقدار دروازے کو توڑ اندر آئے اور بادشاہی قصر پر
جا پہونچے اور ارادہ کیا کہ سلیم خان کو تخت پر بٹھاوین یکایک سلطان سلیم کی نعش
راستی مین پڑی ہوئی دیکھی گھوڑے سے اترا اور نعش کو بغل مین لے رونی لگا
سید علی وہان پہونچکر اوس بیرقدار کو آواز دی کہ یہ وقت ماتم اور رونے کا نہین جلدی
جا اور کچہ کام کا تدارک کر اور دشمنون سے عوض لے اور محمود خان سے ملاقات کر
ایسا نہو کہ وہ بھی مارا جاوے آل عثمان کا خاندان بیچراغ ہو جاوے بیرقدار جہٹ
پٹ سوار ہو قیصر کے محل پر گیا سلطان مصطفے خان کے لوگ واسطے قتل کرنے
محمود خان کے جمع ہوے تھے اور محمود خان کو کچہ زخم خفیف بھی لگے تہے اس حالتمین
اپنے حجرے کا دروازہ بند کر کے بیٹھا تہا اور ہراسان ہو کر چارون طرف نظر دوڑاتا
تھا قوچیان بیرقدار نے ایک سیڑہی لگا کے محمود خان کو پکڑ لیا اور بیرقدار کے
پاس لایا بیرقدار نے دست بوس ہو کر تخت سلطنت پر بٹھلایا اور مصطفے کو فی الفور گرفتار کر
قید خانے مین بہیجدیا

ذکر سلطان محمود خان ثانی

یہ سلطان فرزند عبدالحمید کا ہے جب یہ تخت سلطنت پر فرمانروا ہوا بدستور سلطان
ماضی عثمان لو کے مسجد ایوب مین جا کے شمشیر سلطنت کمر سے باندہی بیرقدار کو
وزیر اعظم بنایا اور دوسرے سرداران یمق اور قاتلان سلیم خان کو قتل کیا اور اپنے
دشمنون سے بدلہ لیا اور فوج جدید مین کمال انتظام کیا اور محمود خان نے خود اپنے

ہاتھہ سے مصطفے کے چودہ کنیزکون کو مار ڈالا کسواسطے کہ انہون نے ایک شب
حالت نوم مین محمود خان کے قتل کرنے کا ارادہ کیا تھا سنہ ۱۱۹۹ ہجری مطابق سنہ ۱۷۸۴
عیسوی مین یہ سلطان محمود خان تولد ہوا اور سنہ ۱۲۲۳ ہجری مین تخت سلطنت پر جلوس کیا
صدر رفیع القدر نے جو بڑا سردار تھا ترغیب عسکر دیا اور اجراے اوامر و نواہی
شاہی مین سلطنت کے درمیان مشورہ کیا لشکر کے افسرون نے غصے مین آکر غدر
مچایا پھر فساد پر آمادہ ہوگئے اور دستور اعظم کو کفر پر منسوب کیا اور کاغذ پر لکھا کہ صدر
اعلی کی موت اب قریب پونہچی ہے اور وہ کاغذ وزیر کے دروازے پر لگا دیا
دوسرے روز بالکل لوگ فساد پر مستعد ہوے اور لشکر جدید مین بھی یہ بات اولجو گون
نے کہدی پھر بیرقدار کے گھر پر آکر لوگون نے ہجوم کیا بیرقدار محصور ہوا اور سلطان
فعل شنیعہ سے سپاہیان کے بہ تنگ ہوا رامس پاشا اور قاضی پاشا بیرقدار کے
دشمنون کی مدافعت کے لیے گیے اور قوم نیک چری کے مکانون مین آگ لگا دی
اور ظاہر کیا کہ صدر اعظم اسکودار مین نیکچری کے قتل کرنے کے لیے لشکر لائی گیا
ہے نیک چری یہ خبر سنکر سخت دہشت زدہ ہو گئے رامس پاشا نے فساد فرو کرنا
چاہا مگر قاضی پاشا جو نیک چری کا دشمن جانی تھا جدال و قتال مین مصروف ہوا اور
سلطان رفع کیا چاہتا تھا کہ یہ فتنہ تدبیر سے فرو ہو جاوے مگر جب سلطان نے دیکھا
کہ جوق جوق سپاہیان نیک چری میرے محل کی طرف آتے ہین اوسی وقت اونکو
دفع کرنے کا حکم دیا قاضی پاشا نے چار ہزار سپاہ اور چار ضرب توپ لیکر دشمنون کو
قرب و جوار سے صدر اعظم کے دور کیا اور اپنی فوج کی تین ٹکڑیان کین ایک ٹکڑی کو
میدان آت مین رکھا اور دوسری کو راستون پر رکھا اور اونہین یہ حکم دیا جہان

نیک چری ملین قتل کرین اور عثیری کو ہمراہ اپنے رکھا نیک چری بھی شہر مین
آگ لگاتی تھی اور لوٹنا شروع کردیا تھا ہزارون مخلوق اس بلوے مین ماری گئی سلطان
محل سے یہ تمام جدال و قتال دیکھتا تھا صدر کے مکانمین ہتیار اور باروت اور زر
و مال بہت تھا اور مکان اوسکا بڑا وسیع تھا دشمنون نے اوسکے مکان مین بھی آگ
لگادی صدر خانہ سنگین مین جہان اوسکا توپخانہ رہتا تھا اپنے دوستون کے ساتھ
بکمال بہادری بیٹھا رہا اور وہان سے نیک چری پر گولی مارنا شروع کی صدہا
آدمی مارڈالے اور بلوائی پسپا ہوے اور پھر قریب ایک لاکھ آدمی نیک چری
کے جمع ہوکر صدر کے مکانمین چلے گیئے صدر نے یہ بات دیکھی جان سے ہاتھ
دہویا اور باروت کے صندوقون مین آگ دیدی ایک آواز بڑی ہولناک ہوئی
اور مکان اوڑگیا اور جتنے مکان مین لوگ تھے مع صدر اعظم مرگیئے نیک چری
چیرہ دست ہوے اور رامس پاشا و قاضی پاشا و بیج پاشا بھی مارے گئے اکثر
فوج جدید وہان ماری گئی سلطان نے جب یہ حال دیکھا زیادہ متفکر ہوا نیک چری کو
دلاسا اور تسلی دینے لگا نیک چری کو بکمال لجاجت اپنے قابو مین لایا یوسف پاشا کو
وزیر بنایا اوسی وقت فتنہ نابود ہوگیا یہ واقعہ دہناک ۱۲۲۳ ہجری مین گزرا پھر سلطان
محمود نے ۱۲۲۴ ہجری مین فوج اور سامان جنگ بڑہانے کی تجویز کی مصطفی خان جو
قید مین تھا اوسنی نیک چری کے سردارون کو خفیہ لکھہ بہیجا کہ محمود کو مارڈالو اور مجھکو
بادشاہ بناو یہ خط ایک بڑے عالم فاضل کے ہاتھ لگا تمام فضلاے شہر شیخ الاسلام
کے یہان جمع ہوے اور باہم مشورہ کرنے لگے قاضی استنبول حاجی منیب افندی
بصلاح علما سلطان کے پاس گیا اور اس بات کی خبر کی اور مصطفے خان کی قتل کی

اجازت طلب کی محمود نے قبول نکیا اور کہا کہ مین کیونکر اوسکے قتل کا حکم کرون اور
اوسکے ارادہ کے منع کرنے پر قادر ہون منیب افندی نے بہت سمجہایا اور کہا کہ
اخبار مین آیا ہے اِذَا اجْتَمَعَ الْخَلِیْفَتَانِ فَاقْتُلُوْا اَحَدَھُمَا یعنی جسوقت کہ جمع ہون
دو خلیفہ مارڈالو تم اونمین سے کسی ایکیکو سلطان نے یہ بات سنکر منہ پھیر لیا اور کچہ
جواب نہ دیا منیب نے سمجہا سکوت بھی مین رضا ہے اوسی وقت سبتانچی باشی کو مصطفے
کے قتل کرنے کا اشارہ کیا سبتانچی مصطفے کے گھر آیا مصطفے سبتانچی کو دیکہکر کسی
گوشے مین مکان کے چھپ گیا سبتانچی بعد تفحص کے اوسکو ڈہونڈ نکالا اور سر کو
کاٹ لیا اور علما نے جب یہ دیکہا کہ منیب کو دیر ہوگئی تمام علما و فضلا نیک چری کے
سرداروں کے ساتہ سلطان محمود کے حضور مین آئے تا یک زبان ہوکر مصطفے کے
قتل کرنے کی سعی و کوشش کرین یکایک مصطفے کی نعش کو لوگ محمود کے پاس لائی سلطان
بہت رویا اور فرمایا کہ آج مین بہائی کے غم مین نہایت گرفتار ہون تمام علما طول عمر اور
ترقی اقبال کی دعا کرنے لگے اور تعزیت کرکے سلطان کو تسلی دی اور اسی سال مین
مسکوب بھی لشکر لیکر ملک روم مین آیا اور چند شہر اور قلعے فتح کر لیئے ۱۲۲۶ھ ہجری مین
سلیمان پاشا حاکم بغداد باغی ہوا سلطان نے خالد افندی کو لشکر دیکر اوسپر روانہ کیا
خالد نے سلیمان کو قتل کیا اور اسی طرح اس سال مین بہت کشت وخون ہوا چنانچہ
اوسی سال عبداللہ بن سعود وہابی مردود کے دماغ مین سلطنت کے لینے کا خبط سمایا اپنے
مریدون کو لے نجد اور تہامہ وغیرہ بلاد عرب مین بڑا فساد کیا سلطان نے محمد علی پاشا
والی مصر کو اوسکی تنبیہ و تادیب کے لیئے لکہا محمد علی پاشا نے اپنے لڑکے ترسم پاشا کو
فوج ترک دیکر عبداللہ وہابی پر روانہ کیا ترسم پاشا نے بڑی دلاوری سے عبداللہ کو قید کیا

اور اپنے باپ محمد علی پاشا کے پاس مصر مین لایا محمد علی پاشا نے اوسکو اسلام بول کیطرف روانہ کیا سلطان نے تمام ساکنان شہر کے روبرو اوسکی گردن ماری اور بسبب کبر سن وضعف بدن کے یوسف پاشا کو عہدۂ وزارت سے نکالکر اوسکی جگہہ پر احمد پاشا کو معین کیا احمد پاشا نے سپاہ ولاور کے ہمراہ شہر روشجک پر جو روس نے قبضہ کرلیا تھا حملہ کیا بعد سخت لڑائی کے فتح کیا اور چند منزل تک پیچھا کرتا ہوا خوب روسیون کو ہزیمت دی ۱۲۲۷ھ ہجری مین روس اور روم کے درمیان صلح ہوئی ۱۲۲۸ھ ہجری مین والی سرویہ نے فساد کیا رجب پاشا نے اوسکو تنبیہ وتادیب کی تب عہدنامہ ہوا اور صلح قایم کی گئی ۱۲۳۱ھ ہجری مین جبکہ سلطان اور قوم ارواام کے ساتھ جنگ ہوئی محمد علی میرزا فرزند فتح علیشاہ قاچار جو ایران کا بادشاہ تھا (فتح علی شاہ کی سات سو لڑکے تھے اور ڈاڑہی اسکی گز بھر لمبی تھی) قیصر کے ملک پر لشکر کشی کی اور بغداد کو لینا چاہا طہران اور قرص وغیرہ مین لڑائیان ہوئین کہ بیان اوسکا بسبب طول کے چھوڑ دیا گیا مگر اونہین دنون مین محمد علی میرزا بادشاہ ایران نے وفات پائی اسی سبب سے اہل عجم کا ارادہ ناتمام رہا ۱۲۳۲ھ ہجری مین بھی سلطان اور کئی باغیون کے ساتھ چند بار لڑائی ہوئی مگر سلطان ہمیشہ اونپر غالب ہوتا رہا اور ۱۲۳۶ھ ہجری مین ارواام نے شہر مورہ کے اہل اسلام پر حملہ کیا اور بہت شخصون کو مارا نیک چری اس واقعہ کو سنکے تمام قوم ارواام کو جو استنبول مین سکونت پذیر تھے مار ڈالا اور ارواام کے پادری کو سولی پر لٹکا دیا جسنے اپنی قوم ارواام کو خط لکھکر آتش فساد مشتعل کی تھی اور سلطان نے فرمان بنام محمد علی پاشا والی مصر لکھہ بھیجا محمد علی پاشا نے اپنے لڑکے ابراہیم پاشا کو فوج بحری دیکر ارواام پر روانہ کردیا ابراہیم پاشا نے وہان فتح پائی اور بہت زر وجواہر

لوٹ لیا اروام نے مغلوب ہو کر انگریزون کی وساطت سے صلح کرنا چاہی سلطان نے
قبول نکیا اور کشور یونان مین برّاً و بحراً مدت دراز تک جدال و قتال ہوتی رہی اور
ہزارون آدمی مارے گئے ۱۱۴۳ ہجری مین جب محمود سلطان مدت مدید سے اپنی
فوج کی آراستگی اور قواعد دانی مثل شاہان فرنگ کے چاہتا تھا محمد سلیم پاشا کو فرمایا
کہ شیخ الاسلام طاہر افندی کے مکان مین تمام علما اور نیک چری کے سردارون کو
جمع کرو جب وے جمع ہوے صدر اعظم نے سلطان کا یہ فرمان پڑھا ترجمہ
اوسکا یہ ہے جبکہ آفتاب دولت عثمانیہ کا صبح اقبال سے تمام رعایا اور برایا پر
علی العموم اور حمایت سلاطین اسلام پر علے الخصوص تابان و درخشان ہوا ہے
لشکر با غیرت و حمیت اور سپاہ صاحب جرأت و بسالت آبادی ہے اور رعایا و برایا
اپنے اپنے کامون مین فرحان و دلشاد ہے دبدبہ و شوکت شاہان اسلام پناہ نے قلوب
کافہ نصارے کو مغلوب بنایا اور قشون قیصری نے جمیع معارک و مغازی مین رجم
شیاطین کفرہ فجرہ کو مرعوب فرمایا کالا سے بنی اصفر غنایم غازیان اور اہتزاز پرچم
رایات فتح و ظفر نصیب دولت شجاعان اسلامیان ہوا ہے جنود عثمانیہ بآیت نصرٌ
مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيبٌ موفق رہتے ہین اور خیل نیک چری بکمال اطاعت و جلادت
زیر سایہ سنجق شریف سلطانی داد مردی و مردانگی کی دیتے ہین بلاد و قلاع کفار
مدبر روزگار کو بضرب تیغہای آبدار سے مفتوح کرتے ہین اور ہر ہر قدم پر شوق جام
شہادت دم شجاعت بھرتے ہین لہذا وظائف معقول اونہون کے لیے مقرر
اور خزانہ عامرہ حسنوی سے ماہواری رقوم برات ہر ایک کے لیے تیار ہے
لیکن مدت سے اس گروہ باشکوہ نے طریقہ مجاہدین اسلاف کو چھوڑا تھا اور خاک ذلت

وناہنجاری اپنی دیدہ مردمی مین لگاکر رسوم جہاد سے مونہہ موڑا تھا لہو ولعب مین شب
وروز مصروف اور خواہش نفسانی مین صبح سے تاشام مالوف تھے اپنی معاش کی
سندین نالایق اور کاہلون کے ہاتہ فروخت کرڈالین اور اپنی عزت واقبال کے
گہرون کو کاشانہ ویرانہ بناکر راہ ناکامی وریش لی اس سبب سے امورات قبیح و
نامشروع انہون مین پھیل گئے شاہان حشمت واقبال قدیم وجاہ وجلال دیرینہ
نے اونہون سے اپنا منہ پہیر لیا قوت وشجاعت اونکے بدن سے اور ہمت وجلادت
اونہون کے دلون سے زایل ہوگئی اور ہمت سپاہگری وشوکت ودلاوری جاتی رہی
جب ہمارے دشمنون نے اسطرح کی ضعف وناتوانی اور انتظام سلطنت کی اسطرح
پریشانی دیکھی فرصت کو غنیمت جانا اور دست دلاوری کا آستین عداوت
سے نکالکر ہماری رعایا کے ملک ومال پر دراز کیا بنابرین ای سپاہیان رزم خواہ اس
غفلت سے ہوشیار ہوجاو اور اپنی حالت اصلی پر اور روش پیشین پر آجاو تاہم ہمارے
ملک پر ایک لشکر سے حصار باندہین اور ہمارے دشمنون کو ہمارے حقوق ملکداری
مین دخل بیجا کرنے ندین اور یہ امر واجبات سے ہے جو صنعتین اور قواعد جنگ و
استعمال آلات توپ وتفنگ کہ نصاری نے سیکہکر اپنی چیرہ دستی آغاز کی ہے اوسی طرح
کی قواعد دلاوری کے ساتھہ ہم بھی سیکہین اور دشمنون کے ظلم وستم سے اپنی جان و
مال کو ونیز اپنی رعایا وبرایا کے جان ومال کو وانتظام ملک کو بچاوین اور یہ امر کامل درجہ پر
جب ظہور مین آویگا کہ ہم بھی وہ جست وچالاک لباس پہن کر وہی ہتیار توپ وتفنگ کو
ہاتہ مین لیکر اوسی قواعد وضوابط کے ساتہ خود کو مسلح وتیار کرین بغیر تعلیم وتعلم کے یہ قواعد
وصناعت سپاہ گری کے عمل مین لانا بعید از عقل ہے اب ہمت کرو اور قواعد سیکہو

اور حکم خدا و رسول کی [illegible] ی اور دین کی مدد گاری مین حمیت اختیار کرو اور فوج
نظام مین داخل ہو اور [illegible] ت احکام الہی بجالانی اور شوکت اسلام کی مدد کرنے اور
اپنی سلطنت کو محفوظ رکھو اور جو ملک ہاتہ سے گیا ہے اوسکو واپس لینے سے غافل
مت رہو والسلام علی متبع الہدی وسلک مسلک النبی المجتبی بعد سن نے اس فرمان کے
حامل حاضر ہو [illegible] ن مرکو قبول کیا اور گروہ نیک چری سے چند آدمی چنکر عسکر نظام جدید
[illegible] گئے بعد چند روز کی انہون نے عہد کو توڑنا چاہا اور صدر اعظم محمد سلیم پاشا وخبیب افندی
[illegible] ی پاشا کے مکان پر قوم نیک چری نے ہجوم کیا اور کوچہ و بازار مین مشتہر کر دیا
کہ آج کے روز جو علما و افسران فوج شاہی کہ موجد و مددگار فوج جدید نظام کے ہین وہ
قتل کیے جاوین گے تمام شہر مین قتل کرنا اور گھر جلانا شروع ہو گیا صدر اعظم نے
سلطان کو خبر دی اور توپچیان اور نوکران کو اپنے جمع کیا سلطان نے خاص سنجق
شریف (یعنی علم) کو اپنے شیخ الاسلام قاضی زادہ طاہر افندی کے سپرد کیا صدر اعظم
نے بحمال دلاوری اقتاب اور سپاہیون کو ہمراہ لے گروہ نیک چری پر جو پچاس ہزار
سے زیادہ تھے حملہ کیا اور ایسی توپ و تفنگ ماری کہ دس ہزار آدمی قوم نیک چری کا
مر گیا جو بچے تھے وہ بھی قشلاق یعنی لشکر گاہ مین جا کر محصور ہوے صدر نے کمال بہادری
سے قشلاق مین آگ لگا دی باغیان ظالم بہت جل گیے اور بعضے قید مین آئے مقتولون
کی نعشون کو جہان زمان سابق مین نیک چری نے سلطان کو مع چند سردارون کے قتل
کیا تھا اوسی میدان مین جمع کیا سلطان محمود نے علما اور وکلاے سلاطین کو مجلس مین
بلوایا اور لباس خون آلود سلاطین پیشین کا دکھلایا اور کہا کہ ان سلاطین کا خون بہا
کیا ہوتا ہے علما نے کہا کہ ہر بادشاہ کے خون کے عوض مین پچیس ہزار نیکچری مارنا چاہیے

اوسی وقت ایک فرمان مشتمل برمضمون قتل
اور فقرای بکتاش بھی خراب وخستہ ہوے آہوا حاجیجانیکچری ماری گیئے
مقرر ہوا اور حاجی صائب افندی ناظر عسکر سلطانی کا سردار جیش
سپاہیون کو قواعد فرنگ سکھلانا شروع ہوگیا نئی فوج مقرر ہوا اور تمام
دروس کے مقابلہ کیا عساکر سلطانی نے خوب بہادری بھی دکھائی
اور والی اروام کے چند شہر سیسام و موتنگ وغیرہ کیے بے مین لا وجلادت
نے لڑائی مین مہلت مانگی ابراہیم پاشا بدون حکم سلطان راضی نہ ہوا جہاز اتا ہی
روس اور فرانسیس اور انگریزون کے ایکیدم مراکب جنگی روم پر گرے اور بہت سے
سلطانی جہازون کو جلادیا اس حادثہ مین طاہر پاشا ایک کشتی پر سوار ہو دشمنون کے
حلقے سے باہر سلامت نکل آیا سلطان کے پاس پونچا اور سب حقیقت کہدی سلطان
نے خاص و عام کو جہاد کی رخصت دی اور تیاری قلعہ و جہازات ہونے لگی چنانچہ
چوبیس جہاز جنگی نئے بہت جلدی سے تیار ہوے ہنوز سامان و اسباب جنگ کی
تیاری مین تھے کہ مسکوب ایک لاکھ فوج ہمراہ لے ملک روم پر متوجہ ہوا محمد سلیم پاشا
و آغا حسین پاشا مقابلہ مین دشمن کے پہونچگئے اور شہر طونا مین لڑائی ہوئی سلطان کا
لشکر مغلوب ہوا لضارے کے وکلا نے احمد پاشا کے مکان مین آکر صلح کی بابت کہا
سلطان راضی نہ ہوا مسکوب قدم بڑہاتا ہوا سلطان کے ملک مین چلا آیا سلطان نے
محمد سلیم پاشا کو موقوف کیا اور عزت پاشا کو اوسکی جگہ پر مقرر کیا اور محمد علی پاشا والی مصر
کے نام فرمان لکھا اوسکا مضمون یہ ہے کہ بیس ہزار فوج تم روس کی لڑائی کے لیئے
بھیجنا مگر اوسنے پہلوتہی کی روس نے قرص وطبراق وارض روم کو لیا اور صلح پاشا

حاکم ارض روم کو قید خانے مین رکھا اور حسین پاشا جو شہر شوملا مین تھا فوج ہمراہ
لے جینیوار فوج دشمن پر حملہ کیا آخرش ۱۲۴۵ھ ہجری مین ایم براطور روسی ایک لاکھ ساٹھ
ہزار فوج سے ہمراہ ارضہ مین آیا اور بزور ملک کو دبالیا سلطان کے تمام سردار اور
امرا متفکر ہوے اور صلح کے لیئے ایلچی بھیجا آخر سال مین صلح ہوئی روس نے قیصر کے
شہرون کو چھوڑ دیا اور واپس اپنے ملک کو چلا گیا سلطان پھر آبادی اور آرایش
فصل کیے طرف متوجہ ہوے اور محمد علی پاشا والی مصر سے خراج مانگا
محمد علی پاشا نے نہ دیا اور جواب لکھا کہ زر لشکر کشی مین خرچ ہوگیا میری پاس اب
کچھ نہین ہے اندلونمین فرانسیس نے وقت فرصت پاکر بعض جزایر عرب پر قبضہ کیا
طاہر پاشا اوسکے استخلاص مین گیئے اور بی مراد وہان سے واپس آئے ۱۲۴۷ھ ہجری
مین جبکہ سلطان اپنے خانگی اور اصلاح لشکر وغیرہ امور سلطنت مین مصروف تھا
محمد علی پاشا نے اپنے فرزند ابراہیم پاشا کو تیس ہزار فوج دیکر شہر عکہ پر بھیجا
اور دریا کے راستے سے بہی کئی جنگی جہاز روانہ کر دیے سلطان اس حال کے سن نے
سے غصے مین آیا اور حسین پاشا کو حکم مقابلے مین جانے کا ہوا ابراہیم پاشا قبل آنے
فوج سلطانی کے عکہ وصیدا و بیروت کو فتح کر کے دمشق شام کی طرف گیا اور
علی پاشا والی دمشق کو شکست دیکر دمشق کو قبضہ مین لایا اور وہان سے شہر حمص کو گیا
محمد پاشا والی حلب سے جو بحکم سلطانی مقابلے مین آیا تھا لڑائی شروع ہوئی دونون جانب سے
ہزارہا سپاہی مارے گئے آخرش والی حلب نے شکست پائی اور حسین پاشا کے ساتھ
ملگیا دونون سردار حلب مین آے اہل حلب نے انکو دیکھ گھرون کے دروازے
بند کر دیے پھر یہ دونون مجبور ہو کر انطاکیہ کی طرف چلے گئے ابراہیم حلب مین داخل ہوا

اہل حلب نے ابراہیم کا استقبال کیا اور حلب مین لائے ابراہیم وہان سے انطاکیہ
کی طرف چلا اوحسین پاشا سے لڑائی کی سلطان نے احوال ابراہیم کا سنکر رشید پاشا صدر اعظم
کو لشکر رومی کے ہمراہ روانہ کیا ابراہیم پاشا متوجہ رشید پاشا کے ہوے اور شہر
قونیہ کے اطراف مین صف جنگ باندہی تمام روز توپ و بندوق چلتی رہی وقت شب کو
صدر نے سرداران لشکر کے خیمے پر حملہ کرنا چاہا نمک حرام لوگون نے اوسکو قید کیا
اور ابراہیم کے پاس لیگئے ابراہیم نے بڑی عزت و احترام کی اور قسطنطینہ جانے
کی اجازت دی سلطان نے پھر فوج جمع کرکے ۱۲۵۵ھ ہجری مین حافظ پاشا کے ساتھ
ابراہیم پاشا پر بھیجا ابراہیم نے خبر پاکر اوسکا استقبال کیا اثنای راہ مین ایک دوسرے
سے ملاقات ہوگئی اور جنگ شروع ہوئی حافظ پاشا نے ابراہیم کو ہزیمت دی
اور اپنے خیمہ گاہ مین چلاگیا ابراہیم نے ایک ٹیکڑی پر توپین لگا سپاہ شاہی پر
چلائین حافظ پاشا نے شکست کھائی ہنوز یہ قصہ جاری تھا کہ ۱۵ ذیحجہ ۱۲۵۵ ہجری مین
سلطان کا انتقال ہوا بتیس ۳۲ برس اسنے سلطنت کی اور یہ خبر سات روز کے
بعد انتقال ہونے اوسکے دارالسلطنت مین معلوم ہوئی

ذکر سلطان عبدالمجید خان ۳۱

بعد وفات پانے اپنے باپ کے تخت سلطنت پر جلوس کیا اور لشکر دمشق و شام
پر تادیب اور تنبیہ ابراہیم پاشا فرمانروای دمشق اور محمد علی پاشا والی مصر کے لیے بھیجا
بخت مجید کی یاوری سے اطاعت قبول کی فتنہ و فساد جاتا رہا سلطان نے نصاری
کے سلاطین سے صلح کی اپنے ملک مین تمام سپاہ کو نصاری کے قوانین جنگ تعلیم کیے

اور ابواب امن وعیش مفتوح ہوے اور غبار فتنے کا اسکے زمانے مین فرو ہوا یہ
بادشاہ ۲۳ اپریل سنہ ۱۸۲۲ عیسوی مطابق سنہ ۱۲۳۷ ہجری کو پیدا ہوا اور دوم ماہ جولائی سنہ ۱۸۳۹
عیسوی مطابق سنہ ۱۲۵۵ ہجری کو تخت نشین مملکت ہوا جوان خوش ترکیب لاغر اندام طلائی
رنگ بڑی آنکھین بلند بینی چوگی ڈاڑہی والا تھا اسکی مجلس مین چھ سو غورتین پری پیکر تھین
ہمیشہ عیش وطرب مین رہتا تھا کئی انگریز اوسکے حضور مین مقرب تھے ہر روز ملکے م
مین یہ انگریز دخل کرتے تھے اکثر اجارہ سے لنگرگاہ بنادر عرب سرحد مصر تک لیتے
تھے اور ملک سلطانی مین کنیسے بنائے اور اپنے وکلا کو جو بارلیوس کے نام سے مشہور
ہین جابجا شہر اسلام بول سے بندر جدہ تک مقرر کیے اور کنیز وغلام کی بیع وشرا
موقوف ہوئی اسلیے مکہ معظمہ اور بندر جدہ مین جدال وقتال کی نوبت پونہچی
ایک سال چند عربون نے وکیل انگریز کو بندر جدہ مین ازروی اقتدار قید کیا قوم
عرب نے بحمیت جبلی سفیر اور اوسکے نوکرون کو مار ڈالا جہاز جنگی انگریزون نے بندر
عدن سے جدّے کو لیگیا اور چند گولے مارے کئی مکان جدے کے توڑ ڈالے
اور غصے اور غلبے سے بندر پر اوترے حکام ترک نے اصلاً غیرت وحمیت کو کام
نہ دیا اور انگریزون کی حمایت کی اور چند عرب کو جو بضاری کے قاتل تھے انگریزونکو
دیا اونھون نے عربون کو گوسپند کے مانند ذبح کرڈالا عرب لوگ اسلام بول مین
جاکر فریادی ہوے کسینے نہ سنا بلکہ اونکو قید کیا اور شریف محمد بن عون شریف مکہ
کو وزراے دولت عثمانی نے معزول کیا اور اسلام بول کو طلب کیا اور وزرا نے
دلمین یہ بات مقرر کی کہ سبب اشتغالک اس شریف کے مکے کے لوگ حکم سلطانی قبول
نہین کرتے ہین اور کنیز وغلام کی بیع وشرا جاری رکھتے ہین اس بادشاہ کے

زمانے مین بڑا واقعہ جنگ سباستوپل کا گذرا کہ زمانۂ سابق مین شاید گذرا ہوے

بیان جنگ سباسٹوپل

جبکہ دور عالم نے دیکھا کہ مدتون سے دنیا مین تلوار نہین چمکی اور دخنہ بارود تخانہ سے
باران خون نہ برسا دلاوران زمان مشق جان فشانی فراموش کرین گے اور شجاعان دوران
تلوار کا کھیت سرسبز کرنے پر جان سے نہ مرین گے اسلیئے ایک سبب ایجاد کیا کہ شاہ
روس نکولاس نے چار لاکھ سپاہ جرار تیار کرکے بلاد روم وشام کی طرف روانہ کیا
اور سلطان البحرین والبرین خادم الحرمین الشریفین خلد اللہ ملکہ کو پیغام بھیجا کہ تمہاری عملداری
مین قوم نصاری گرمیک چرچ کے معتقد لاکھون بستی ہین وے سب ہمارے
ہم مذہب ہین اونکے دیولون کی حکومت دین وآئین کا بندوبست عدالت کا انتظام
رفاہیت کے کام ہمارے قبضے مین ہونا چاہیئے غرض بالدیو یا اور والشیا کے
پرگنے جو سرحد روس سے ملے ہوے ہین دبالیا جہان بندرہ لاکھ آدمی کی بستی ہے
سلطان روم نے عمر بادشاہ کو دو لاکھ فوج دیکر دفع غنیم کے لیئے تعین فرمایا
جنگ سخت نو مہینے تک ہوتی رہی دو لاکھ آدمیون کا طرفین سے مقتولون مین شمار ہوا
روس کا لشکر جو قتل وہلاکت سے بچا بجز الم بسیار سرحد سلطانی سے باہر نکال دیا گیا
لیکن مقام سینوپ پر چالیس ہزار سپاہ روس آن پڑی اور قریب پانچہزار ترک وہان
ایکدنمین مارے گیئے انگریز اور فرانسیس باہم متفق ہوکر چار سو جنگی جہاز اور ایک لاکھ لشکر
لیکر بحر اسود دریا بالطہ کو اور وہان سے گیالی پولی کو روانہ کردیے تاکہ سلطنت عثمانیہ
کے بنادر بحر الاسود کی رعایا روس کے جنگی جہازون کی تاخت وتاراج سے محفوظ

رہین ۲۲ مارچ ۱۸۵۴ عیسوی کو غنیم کے جہازون کے ساتھ مقام اودیشہ جو
بڑا آباد بندر اور تجارت گاہ ہے مقابلہ ہوا انگریز و فرانس نے ایسے رال کے گولے
مارے کہ روس کے کئی جہاز جلگئے اور ڈوب گیے اور تیرہ جہاز بارود گولے سے
بھرے ہوے پکڑلائے اسی عرصے مین قلعۂ سلیسٹریا کو فوج روس نے جا گھیرا
وہان فقط آٹھ ہزار فوج ترکیون کی تھی اور لاکھ فوج روس نے مقام ڈینوب کو گھیرا
دو مہینے کامل قلعہ کا محاصرہ رہا مگر اہل قلعہ نے بڑی دلاوری سے کئی حملے روس
کے پھرا دیئے آخر پاسکیوچ شہزادہ روس اور ارلوف سپہ سالار نے مصلحت کی
کہ محاصرے کو بہت روز ہوے اس گوشت مٹی کی لڑائی مین ہمارے ہزارون آدمی
تباہ ہوگیئے استحکام کے باعث اہل قلعہ کا کچھ نقصان نہ ہوا اب کل ضرور حملہ کرنا
چاہیے غرض اہل قلعہ اونکے حملے سے غافل نہین تھے بارود گولے کے خوانچے
ان مہمانون کی ضیافت کے لیے تیار کر رکھے اور بڑی دلیری سے اوس حملے کو
پس پا کیا ارلوف سپہ سالار روس مارا گیا اور بہت سے سردار قلعے کی دیوار کے نیچے
کام آئے آخر سپاہ روس ہراسان ہوکر بھاگے تیس ہزار آدمی وہان روسیون کا
مارا گیا بحر الاسود کی ایک شاخ دینوب کہلاتی ہے جسکے اس کنارے پر سلطان کا
عمل اور اوس کنارے پر روس کا عمل ہے اور سرحد فاصل وہ دریا ہی انگریز
اور فرانس نے اپنے جہازون کا قافلہ آگے بڑہایا اور کریمیا کے ضلع مین جو
روس کی عملداری مین ہے دخل و تصرف کنارون پر کرتے چلے آلپو توڑیا کے
مقام پر خشکی مین لشکر کو اوتارا تخمیناً پچاس ہزار تھے یکایک مقابلے مین چون ہزار
آکر کھڑے ہوے فرانس عیش و مستی کرتے تھے اور انگریز اونکی پشتی بہانتک سخت

لڑائی ہوئی کہ اوسی روز روس ہزیمت پاکر شمالی پہاڑون کی طرف بحالت اضطراب
فراری ہوے لشکر روس سے قریب دو ہزار مرے اور تین ہزار زخمی ہوے اور
انگریز و فرانس کے لشکر مین سے چھہ سو مرے اور دو ہزار مجروح ہوے دوسرے
روز لشکر متفقہ آگے بڑہا آلماندی کے کنارے پر چلا شہر بلاک لاوا پر قبضہ کیا اور
بہت سے روسیون کے سردار قید کرکے قسطنطنیہ دار الخلافت سلطان روم کو بہجوادیا
وہان سے بھی آگے بڑہے ایک نامی مستحکم بڑا قلعہ روسیون کا سباستوپل پر جاکر
محاصرہ کیا انجینیرون نے دمدمے باندہنا شروع کیا راتون کو شبخون مارتے
دن کو روسیون سے صف جنگ کے مقابلے کرتے قلعے کی توپون کے گولے دور
دور تک آتے تھے اسکو بچاکر محاصرے کا کام ہوتا تھا مگر لشکر متفقہ مین جہازی توپین بڑی
لندن سے منگوائین اور ستر ہوئین اکتوبر ۱۸۵۴ء مذکور کو ادہر سے گولہ قلعے پر مارنا
شروع ہوا روس کا لشکر بہت کمک کو آیا اور فوج ترکیون کی جو بلاک لاوا کے
مقام پر تہی منہزم ہوئی انگریزون کی ہیلنڈر کی رجمنٹین اونکی مدد کو پونہچین اور نہایت
ہنرمندی سے اور آہستگی سے روس کی فوج کو شکست دی دوسرے روز سوارون
کے مقابل سوار پیادون کے مقابل پیادے اور توپخانے کے مقابل توپخانے
چلنے لگے مشت بمشت کی نوبت پونہچی اوس روز حق تعالے نے سلطان کو مظفر اور
منصور کیا سپاہیون نے اسطرح اپنی مردانگی کی داد دی کہ روس اپنی سپاہگری
بہول گیا اتنے مین ایک دوسرا لشکر تازہ دم روس کا آن پونہچا بلاک لاوا اور سباستوپل
کے درمیان حایل ہوگیا اور بازار جنگ گرم ہوا اودہر دن بھر دمدمون پر سے
گولے مار کر جتنی دیوار قلعے کی گراتے تھے پھر رات بھر مین اہل قلعہ اوسی مستحکم تعمیر

تھے اہل فرنگستان کے کئی امرا ڈاکٹر اہل علم اس محاربے کی سیر و تماشے کے لیے
لشکر انگریز و فرانس مین آن کر شامل ہوے ایک عاقلہ عورت میس نیٹ انگل نام سات سو
ڈمین دائگی آش پزی اور زخمی سپاہیون کی خدمت گذاری کے لیے ہمراہ لیکر سباسٹوپل کے
میدان جنگ مین آنکر شامل ہوئی اور تونگر و تاجرون نے وہان اسباب خوراک
و پوشاک مرہم ادویات مہیا کر دیا اور کئی ڈاکٹر نوجوان امتحان جراحی و علوم تشریحات
کے لیے میدان جنگ مین مردون کے جگر دل گردے نکال کر رگون کے پیچ پاچ
اور استخوان بندی کے کیل کانٹے دیکھتے اور لکھتے پھرتے تھے پانچوین نومبر ۱۸۵۴ء
عیسوی کو انکرمان کے مقام پر روس کے لشکر نے انگریزون کے لشکر پر سخت حملہ کیا
ایسا چھپکر پل پر سے اوتر آئے کہ کچھ معلوم نہوا جب اطراف کے محافظین کی چوکیون پر
لڑائی پڑی تب لشکر مین خبر ہوئی انگریزی سپاہ کو سُدھرنے نہ دیا دوسرا گروہ
روس کی فوج کا انگریزی چھاونی کے سیدھے بازو پر پیادون کی فوج پر حملہ آور
ہوا تیسرا گروہ بائین طرف سوارون کے رسالون پر آ پڑا غرض لڑائی مکھ بھیڑ کی
شروع ہو گئی گویا بیس ٹھکانون پر ایک دم مقاتلہ آغاز ہو گیا تھا اسمین انگریزی فوج کی
سردار نے روس کے لشکر کی کمرگاہ ماری وہان سے دو کوس کے فاصلے پر فرانس کا
لشکر مہیا تھا اونہون نے یہ شور و غل سن جھٹ پٹ قریب چھ ہزار آدمی مسلح ہو کر روس
کے پس پشت سخت حملہ کیا یہانتک کہ ہیئت مجموعی مین تفاوت ہو گیا اور جدی جدی
ٹولی ہو گئی بارہ گھنٹہ تک بازار محاربہ گرم رہا آخرش فوج روس بلاک لاوا کی طرف
بھاگ گئی اوس طرف توپخانہ فرانس کا تھا اونہون نے توپین سیدھی کر کے دشمن پر
گراب شارٹ چلانا شروع کیا غرض روس کا ساٹھ ہزار آدمی تھا آدھے سلامت

بچکر گئے اور انگریزون کے لشکر مین پانسو مارے گیے منجملہ آٹھہ ہزار کے اور قریب
دو ہزار کے مجروح ہوے اس لڑائی کے بعد فوج متفقہ ہتیار بند سوتی تھی دوسری
مارچ ۱۸۵۵ عیسوی کو نکولاس شاہ روس کا انتقال ہوا اسکا بیٹا تخت پر بیٹھا پہلے
اوسنے کریمیا کیطرف پچاس ہزار فوج کمک بھیجنے کا حکم دیا اتنے عرصے مین دریا کے
کنارے سے ہلاک لاوا سے ہوتے ہوئے معسکر انگریزی تک آگ گاڑی کی
سڑک اور کریمیا تک تار برقی تیار ہوگیا تھا اور فرانس اور انگلنڈ سے بھی سباب جنگ
اور افواج تازہ آن پونہچی قریب ایک لاکھہ پچاس ہزار آدمی سباسٹوپل کے گرد جم گیا
اور نقب کا کام بھی قلعے کے دروازہ تک انجینرون نے پونہچا دیا ۱۸ جون ۱۸۵۵ عیسوی
کو سپہ سالار انگریزی لارڈ رگلان اور سپہ سالار فرانس ملاکاف پر باہم حملہ آور ہونے
کی مشورت کی سباسٹوپل کے گرد پہاڑیون پر برج اور مورچے روسیون کے تھے وہانسے
ایسا گولہ برستا تھا کہ قلعے کی جانب کسیکو بڑھکنے نہین دیتے تھے اور جب تک یہ دونون
قلعے ہاتہ نہ آوین وہان تک قلعہ کشائی کی تدبیر ہو نہین سکتی اسپر متفق ہوکر لشکر انگریزی
نے ریدان کے مورچے پر حملہ کیا ہرچند انکے سر پر آتش برستی تھی مگر قدم بڑہائے
ہوے پہاڑ کے چڑہان تک پونہچے مگر روسیون نے بڑی سعی و کوشش کرکے
حملے پھیر دیے سپاہ انگریزی کے اس حملے مین پانسو آدمی کھیت رہے اور دو ہزار
زخمی ہوے اور لارڈ رگلان نے ایسی زخم کاری اوٹھائے کہ چند روز مین گذر گیا
اسکی جگہ پر جنرل سیمسن سپہ سالار فوج مقرر ہوا پندرہ ہزار فوج بلا دسارڈانیا
سے انگریزون کی کمک کو پونہچی انہون کے سپہ سالار جنرل مارمورا نے انگریزی
لشکر کے قریب اپنی چھاونی ڈالی روسیہ کو اس بات سے بڑا لگا کہ چھوٹے سے

ملک

ملک والا بھی ہمارے مقابلے مین چڑہ دوڑا ہے اسلیے رات کو ایک بڑا لشکر
تیار کرکے پچھلی شب کو اونپر شبخون مارنے کے لیے چلے آئے قضارا جب ایک
ٹیکڑی پر چڑہ کے نیچے اوترے تو میمنہ فوج فرانس کا درپیش آیا گولی چلنے لگی
جب بازو پر پڑہے تو کیچڑ کے دلدل مین سیکڑون پھنس کر مرگئے ایک ٹکڑی اسی
فوج روس کی ٹیکڑی کے بازو سے جنوب کیطرف پریشان حالت مین ندی کے
پل کی جانب چلی تو قضارا وہان سارڈینیا کا توپخانہ چنا ہوا تھا اونھون نے بتی دینا
شروع کی اس حالت مین ایک چالاک گولہ اندازون کے سردار نے دو توپون کے
پھیر پھیے پھیرا کر کشتیون کے پل پر دس بیس گولے ایسے لگاے کہ پل ٹوٹ گیا اور
دشمنون کو توپون کے آگے دھرلیا دو گھڑی مین ایسا بھون ڈالا کہ مطلع صاف ہوگیا
دشمنون کی فوج بھاگ گئی تین ہزار دو سو لاشین پڑی رہین مگر زخمی اس سے دوچند
شمار ہوے انگریزون نے اس محاربہ مین چار سو قیدی زندہ پکڑ لیے پانچوین ستمبر روز
چہارشنبہ کو قلعے پر حملہ شروع ہوا غبارے کے گولے قلعے مین اوتارنے لگے
نقب مین بھی آگ دیدی وہ سرنگ ایسی اوڑی کہ ہزارون اہل قلعہ کی جان گئی پھر
جمعرات اور جمعے کو رات دن گولہ یکسان چلتا تھا بعضے قلعے کے گولے باہر کے گولے
سے ٹکر کھاکر میدان جنگ مین گر پڑتے تھے کئی جگہ پر آگ لگ گئی اسکو کون بجھاتا
ہے سبکو اپنی جان کی فکر پڑی تھی جمعے کے روز تیسرے پھر کو قلعے کے اندر بارود
خانے کے مخزن مین ایک غبارے کا گولہ جا پڑا وہ سلگ اوٹھی اور پھٹی اوسکے
صدمے سے قلعے کی فصیل شرقی جڑ سے اوکھڑ کر ہوا پر چلی گئی بڑے بڑے پتھر
چھوٹے پرندون کے مانند اوڑتے تھے جب وہ نیچے گرتے قوم ثمود و عاد کا

حال اہل قلعہ کو یاد دلاتے تھے ہر روز غبارے کے گولون سے اہل قلعہ کے ہزار آدمی ہلاک ہوتے تھے مگر اوس روز باروت کا بھنڈار خانہ پھوٹنے سے دس ہزار آدمی کی ہلاکت کی نوبت پونہچی تاریخ آٹھوین روز شنبہ کو لشکر متفقہ کے حملے ملاکاف کے مورچے پر چڑھ ہے اہل مورچال نے بہت روکا کچھ سود نہ ہوا دلاوران لشکر فرانسہ مورچے پر چڑھ گئے اور فتح کا نشان گاڑ دیا کہتے ہین لشکر روس بیسب اوڑ جانے میگزین کے نہایت لاچار ہوا اودھر دنیوب کی ندی مین انگریزی اور فرانسیسی جنگی جہاز آکھڑے ہوے اور قلعہ پر گولے برسانے لگے غرضکہ اہل روس نے اپنے ہاتہ سے قلعی اور شہر کی عمارتون مین آگ لگا دی اور خود چلدیے دوسرے روز صبح کو لشکر متفقہ فتح کا نشان کھولے ہوے قلعہ سباسٹوپل مین داخل ہوے اس قلعے پر بارہ مہینے محاصرہ رہا تھا پانچ لڑائیان زبردست ہوئین طرفین کے ایک لاکھ آدمی مقتول ہوے تب قلعہ مفتوح ہوا شہر پاریز دارالسلطنت فرانس مین روس اور سلطان روم کے وکلا جمع ہوے فرانس اور انگریز کے بھی وکلا موجود تھے صلحنامہ لکھا گیا جنگ موقوف ہوئی قیدی اور ملک طرفین نے واپس کیے لندن مین اس مصالحت کی بابت ۱۸۵۶ عیسوی کو بڑا جشن روشنی اور آتشبازی کا تماشا ہوا اور جو صلحنامہ لکھا گیا اوسکا ترجمہ اخبار جوائب سے یہان لکھا جاتا ہے +

ترجمہ عہدنامہ شہر پاریز در ۱۸۵۶ء

عام عہدنامہ درمیان حضور ملکہ معظمہ وشہنشاہ اسٹریا وشہنشاہ فرانس وشہنشاہ پرشیا وشہنشاہ روس وشاہ سارڈینیا وسلطان روم جسپر ۳۰ مارچ ۱۸۵۶ عیسوی کو

دستخط ہوے اور ۲۷ اپریل ۱۸۵۶ عیسوی کو تصدیق ہوئی ٭

بنام خدائے عزوجل

حضور ملکہ معظمہ سلطنت متفقہ گریٹ برٹن وایرلنڈ و شہنشاہ فرانس و شہنشاہ روس
و بادشاہ سارڈینیا و سلطنت عثمانیہ نے اس خواہش سے کہ لڑائی کی مصیبتون کا خاتمہ
ہو جاوے اور جن جھگڑون کے باعث سے وہ پیدا ہوئی تہین وہ پھر آیندہ پیدا
نہ ہوون حضور شہنشاہ اسٹریا کے ساتہ اون اصول کی نسبت معاہدہ کرنا چاہا جنپر امن
و امان پھر قایم کیا جاوے اور اسطرح پر اسکو استحکام دیا جاوے کہ موثر اور طرفینی
ذمہ داریون کے ذریعے سے سلطنت عثمانیہ کی آزادی اور سلامتی کی نسبت اطمینان
حاصل ہو چنانچہ اس مقصد کے واسطے شاہان ممدوح نے اپنے اپنے وکیل مقرر
فرماے اور یہ وکیل ایک کانگریس مین بمقام پیرس جمع ہوئے چونکہ ان بادشاہون
کے درمیان خوش قسمتی سے اتفاق ہو گیا اسوجہ سے حضور ملکہ معظمہ سلطنت متفقہ
گریٹ برٹن وایرلنڈ و شہنشاہ آسٹریا و شہنشاہ فرانس و شہنشاہ روس و شاہ سارڈینیا
و شہنشاہ سلطنت عثمانیہ نے اس خیال سے کہ یورپ کی بہبودی کے خاطر حضور شاہ
پرشیا سے بھی جو ۱۳ جولائی ۱۸۴۱ عیسوی کے عہدنامہ پر دستخط کرنے مین شریک تھے
اس انتظام جدید مین جواب کیا جاویگا شریک ہونے کی استدعا کرنی چاہیے اور عالم
امن و امان کے اس کام کی جو قدر و منزلت شاہ ممدوح کے اتفاق سے زیادہ ہو جاوے
اوسکو سمجھکر شاہ ممدوح سے یہ استدعا کی کہ وہ بھی اپنے وکیل اس کانگریس مین بہیجدین
چنانچہ حضور شاہ پرشیا یعنے جرمنی نے بھی اپنے وکیل مقرر کرکے کانگریس مین بہیجے
تمام وکیلون نے اپنے کامل اختیارات کے بتا دینے کے بعد جو صحیح اور مناسب

صورت مین پائے گیے شرایط مندرجہ ذیل قرار دیے ہین **پہلی شرط** عہدنامہ حال
کی تصدیق کی تاریخ کے بعد اوہر تو حضور ملکہ معظمہ سلطنت متفقہ گریٹ برٹن و ایرلنڈ
اور حضور شہنشاہ فرانس اور حضور بادشاہ سارڈینیا اور حضور سلطان روم اور اوسکے
شہنشاہ روس کے درمیان اور نیز اونکے وارثون اور جانشینون اور اونکے ملکون
اور رعایا کے درمیان ہمیشہ صلح اور دوستی رہیگی **دوسری شرط** چونکہ اب
شاہان ممدوح کے درمیان خوش قسمتی سے صلح ہوگئی ہے اسوجہ سے جو ممالک
زمانہ جنگ مین اونکی فوجون نے فتح کیے تھے یا جنپر اونہون نے قبضہ کیا تھا وہ طرفین
کیجانب سے خالی کر دیے جاوینگے اون مقامات کے خالی کر دینے کے واسطے
خاص انتظام کیا جاویگا اور وہ حتی الامکان بہت جلد خالی کر دیے جاوینگے **تیسری**
شرط حضور شہنشاہ روس یہ اقرار کرتے ہین کہ وہ حضور سلطان روم کو شہر کرس اور
اوسکا قلعہ اور نیز اور مقامات سلطنت عثمانیہ کے واپس کر دینگے جو روسی فوج کے
قبضے مین ہین **چوتھی شرط** حضور ملکہ معظمہ سلطنت متفقہ گریٹ برٹن و ایرلنڈ و شہنشاہ
فرانس و شہنشاہ روس و شاہ سارڈینیا و سلطان روم اپنی اون رعایا کو پوری پوری
معافی بخشتے ہین جو واقعات جنگ مین کسیطرح شریک ہوکر دشمن کے طرفدار ہوے
ہین یہ بات خاصکر سمجھی گئی ہے کہ اس قسم کی معافی کو ہر ایک لڑنے والے فریق کی
اون رعایا تک وسعت ہوگی جو زمانہ جنگ مین دوسرے لڑنے والون مین سے کسی
ایک کی ملازمت مین برابر رہے ہون **چھٹی شرط** اسیران جنگ فوراً حوالہ کر دیے
جاوینگے **ساتوین شرط** حضور ملکہ معظمہ سلطنت متفقہ گریٹ برٹن و ایرلنڈ و حضور
شہنشاہ اسٹریا و حضور شہنشاہ فرانس و حضور شہنشاہ پرشیا و حضور شہنشاہ روس و حضور شاہ

سارڈینیا

سارڈینیا اس بات کا اعلان کرتے ہین کہ سلطنت روم یورپ کی عام قانون اور نظم
مین داخل کیے گیے شاہان ممدوح ہر ایک اپنی طرف سے اس بات کا اقرار کرتے ہین
کہ سلطنت روم یورپ کی عام قانون اور نظم مین داخل کیے گیے شاہان ممدوح ہر ایک
اپنی طرف سے اس بات کا اقرار کرتے ہین کہ وہ سلطنت عثمانیہ کی آزادی اور ملکی سلامتی
کا لحاظ کرین گی اور باتفاق اسبات کی ذمہ واری کرتے ہین کہ وہ اس عہد کی پابندی
کرین گے اور اسی وجہ سے ہر ایک فعل کو جو اس عہد کے ٹوٹنے کا باعث ہو ہر ایک ایسا
معاملہ تصور کرین گے جس سے سب کی غرض متعلق ہے **آٹھوین شرط** اگر سلطنت
روم اور اور سلطنتون مین سے جنہون نے اس عہد نامہ پر دستخط کیے ہین کسی ایک
یا زیادہ سلطنتون کے درمیان اس قسم کی کوئی نا اتفاقی پیدا ہو جو اونکے تعلقات کے
جاری رہنے کی حق مین خطرہ کا باعث ہو تو سلطنت روم کو اور اون سلطنتون مین سے
ہر ایک سلطنت کو اپنی قوت استعمال مین لانے کی جانب رجوع کرنے سے پہلے باقی اور
معاہدہ کرنے والی سلطنتون کو اسبات کا موقع دین گے کہ وہ اپنے بیچ بچاو سے
اس قسم کی نوبت نہ پہونچنے دین **نوین شرط** حضور سلطان روم نے اپنی رعایا کی بہبودی
کی دوامی فکر کی وجہ سے ایک ایسا فرمان جاری فرما کر جسکے ذریعہ سے اونکی حالت کو
بلا امتیاز مذہب یا قوم کے ترقی ہوگی اپنی سلطنت کے عیسائی باشندون کی نسبت
اپنے فیاضانہ ارادے اوسمین ظاہر فرمائے ہین اور اس باب مین اپنے خیالات کا ایک
زاید ثبوت دینے کی خواہش سے فرمان مذکور سے جو خاص اونکی شاہانہ مرضی کا نتیجہ ہے
معاہدہ کرنے والی سلطنتون کو مطلع کرنے کی تجویز کی ہے معاہدہ کرنے والی سلطنتین
اس فرمان کی بڑی قدر و منزلت کو تسلیم کرتے ہین یہ امر صاف سمجھا جاتا ہے کہ فرمان مذکور

کے رو سے کسی صورت مین مذکورہ بالا سلطنتون کو نہ بہیئت مجموعی اور نہ جداگانہ اون
تعلقات مین جو سلطان ممدوح کو اپنی رعایا کے ساتھ ہین اور نہ اونکی سلطنت کے اندرونی
انتظام مین دست اندازی کرنے کا حق حاصل ہو سکتا ہے **دسوین شرط** ۱۳ جولائی
۱۸۴۱ عیسوی کے معاہدے مین جسمین سلطنت عثمانیہ کا قدیمی قاعدہ آبنای باسفرس
اور ڈارڈنیلز کے بند کیے جانے کی نسبت بحال رکھا گیا ہے بالاتفاق سب کی مرضی سے
ترمیم کیا گیا ہے پس جو قانون اس مقصد کے واسطے اور اس قاعدے کے موافق عاید
کرنے والی سلطنتہاے اعلے کے درمیان قرار دیا ہے وہ عہدنامہ حال سے متعلق ہے
اور رہیگا اور اسی طرح پر جایز و نافذ ہوگا کہ گویا وہ اوسکا ایک جزو اصلی ہے **گیارہوین**
شرط بحر اسود پر کسی خاص سلطنت کا قبضہ قرار نہین دیا گیا ہے اور اوسکے پانی اور بندرگاہون
مین جو ہر قوم کی تجارتی جہازون کے لیے کھلے ہوئے ہین ہمیشہ کے واسطے لڑائی کے
جہنڈے کی ممانعت ہے خواہ وہ اون سلطنتون کا ہو جو اوسکے ساحلون پر قابض
ہین یا اور کسی سلطنت کا لیکن اون مستثنیات کے ساتھ جو اس عہدنامے کے چودہوین
اور اونیسوین شرطون مین بیان کیے گیے ہین **بارہوین شرط** بحر اسود کے بندرگاہون
اور پانی مین تجارت ہر ایک قسم کی مزاحمت سے بری ہوگی مگر وہ صرف حفظ صحت اور
پرمٹ اور پولیس کے قواعد کے تابع ہوگی جو ایک ایسے طریقے مین بنائے جاوینگے
جو تجارت کے کاروبار کی ترقی کے حق مین مفید ہوگا ہر ایک قوم کے تجارتی اور بحری
مطالب کو اوس قسم کی حفاظت دینے کی غرض سے جو کہ مقصود ہے روس اور
سلطنت روم اپنے اون بندرگاہون مین جو بحر اسود کے ساحل پر واقع ہین قومی
قانون کے اصول کے مطابق کانسلون کو رہنے کی اجازت دینگی **تیرہوین شرط**

چونکہ بحر اسود حسب شرایط دفعہ ۱۱ کسی خاص سلطنت کا قبضہ نہین قرار پایا لہذا اسکے
ساحلون پر جنگی بحری سلح خانون کا قایم رکھنا یا قایم کرنا فضول اور بیفایدہ ہے اسوجہ سے
حضور شہنشاہ روس اور حضور سلطان روم یہ اقرار کرتے ہین کہ وہ ساحل مذکور پر کوئی
بحری جنگی سلح خانہ قایم نہین کرین گے یا قایم نہین رکھین گے **چودھوین شرط**
چونکہ حضور شہنشاہ روس اور حضور سلطان روم کے درمیان اس فوج اور اون ہلکے
جہازون کی تعداد کے طے کرنے کی غرض سے ایک معاہدہ ہوگیا ہے جو اونکے
ساحلون پر کام دینے کے واسطے ضرور ہون اور جنکو بحر اسود مین رکھنے کا اختیار
اونکو حاصل ہے اسوجہ سے معاہدہ مذکور اس عہدنامے کے ساتھ شامل ہے اور وہ
اسطرح سے نافذ اور جایز ہوگا کہ گویا وہ عہدنامہ مذکور کا ایک اصلی جزو ہے اور
وہ ان سلطنتون کی رضامندی بغیر جنہون نے اس معاہدے پر دستخط کیے ہین نہ تو
منسوخ ہوسکتا ہے اور نہ اوسمین کوئی ترمیم ہوسکتی ہے **پندرھوین شرط**
چونکہ ویانا کی کانگرس کے قانون مین وہ اصول قرار پاچکے ہین جو اون دریا و نمین جہاز
رانی کے انتظام کے لیے مقصود ہین جو مختلف سلطنتون کو علیحدہ کرتے ہین یا اونمین
ہوکر گذرتے ہین اسوجہ سے معاہدہ کرنے والی سلطنتین باہم یہ عہد کرتے ہین کہ یہ
اصول دریاے ڈینوب اور اوسکے دہانون سے بھی اسی طرح متعلق ہونگے
اور وہ یہ اعلان کرتے ہین کہ آیندہ سے یہ انتظام یورپ کے عام قانون کا ایک جزو
ہوگا اور وہ اوسکو اپنی ذمہ داری مین لیتی ہین دریاے ڈینوب مین جہاز رانی
ایسی مزاحمت یا محصول کے تابع نہین ہوسکتی جسکا اون معاہدون مین کوئی خاص ذکر نہو جو
شرایط مندرجہ ذیل مین شامل ہین اور اسوجہ سے کوئی اس قسم کا محصول نہین لیا جاویگا

جو جہازون پر موجود ہو پولیس اور کوارنٹاین کے قاعدے جو اون سلطنتون کی حفاظت کے واسطے قایم کیا جاوے جو اوس دریا سے علیحدہ ہوتے ہون یا جنمین ہو کر وہ گذرتا ہو اسیطرح پر وہ بناے جاوین گے کہ جہازون کی آمد و رفت مین حتے الامکان سہولت ہو۔ اس قسم کے قاعدون کے سوا اور قسم کی مزاحمت آزادانہ جہازرانی کی نسبت نہین کیجاویگی

سولھوین شرط انتظام مجوزہ شرط مندرجہ صدر کے تعمیل کے نظر سے ایک کمیشن جسمین گریٹ برٹن اور اسٹریا اور فرانس اور پروشیا اور روس اور ترکی ہر ایک کی جانب سے ایک ایک وکیل ہوگا اون کامون کی تجویز کرنے اور اونکے سرانجام کے واسطے متعین کیجاویگی جو مقام اسٹچا کے نیچے دریاے ڈنیوب کے دہانون اور نیز سمندر کے قرب وجوار کے مقامات کو اسطرح پر صاف کرنے کے واسطے ضروری ہین کہ وہ حتی الامکان جہازرانی کے واسطے نہایت درست ہو جاوین اس قسم کے کامون اور نیز اون عملون کے اخراجات کی حاصل کرنے کی غرض سے جو دریاے ڈنیوب کے دہانون پر جہازرانی کی حفاظت اور سہولت کی واسطے مطلوب ہون معین محصولات مناسب شرح کے ساتھ جنکو کمیشن کثرت رای سے قرار دے اس خاص شرط پر لیے جاوین گے کہ اسباب مین اور نیز ہر ایک معاملے مین تمام قومون کے جھنڈون کی مراعات کامل برابر کے اصول پر کیجاوے

ستھوین شرط ایک کمیشن مقرر کیجاویگی اور اوسمین اسٹریا اور بویریا اور سلطنت روم اور ٹمبرگ کا ایک ایک وکیل شامل ہوگا اور اونمین ڈنیوب کی تین ریاستون کیجانب سے کمتر زیادہ کیے جاوین گے جنکے تقرر کو سلطان روم منظور کرلین یہ کمیٹی دوامی ہوگی اور وہ مندرجۂ ذیل کام کریگی **اول** وہ جہازرانی اور دریا کے پولیس کے قواعد مرتب کریگی **دوم** وہ اون مزاحمتون کو رفع کریگی (گو وہ کسی قسم کے

کیون نہون) جو اتبک دریاے ڈنیوب سے عہدنامہ دینیا کے انتظام کے متعلق ہونے کے مانع ہین سوم جن کامون کی دریا کی تمام راستے درست رکھنے کی ضرورت ہو اونکا حکم دیگی اور اونکی تعمیل کرائیگی چہارم یورپین کمیشن کے برخاست ہونیکے بعد اس بات کی نگرانی کریگی کہ دریاے ڈنیوب کے دہانے اور سمندر کے قرب وجوار کے مقامات جہازرانی کے لایق رہین اٹھارہوین شرط یہ خیال کیا گیا ہے کہ یورپین کمیشن اپنے کام کو اور دریا کی کمیشن اون کامون کو جو شرط مندرجۂ صدر مین نمبر اول و دوم پر بیان کیے گیے ہین دو برس کے اندر ختم کر لیگی اور جبکہ وہ دستخط کرنے والی سلطنتین جو کانفرنس مین جمع ہوئی ہین اس امر سے مطلع ہونگے تو وہ اس بات کو قلمبند کرکے یورپین کمیشن کی برخاستگی کا اعلان کرین گے اور اوسوقت سے دریا کی کمیشن کو وہی اختیارات حاصل ہونگے جو اوسوقت تک یورپین کو حاصل تھے

اونیسوین شرط جو قواعد عام رضامندی سے اصول متذکرہ بالا کے بموجب قرار دیے جاوین گے اونکی تعمیل کی نسبت بہروسہ حاصل کرنے کی غرض سے ہر ایک معاہدہ کرنے والی سلطنت کو اختیار رہیگا کہ وہ تمام اوقات پر دریاے ڈنیوب کے دہانون پر دو ہلکے جہاز متعین کرے بیسوین شرط اون شہرون اور بندرگاہون اور ملکون کے عوض مین جو اس معاہدے کی شرط چہارم مین بیان کیے گیے ہین اور دریاے ڈنیوب مین جہازرانی کی آزادی حاصل کرنے کی غرض سے حضور شہنشاہ روس ملک بیسیریا مین اپنی سرحد کی اصلاح پر راضی ہین نئی سرحد بحر اسود سے جہیل بورنا ولاسی نایک کلامیٹر مشرق کیجانب شروع ہوگی اور خط مستقیم سڑک اکرمان تک اور وہان سے اوس سڑک کے برابر مقام وال ڈی ٹریچن تک اور پھر بالگریڈ کے جنوب کیجانب اور

وہان سے دریاے یلیپک کے بھاو کے برابر سرتشکا کے پہاڑی تک جاویگی
اور دیاے پر تہہ پر مقام کٹاموری مین ختم ہوگی اور اوس مقام سے آگے جو قدیمی
سرحد دونون سلطنتون کے درمیان ہے اوسمین کسی قسم کی تبدیلی نہوگی معاہدہ کرنیوالی
سلطنتون کے وکیل نئی سرحد کی لین کو تفصیل وار قایم کرین گے **اکیسوین شرط**
جو ملک روس نے حوالہ کیا ہے وہ سلطان روم کے زیر حکومت ریاست مالڈیویا
مین شامل کیا جاویگا اُس ملک کے باشندون کو وہ حق حقوق حاصل ہونگے جاور ریاستونکو
حاصل ہین اور تین برس کے اندر وہ اسبات کی مجاز ہونگے کہ وہ اپنے مکانات کو اور
کسی جگہ منتقل کرین اور جسطرح چاہین اپنی ملکیت کو فروخت کرین **بائیسوین شرط**
مالڈیویا اور ولیشیا کی ریاستون کو سلطان روم کی حکومت مین اور معاہدہ کرنیوالی سلطنتون
کی ذمہ داری سے وہی حقوق اور آزادی حاصل رہیگی جو اونکو بالفعل حاصل ہے اور
ضامن سلطنتین اس سے علاوہ اونکی حفاظت نہین کرین گے اور نہ اونکو اونکی ملک مین
اندرونی معاملات مین دست اندازی کرنے کا کوئی علیحدہ حق حاصل ہوگا **تیئیسوین**
شرط سلطان روم یہ اقرار کرتے ہین کہ وہ مذکورہ بالا ریاستون مین ایک خودمختار
اور قومی انتظام اور پرستش اور قانون بنانے اور تجارت اور جہازرانی کے باب مین
پوری پوری آزادی کو محفوظ رکھین گے جو قوانین اور آئین بالفعل جاری ہین اونکی ترمیم
کیجاویگی اور اس قسم کی ترمیم کی نسبت ایک کامل رضامندی حاصل کرنے کی غرض سے
ایک سپیشل کمیشن (جسکی بناوٹ کی نسبت معاہدہ کرنیوالی سلطنتون کا اتفاق ہوجاے)
مقام بخارست مین فوراً جمع ہوگی اور سلطان روم کیجانب سے ایک کمشنر اوسمین شریک
ہوگا اُس کمیشن کا کام یہ ہوگا کہ وہ ریاستہاے مذکورۂ بالا کی حالت موجودہ کی نسبت

تحقیقات کریگی اور اونکے انتظام آیندہ کے واسطے اصول تجویز کریگی **چوبیسوین شرط** حضور سلطان روم یہ وعدہ کرتے ہین کہ وہ ان دونون صوبون مین سے ہر ایک مین ایک دیوان قایم کرین گے جو اسطرح پر مرکب ہوگا کہ تمام فرقون کے مطالب کی اوسمین نہایت ٹھیک ٹھیک تائید کیجاویگی اور اونسے ریاستون کے قطعے انتظام کی نسبت لوگون کی رای لیجاویگی جو تعلقات مذکورۂ بالا دیوان اور کمیشن کے درمیان ہوگے اونکی ترتیب کانگریس کی ہدایت کے بموجب کیجاویگی **پچیسوین شرط** جو رای یہ دونون دیوان ظاہر کرین گے اوسپر غور کرکے کمیشن اپنی خاص محنتون کے نتیجہ کو ملا توقف کانفرنس کے موجودہ مقام روانہ کریگی جو بات اخیر پر حاکم اعلی کے ساتہ قرار پاوے وہ ایک معاہدے کے اندر درج کیجاویگی جو معاہدہ کرنیوالی سلطنتہای اعلے کے درمیان بمقام پیرس عمل مین آویگا اور ایک خط شریف کے ذریعہ سے معاہدہ مذکور کی قرارداد کے بموجب اون صوبون کے انتظام کے قطعی ترتیب کیجاویگی اور وہ آیندہ سے تمام ضامن سلطنتون کی ذمہ داری مین ہوگا **چھبیسوین شرط** یہ بات قرار پائی ہے کہ ان ریاستون مین ایک قومی مسلح فوج رہا کریگی جو اس نظر سے مرتب کیجاویگی کہ ملک کے اندر اور اوسکے حدود پر امن و امان قایم رکہے اور جو غیر معمولی تدبیرین حفاظت کی اونکو سلطان روم کی رضامندی سے کسی بیرونی حملے کے دفعیہ کے واسطے کرنی پڑین اونکی نسبت کسیطرح کی مزاحمت نہ کیجاویگی **ستائیسوین شرط** اگر ریاستون کے اندر بھی امن و امان مین کوئی خلل واقع ہو تو جلد تدبیرین قانونی انتظام کو جاری رکہنے یا اوسکو از سر نو قایم کرنے کے واسطے کیجاوین اونکی نسبت سلطان روم اور معاہدہ کرنے والی سلطنتون کے ساتہ مشورہ

کرین گے اور جبتک اون سلطنتون کے درمیان پہلے سے اتفاق نہوجاوے اوسوقت تک
بذریعہ فوج کے دست اندازی نہین ہوسکتی ہے **اٹھائیسوین شرط** صوبا
سرویا اون شاہی خطوط کے بموجب جنکے رو سے اوسکے حقوق اور آزادی قرار دیگئی ہے
سلطان روم کا تابع رہیگا اور وہ آیندہ سے تمام معاہدہ کرنیوالی سلطنتون کی ذمہ داری
مین ہوگا اسوجہ سے صوبہ مذکور کا آزادانہ اور قومی انتظام اور نیز مذہبی پرستش
اور قانون بنانے اور تجارت اور جہازرانی کے باب مین اوسکی کامل آزادی قایم رہیگی
اونتیسوین شرط سلطنت روم کا حق نسبت رکھنے فوج کے جیساکہ قوانین سابقہ
کے رو سے قرار پایا ہے بحال رکھا گیا مگر جبتک کہ معاہدہ کرنیوالی سلطنتہاے اعلے
کی رضامندی پیشتر سے حاصل نہوجاوے اوسوقت تک سرویا مین بذریعہ فوج کے
دست اندازی نہین ہوسکتی ہے **تیسوین شرط** حضور شہنشاہ روس اور سلطان روم
نے اپنی ممالک واقع ایشیا کی حالت کو جیسے کہ وہ نااتفاقی سے پہلے قانوناً تھی بدستور
قایم رکھا ہر ایک قسم کی مختص المقام تنازع کے انسداد کی غرض سے سرحد کی لین کی
تصدیق کیجاویگی اور شرط ضرورت اوسکی اصلاح اسطرح کیجاویگی کہ کسی فریق کو
بلحاظ ملک کے کچھ نقصان نہ پونہچے اس مقصد کے واسطے ایک مرکب کمیشن جسمین
دو کمشنر روس کیجانب سے اور دو کمشنر سلطنت عثمانیہ کی جانب سے اور ایک کمشنر
سلطنت انگلستان کیطرف سے اور ایک کمشنر فرانس کیجانب سے شامل ہوگا۔
روس اور سلطنت روم کے درمیان تعلقات سفارت کے از سر نو قایم ہونے کے
بعد فوراً موقع پر بھیجی جاویگی اور عہدنامۂ حال کی تصدیق کے بعد کمیشن مذکور کی
کارروائی آٹھ مہینے کے اندر ختم ہوجاویگی **اکتیسوین شرط** جن ملکون پر زمانہ جنگ مین

حضور ملکہ معظمہ سلطنت متفقہ گریٹ برٹن و آیرلنڈ و شہنشاہ آسٹریا و شہنشاہ فرانس و شاہ سارڈینیا کی فوجون نے اون معاہدون کی شرائط کے بموجب جو بمقام قسطنطنیہ ۲ مارچ ۱۸۵۴ء کو سلطنت برطانیہ اور فرانس اور سلطنت روم کے درمیان اور چودہ جون سنہ الیہ کو آسٹریا اور سلطنت روم کے درمیان اور ۵ مارچ ۱۸۵۷ء کو سارڈینیا اور سلطنت روم کے درمیان عمل مین آئے تھے قبضہ کرلیا ہے وہ عہدنامہ حال کی تصدیق کے بعد حتے الامکان بہت جلد خالی کر دیے جاوینگے سلطنت روم اور اون سلطنتون کے مشورے سے قرار پاویگی جنکی فوجون نے سلطنت مذکور کے ملک پر قبضہ کرلیا ہے **بتیسوین شرط** جبتک اون معاہدون یا عہدنامون کی جو لڑائی سے پہلے لڑنیوالی سلطنتون کے درمیان جاری تھے تجدید نہو یا اونکی جگہ اور نئے قانون جاری نہو جائین اوسوقت تک مال و اسباب کی امداد روانگے کی تجارت طرفین سے اونہین قوانین کی بنا پر ہوگی جو لڑائی سے پیشتر جاری تھے اور تمام معاملات مین اونکی رعایا کے ساتھہ نہایت مہربانی سے سلوک کیا جاویگا **تینتیسوین شرط** جو معاہدہ آج کی تاریخ ادہر تو حضور ملکہ معظمہ سلطنت متفقہ گریٹ برٹن و آیرلینڈ اور شہنشاہ فرانس اور ادہر شہنشاہ روس کے درمیان نسبت جزیرہ الینڈ کے ہوا ہے وہ عہدنامہ حال سے متعلق ہے اور متعلق رہیگا اور وہ اوسی طرح نافذ اور جاری ہوگا کہ گویا وہ اوسکا ایک جزو ہے **چوتیسوین شرط** عہدنامہ حال کی تصدیق کیجاویگی اور باہمی تصدیق چار ہفتے کے اندر یا اگر ممکن ہوگا تو اس سے جلد مقام پیرس مین عمل مین آویگی بطور شہادت اس امر کے تمام وکیلون نے اس عہدنامے پر اپنے اپنے دستخط کر دیے اور اوسپر اپنی اپنی

مہرین لگادین مقام پیرس ۳۰ مارچ ۱۸۵۶ عیسوی کو لکھا گیا (دستخط) کلیرینڈ
کولی شوالشٹن بول ہینر ای ڈبلیو سکی بین ٹیوفل بور کوئی سی ایم
ڈی ہز فلیٹ ارل آف برنو سی کیور ڈی ولا میرنیا علی محمد جمیل

خلاصہ شرایط معاہدہ متذکرہ دفعہ ۱۰ عہدنامہ مندرجہ

صدر

جو حضور شہنشاہ آسٹریا اور شہنشاہ فرانس اور شاہ پرشیا اور شاہ سارڈینیا
ایک طرف اور سلطان روم طرف ثانی کے درمیان نسبت آبنای
ڈارونیلز و باسفورس کے ۳۰ مارچ ۱۸۵۶ء کو عمل مین آیا فقط

پہلی شرط حضور سلطان روم اسبات کا اعلان فرماتے ہین کہ وہ آیندہ اوس اصول
کے قایم رکھنے کا مصمم ارادہ رکھتے ہین جو ہمیشہ سے اونکی سلطنت کا ایک اصول
مسلمہ ہے اور جسکے بموجب ہمیشہ سے غیر سلطنتون کے جنگی جہازون کو آبنای ڈارڈنیلز
اور باسفورس مین آنے کی ممانعت رہی ہے اور نیز یہ کہ جبتک سلطنت روم برسر صلح
رہیگی اوسوقت تک سلطان ممدوح آبنای مذکورۂ بالا مین کسی غیر قوم کے جنگی جہاز
کو داخل ہونے دینگے اور ملکہ معظمہ سلطنت متفقہ گریٹ برٹن و آیرلند اور شاہنشاہ
آسٹریا و شاہنشاہ فرانس و شاہ پرشیا و شہنشاہ روس و شاہ سارڈینیا یہ اقرار کرتے ہین
کہ وہ سلطان روم کے اس ارادہ کا پاس کرینگے اور اصول مذکورۂ بالا کے بموجب
کاربند ہونگے **دوسری شرط** سلطان روم مثل زمانہ گذشتہ کے اس بات کا اختیار
اپنے قبضے مین رکھتے ہین کہ اون ملکی جہازون کو جنپر لڑائی کا جھنڈا لگا ہو اور جو حسب
معمول غیر ملکون کے سفیرون کی خدمت مین مامور ہون فرمان راہداری حوالہ کرین

تیسرے شرط یہی استثنا اون ملکی جہازون سے بھی متعلق ہے جنکو ہر ایک معاہدہ کرنیوالی سلطنت دریاے ڈینوب کے دہانون پر اس غرض سے معین کرنے کی مجاز ہے کہ جو قوانین دریاے مذکور کی آزادی سے متعلق ہین اونکی تعمیل کرائے اور جنکی تعداد ہر ایک سلطنت کی طرف سے دو سے زیادہ نہوگی **چوتھی شرط** اس معاہدہ کی تصدیق جو کہ اوس عہدنامہ سے متعلق ہے جسپر آجکی تاریخ پیرس مین دستخط ہوئے ہین چار ہفتے کے اندر اور اگر ممکن ہوگا تو اس سے جلد کیجائیگی

خلاصہ شرایط معاہدہ متذکرہ دفعہ ۱۴ عہدنامہ مندرجہ صدر

جو ۳۰ مارچ ۱۸۵۶ عیسوی کو شاہنشاہ روس اور سلطان روم کے درمیان بحر اسود مین اونکی بحری فوجون کے محدود کرنے کے باب مین عملمین آیا

پہلی شرط معاہدہ کرنیوالی سلطنتین باہم یہ عہد و پیمان کرتے ہین کہ وہ بحر اسود مین سوائے اون جنگی جہازون کے اور کوئی جہاز نرکھینگے جنکی تعداد اور قوت اور عرض و طول آیندہ قرار دیا گیا ہے **دوسری شرط** معاہدہ کرنیوالی سلطنتون کو یہ اختیار حاصل ہے کہ ہر ایک سمندر مذکور مین چھ چھ دخانی جہاز جنکا طول پچاس میتر ہو (میتر ایک فرانسیسی پیمانہ ہے جو ۳۹ انگریزی انچہ سے کچھ زیادہ ہوتا ہے) اور جنمین بدرجہ غایت آٹھ سو ٹن وزن آسکتا ہو اور چار ہلکے دخانی یا بادبانی جہاز رکھے جنمین سے ہر ایک مین دو سو ٹن سے زیادہ وزن نہ آوے **تیسری شرط** اس معاہدے کی تصدیق جو کہ اوس عام عہدنامے سے متعلق ہے جسپر آج کی تاریخ مقام پیرس مین دستخط کئے گئے ہین

چار ہفتے کے اندر اور اگر ممکن ہو گا تو اس سے جلد کیجاوے گی ٭ .....

خلاصہ معاہدہ متذکرہ دفعہ ۲۳ عہدنامہ مندرجہ صدر

جو حضور ملکہ معظمہ اور شہنشاہ فرانس اور شہنشاہ
روس کے درمیان ۳۰ مارچ ۱۸۵۶ء کو عمل مین آیا

پہلی شرط حضور شہنشاہ روس اوس خواہش کے پورا کرنے کی غرض سے جو حضور ملکہ معظمہ سلطنت متفقہ گریٹ برٹن و ایرلنڈ و شاہنشاہ فرانس نے اونسے ظاہر کی ہے یہ اعلان فرماتے ہین کہ جزیرہ ایلینڈ محصور نہین کیا جاویگا اور وہان کوئی بحری عملہ نہین رکھا جاویگا ٭

بیان تعمیر مسجد نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام

اور دوسرا امر عظیم اور کارہا قیات الصالحات سے سلطان عبد المجید خان نے یہ کیا کہ مسجد نبوی مدینہ منورہ کی علی صاحبہا الف التحیۃ والثنا ۱۲۶۴ ہجری مین آغاز تعمیر کرکے ۱۲۷۶ ہجری مین انجام کو پہنچائی ایک کروڑ دینار سے زیادہ وہان خرچ فرمایا اور ہمیشہ سے چار دروازے مسجد شریف نبویہ کے تھے اب ایک پانچوان دروازہ بنام مجیدی نیا بنوایا مورخین لکھتے ہین کہ حضرت سرور کائنات مفخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم نے بعثت سے تیرہوین سال مدینہ مشرفہ کے سمت مکہ معظمہ سے ہجرت فرمائی روز دوشنبہ ۱۲ ربیع الاول ۱ھ ہجری مین اپنے آفتاب جمال جہان آرا سے اوس مقام کو روشن کیا اور مکان قبا مین ٹھہر کر وہان مسجد شریف کی پہلی بناڈالی اور جماعت سے علانیہ نماز پڑہی ہر ایک شخص نے انصار سے آرزو کی کہ جب تک

اقامت کے لیے محل تیار ہوگا وہان تک حضرت ہمارے مکانمین سکونت فرماوین
آپ اونٹنی پرسوار ہوے اور فرمایا کہ جہان یہ ناقہ بیٹھہ جاوے وہی میرا مقام
ہوگا اور مہار ناقہ کی چھوڑ دی وہ شہر مدینہ مین پھرتی ہوئی مالک بن نجار کے
گھرون کے مقابل اس موقع سے بیٹھہ گئی کہ جہان اب مسجد نبوی کا دروازہ ہے اور
وہ خالی جاہی مربد یعنی خرما جمع کرنے کی تھی مالک اس زمین کا سہل بن رافع تھا آپنے
انکو قیمت دیکر وہ زمین خریدفرمائی اور جو خرمے کے چند درخت اور چند کفارون
کی قبرین تھین کھدواکر پھنکوادین اور پھر زمین کو ہموار کرکے اینٹ تیار کی تمام
صحابہ اسکی تعمیر کا کام کرتے اور حضرت سرور دین و دنیا بھی خشت سب کے ساتھ
اوٹھاتے تھے جب دیوارین تیار ہوگئین تو خرمے کے درختون کو کاٹ کر تنہ
کے ستون اور شاخون پتون سے سقف بنائی مسجد کا پایہ تین گز کا اور بلندی سات
گز کی تھی قبلہ بیت المقدس کی طرف کیا تھا جب کعبۃ اللہ کی طرف قبلہ کرنے کا
حکم ہوا تب اسکی بنا مین تبدیل کرکے کعبے کی طرف جہۃ قبلہ پھرادیا خارجہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اپنی مسجد تعمیر فرمائی تھی طول مین ستر
ہاتھ اور عرض مین ساٹھ ہاتھ تھی علماے محدثین لکھتے ہین کہ یہ پہلی بنا تھی بعد بار
دویم کی بنا مین حضرت نے طول بھی سو ہاتھ اور عرض بھی سو ہاتھ رکھا تھا سیدنا ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت مین کچھ تغیر و تبدل نہین ہوا مگر سیدنا عمر الفاروق رضی اللہ
عنہ کے زمانے مین بہت بڑھائی گئی مگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین جیسے کہ خرمی کے
ستون اور سقف بنائی گئی تھی اس دفعہ بھی ویسا ہی ہوا سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ
عنہ کے زمانے مین بڑی ترقی و تبدیل بنا مین ہوئی اسکی دیوارین نقشی پتھر اور گچ سے

بنوائین ستون بھی نقشی پتھر کے اور چھت چوب ساج سے مستحکم اور عمدہ بنائی گئی طول اسکا ایکسو ساٹھ اور عرض ایک سو پچاس ہاتھ کا کیا اور دروازے جیسے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے مین چھ تھے ویسے ہی چھ رکھے یہ تعمیر ماہ محرم ۸۸ھ ہجری مین ظہور پائی بعدہ خلیفہ ولید بن عبد الملک بن مروان نے اپنے عہد مین مسجد مذکور کا طول دوسو ہاتھ کا اور عرض ایکسو ساٹھ ہاتھ کا بنوایا دیوارون پر طلا کاری کروائی اور محراب و منبار بنوائے اور یہ کام عمر بن عبد العزیز عامل مدینہ منورہ کے اہتمام سے ۹۱ھ ہجریہ مین جلوہ افروز ہوا عہد خلافت بنی امیہ مین کچھ افزونی نہین ہوئی بعدہ ابو جعفر المنصور خلیفہ بنی عباسیہ نے مسجد نبوی کو علی صاحبہا الف التحیۃ والثنا بہت وسیع کیا صحن اور عمارات مدرسہ کتاب خانہ رباط وغیرہ بنوائے پھر ۱۶۱ھ ہجریہ مین ابو عبد اللہ المہدی خلیفہ بغداد نے مسجد شریف کو وسیع کرنے کا حکم کیا اور پچیس ہاتھ بڑہاکر سقف عمدہ مضبوط بنوائی ۶۵۲ھ ہجریہ مین وہان کے فراش ابو بکر بن اوحد کے غفلت سے کہ چراغدانون کے روشن رکھنے مین ہوئی تھی اسلیے سقف چوبی وغیرہ مین آگ لگی بڑا نقصان ہوا تھا پھر معتصم باللہ خلیفہ بغداد نے ۶۵۵ھ ہجریہ مین تعمیر از سر نو شروع کی بعد ملک منصور نے ملک مصر سے بہت اسباب تعمیر روانہ کیا اور ملک مظفر شمس الدین والی یمن نے باب الاسلام کی جہت بہت عمدہ بنوائی اسی عرصے مین ملک منصور معزول ہوگیا اور سیف الدین والی مصر نے بہت اسباب اور معمار بھجوائے اور چاہا کہ عمارت وسیع کرے اسی مدت مین ۶۵۸ھ ہجریہ کو وہ مقتول ہوا بعد ازان ملک ظاہر رکن الدین مصر کا حاکم ہوا اسنے عمارت مسجد نبوی مین بڑا اہتمام کیا صناعون کو مصر سے روانہ کیا لاکھون دینار خرچ کرکے باب الرحمۃ سے باب النساتک تمام سقف پختہ سنگین

بنوائی مگر مسجد اوسی حال پر رہی ۶۵۵ھ ہجری مین ملک ناصر الدین قلاوون الصالحی نے
مشرقی و مغربی جانب سے سقف کی تجدید تعمیر کی ۷۸۹ھ ہجریہ مین قبلہ رویہ سقف مین
دو رواق زیادہ کیے گئے ۹۳۱ھ مین ملک اشرف نے سقف شامی وغیرہ عمارات
کے خلل کو مرمت کروادی ۹۵۳ھ مین ملک طاہر جقمق کی حکومت کے اندر بہت سا تغیر
و تبدل ہوا ۸۸۱ھ مین حجرہ شریفہ کی ترمیم از سر نو ہوئی اور مسجد نبوی کی دیوارین وغیرہ
نئی بنوائی گئین ۸۸۶ھ سیزدہم رمضان کو آتش کا بار ثانی صدمہ ہوا کہ شمس الدین رئیس الخطیب
منارہ شرقیہ یمانیہ پر فانوس لیکر ذکر و ترحیم کے لیے چڑہا اور دوسرے منارون پر بھی مؤذن
چڑہے اسوقت ابر کی بڑی گھٹا اور چمک تھی یکایک منارۂ رئیس پر بجلی گری اور منارہ کو
شق کرکے سمت مشرق نکل گئی رئیس کا دم تو اوسیوقت بند ہوگیا اور زبانہ برق سے مسجد
کی سقف مین آگ لگ اوٹھی لوگون نے اگرچہ بجھانے مین کوشش کی مگر کچھ سود نہوا سکین
امکنہ اطراف مسجد گھبراکر گھرون کو چھوڑ نکل گیے مگر کوئی گھر نہین جلا باوجودیکہ بعض گھرونکا
سقف خرمے کے پتون کا تھا اور چنگاریان و شعلے اسپر جاتے تھے مگر کچھ نقصان نہوا
بتحقیق روایت مین آیا ہے کہ مسجد کے جلتے وقت سفید پرندے بشکل قاز آتش کے
گرد پھرتے تھے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ پرندے گھرون کو آگ سے بچا رہے تھے
غرضکہ دس گھڑی کے اندر تمام مسجد کی چھت و منبر و کتب خانہ وغیرہ اسباب جل گیا مگر چند
کتب جو شروع مین نکالکر صحن مین رکھی تھین بچگئین امیر مدینہ اس امر مین سلطان روم کے حکم کا
منتظر رہا اتنا ے ماہ شوال مین شمس الدین سخاوی قاضی مالکیہ رحمۃ اللہ علیہ نے خواب مین
دیکھا کہ کوئی کہتا ہے حجرۂ شریف کی آگ بجھاؤ صبح کو اسکی تفتیح ہوئی تو آٹھ جاہی مین آگ
باقی تھی غرض وہ بھی بجھائی گئی بعدہ تجویز ٹھہری کہ وہان کا ڈہیر خاکستر جبتک نہ اوٹھایا جاوے

آتش خفیہ رہنے کا اندیشہ ہے پھر سبھون نے متفق ہو کر چند اعتمادی آدمی اسکے
نکالنے کے لیے مقرر کیے جب ڈہیر دور ہوا تو جواہر کے صندوق غلاف شریف
قنادیل یہ سب سالم نکلے جب ملک اشرف سلطان کو یہ خبر معلوم ہوئی تو لاکھون ریال
اور اسباب و معمار بھجوا کر ۸۸۸ھ ہجریہ مین تعمیر سقف مسجد شریف اور اسکے چار دروازون
کے اطراف کی عمارت بنا دی اپنا کئی سال کا خزینہ اس کار خیر مین صرف کیا بعد سلطان سلیمان نے
روضۂ منورہ کا فرش سنگ مرمر کا بنوا دیا ۹۷۰ھ ہجریہ مین ایک دیوار پختہ کھینچی گئی تا حد
زیارت عثمانیہ کے اصل قدیم عمارت سے ممتاز رہے بعد سلطان عبد المجید خان نے
مسجد نبوی کے سامنے کے رخ مین گیارہ درجے مقابل گنبد خالد او کے پختہ بنوائے
اونمین صدہا ستون سنگ مرمر و سنگ سرخ و سبز و افشانی کے ہر ستون پانچ گز طویل
مربع ایک ڈال پتھر کے ہین کسی معدن مین تیار تراشے ہوے مدور مثمن نکل آئے
اونپر خوشنما سنگین گنبد بنوائے ہر گنبد کے حلقے مین آیات قرانی مختلف خطون مین لکھی
ہوئی ہین اور عجب نقش و نگار مطلا بنے ہین ہر ہر ستون کے حلقہاے پائین اور بالا پر
بمقدار آٹھ گرہ کے نیچے اور اوپر سونا چڑہا ہوا ہے مسجد نبوی کے اندر کی پشت پر
کام مینا کاری کا بمقدار دو گز کے چوڑائی مین سرخ و سبز و سفید بیل بوٹا اوسمین سنہری
حروف آیات قرانی بخط نستعلیق اور اسماے رسول پاک لکھے ہوے ہین بعض عبارت
ایک ایک جلی قلم سے لکھا ہوا ہے غرضکہ اس خوبی کے ساتھ یہ تعمیر جدید ہوئی ہے کہ
دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے خداوندا ہمین اور ہر ایک مسلمان کو اوسکی زیارت نصیب کری
اس بادشاہ کے زمانے مین فیما بین انصارے اور اہل اسلام کے دیار شام مین بڑی
خونریزی ہوئی اور مسلمان ہمیشہ کافرون پر غالب ہوتے رہے یہ سلطان پندرہوین صدی

۱۲۷۷ھ ہجری کو انتقال کیا اور مسجد سلطان احمد مین اپنے والد سلطان محمود خان کی قبر کے برابر مدفون ہے

ذکر سلطان عبدالعزیز خان

بعد وفات پانے اپنے بھائی سلطان عبدالمجید خان کے ۲۹ جولائی مطابق ۱۵ ذیحجہ ۱۲۷۷ھ ہجریہ کو تخت نشین ہوا یہ سلطان نوین جولائی ۱۸۳۰ عیسوے کو تولد ہوا جب اس بادشاہ نے تاج قیصری سر پر رکھا عربون کو قید سے رہا کیا اور خبر اپنے جلوس کی تمام ملکونمین مشتہر کردی اور بہت سے اپنی سلطنت کے عملداارون کو جو نہایت سست اور خاین تھے معزول کیا اور قابل لوگون کو جو بڑے کارگذار سلیقہ شعار تھے اونکی جگہ پر مقرر کیا اور بادر کا اجارہ دینا بضارے سے موقوف کیا اور امور مالی وملکی مین نہایت انتظام دیتا رہا اور افواج جنگی وجہازات جنگی واسباب وآلات جنگ مین نہایت ترتیب اور انتظام کیا اور تار برقی اور آگ گاڑی وغیرہ عجیب عجیب صنایع کو اپنے ملک مین رواج دیا اور شاہ ایران ناصرالدین شاہ قاچار کے ساتھ نہایت اتحاد بڑہایا اور سیر وسفر اپنے ملک مین کرنے لگا بلکہ مصر و اسکندریہ ولندن وغیرہ کی بھی سیر کی اور برادر حقیقی سلطان عبدالمجید خان کی عورتون کو بعد ایام عدت کے مطلق العنان کیا اور اونکو اجازت دی کہ جس سے چاہین نکاح پڑہالین اور خود بھی سواے اپنی عورت کے دوسرے سے کبھی التفات نہ کیا تخت نشینی کے بعد اس بادشاہ نے بڑا انتظام و بندوبست کی طرف اپنے تئین متوجہ کیا بڑی اور بحری فوج کو جو اوسوقت نہایت تباہی وخرابی مین تھی آراستہ کیا اور اپنے زر خاص سے جو کہ تخت نشینی کے پہلے

جمع کیا تھا فوج کے زر بقیہ کے ایک حصے کو بیباق کیا اور اخراجات مین بہت تخفیف
کی جو کوئی اسکے زمانے مین استنبول کو گیا اونکے انتظام مملکت کی تعریف کرتا تھا اور
اس سلطان کے زمانے مین ایک بہاری کام یہ ہوا کہ نہر سویز اور اوسکے دایرہ وسایر
کی زمین اہالیان فرانس کے قبض و تصرف سے بچی نہین نہین بلکہ تمام مصر بچا اہالیان
فرانس نہر تیار کرانے کے حیلے اور بہانے سے بحیثیت حکام کے اہل مصر سے پیش آتے
تھے اور بالجبر لوگون سے نہر کا کام لیتے تھے جناب سلطان نے ان برائیون کو
دور کروایا اور فرانس کی امید کو بالکل زایل کردیا حاصل کلام اس بادشاہ نے بہت سے
عمدہ اور اچھے کام اپنے زمانہ مین کیے اور کشتی سلطنت کو خوفناک ورطہ ہلاکت سے
بچاکر کنارہ سلامتی پر لایا اگرچہ کہ سلطان موصوف کے زمانے مین سرکار عثمانیہ کو قرض
تازہ لینے کی ضرورت پڑی لیکن وہ روپیہ جنگی جہازون کی خرید اور فوج کی راستگی
اور تیاری آہنی سڑکون وغیرہ مین اور عمارات کی تعمیر و آرایش مین صرف ہوا مگر
جن یوروپین لوگون کو سلطان نے امانت دار سمجھکر متفرق کامون کا ٹھیکہ دیا تھا سو انہین
مدد اتون نے دغا اور دہوکے سے کروڑہا روپیہ کا خرچ بتلاکر بہت روپیہ
چٹ کر گیے علاوہ اسکے سلطنت عثمانیہ قبل اس سلطان کی تخت نشینی کے مقروض
تھی اور جنگ کریمیا کے سبب اور سلطان عبدالمجید خان کی فضولی کے باعث ملک
نادار اور خزانہ خالی ہوگیا تھا اگرچہ سلاطین یورپ نے جو کہ جنگ مذکور مین اپنے ذاتی
فواید بچانے کے لیئے اور خود غرضی کے سبب آپ ہوکر سلطان عبدالمجید خان کو مدد
دی سو اگر ازروی انصاف کے روسیون سے جنگ کی اخراجات دلا دیتے تو سرکار
عثمانیہ نادار نہوتی اور قوم ترک کو بے اعتبار نہ کہا جاتا لیکن زر نہ ملنے کے باعث سرکار

عثمانی کو قرض پر قرض لینے کی ضرورت پڑی اور سود در سود کی ترقی پانے سے اصل
اور سود ملکر کروڑون کے درجے سے بھی رقم زاید ہوگئی اور تمام علما و امرا نے
جب سلطنت ترکی مین یہ خرابیان دیکھین چنانچہ کئی دفعہ اخبار جوائب مطبوعہ مصر
مین اسکا بیان کیا ہے کہ سلطان عبدالعزیز خان کو کچھ پرواہ نہ تھی کہ کیا ہو رہا ہے
بلکہ سلطان مرحوم یون سمجھتے تھے کہ جو چاہتا ہون وہ کرتا ہون کوئی پوچھنے والا
نہین بلکہ یون سمجھتے کہ میرے ہر قول و فعل سے سب مسلمان خوش ہین اور عزل
ونصب مین یہ ید طولی تھا کہ بے سوچے سمجھے جسکو چاہتے تھے موقوف کر دیتے
اور نااہلون کو بڑے منصب دیتے تھے خصوصاً ان دنو مین امرا اور وزرا کی خلاف مرضی
سب کام کرتے تھے حالانکہ بار بار اپنے فرمانون مین یہ لکھتے تھے کہ ہمپر واجب ہے
جو چاہین کرین جسکو چاہین لائق منصب کے دیکھین اوسکو منصب دین ان باتون سے
تمام وزرا اور امرا تنگ آگئے ناچار ہوکر وزرا امرا نے یہی سمجھا کہ سلطان کو معزول
کرین چنانچہ روز سہ شنبہ جمادی الاولے سنہ ۱۲۹۳ ہجری مین شب کو ایک بجے بعض وزرا
خدمت مین سلطان مراد کے گئے اور یہ التماس کی کہ آپ چہاونی مین تشریف
لے چلیے سلطان مراد وہان سے سوار ہوکر چہاونی مین آئے فوج ہتیار بند نے
اونکو گھیر لیا چھ بجے سب وزرا و امرا بحریہ و بریہ اور علما کو چہاونی مین بلایا اور مقام
مجرہ رحیمیہ مین سب اراکین دولت جمع ہوے چار شخص اراکین مین سے اون لوگون
کے پاس آئے اور بیان کیا کہ سلطان عبدالعزیز خان کو جب قوم نے غافل پایا
تو یہ ارادہ کیا ہے کہ سلطان کو معزول کرین بموجب شریعت مطہرہ کے اور سلطان
مراد خان کے ہاتھ پر بیعت کرین اور سلطان بناوین یہ سنتے ہی جتنے حضار مجلس تھے

سب آمین آمین کہنے لگے کہ ہم سب راضی ہین اور یہان سے اوٹھکر سب لوگون نے سلطان مراد کی خدمت مین پہونچکر بیعت کی اور مبارکباد دی پھر چار روز وزیر محل کشلطاش کی طرف گیے اور سلطان عبدالعزیز خان سے ملاقات کرنی چاہی سلطان مرحوم اوسوقت سوتے تھے پاو گھنٹے تک انتظار کیا پھر محل کے اندر بغیر اجازت کے داخل ہو گیے اور سلطان سے کہا کہ قوم عثمانیہ نے آپ کو معزول کیا اسلیے کہ مصلحت وقت یہی ہے سلطان نے یہ فرمایا کہ تم لوگ کیا میرے عزل کو سہل جانتے ہو اونہون نے یہ کہا کہ آپ ملاحظہ تو فرماوین یہ محل کو کسنے گھیر رکھا ہے اور یہ فوج سب کی مرضی کے موافق بلکہ بھیجی ہوئی ہے سلطان نے پوچھا میرا خلیفہ تمنے کسکو کیا اونہون نے کہا سلطان مراد کو جو کہ از روے شرع شریف کے وارث سلطنت ہین اب آپ محل طولیقیو مین تشریف لیجائیے اور وہان اقامت فرمایے سلطان اس محل سے نکلکر ایک کشتی مین سوار ہوے اور اونکی والدہ ماجدہ دوسری کشتی مین سوار ہوئین اولاد سلطان مرحوم کی تیسری کشتی مین سوار ہوئین اور محل مذکور کو نو بجے صبح کے روانہ ہوے سلطنت عثمانیہ مین یہ سانحہ بھی قابل ارقام گذرا ہے کہ جب سلطان مرحوم معزول ہوے اور محل طولیقیو مین تشریف لیگیے خیالات فاسدہ انکے دماغ مین جمع ہوے چنانچہ اتوار کی شب کو اونکی آنکھ نہ لگی نہایت بیقرار رہے صبحکو حمام مین موافق عادت کے گیے پھر وہان سے باغ کی سیر کو چلے گیے پھر وہان سے گھر واپس آئے پھر دوبارہ باغ کو گیے الغرض عالم باوجود اتنی وسعت کے اونپر تنگ ہوگیا تھا کسیطرح چین نہین پڑتی تھی کبھی دل آسمان بالا پر جاتا تھا کبھی زمین کے مدارج کو طے کرتا تھا غرض اسی

خیال مین ایک لونڈی سے قینچی مانگی ڈاڑہی کے بال برابر کرنے کے لیے
موافق عادت کے وہ لونڈی اونکی والدہ کے پاس گئی اور کہا سلطان قینچی مانگتے
ہین اونہون نے قینچی اور آئینہ دیدیا سلطان بالون کو کترنے لگے اور اونکی والدہ دروازے
پیچھے سے سلطان کو دیکھہ رہی تہین سلطان نے دیکھہ لیا اور کہا جاو یہان کیون
کہڑی ہو پھر گاو تکیہ لگایا اور خدمتگار کو بلایا اور اوس سے کیفیت لڑائی کی بیان کرنے
لگے کہ دشمن سے یون لڑنا چاہیے پھر قینچی ہاتھہ مین لی اور رگ داہنے ہاتھہ کی کاٹ
ڈالی خدمتگار نے چاہا کہ قینچی پکڑ لون لیکن سلطان نے جھڑک دیا وہ وہان سے چیختا ہوا
سلطان کی والدہ کے پاس گیا پھر سلطان گاو تکیہ سے لگ کر بیٹھے اور بائین ہاتھہ کی
رگ بالکل کاٹ ڈالی اتنے مین سلطان کی والدہ اور لونڈیان چیختی ہوئی اور روتی
پیٹتی آئین پولیس والے اور سترہ ڈاکٹر اعلے درجے کے دوڑے آئے لیکن اونکے
آنے سے پہلے سلطان مرحوم اپنا کام تمام کر چکے تہے پس اوسی حالت مین ۱۱ جمادی الاولے
سنہ ۱۲۹۳ ہجری مطابق چوتھی جون سنہ ۱۸۷۶ عیسوی کو انتقال کیا جنازے کے ساتھہ
بہت سے وزرا و امرا اور مشایخ و علما اور بہت خلقت تھی اس سلطان نے سولہ برس
سلطنت کی اس سلطان عبدالعزیز خان کے حین حیات بوسینیا و ہرزیگوینا
جسکو اہل ترک نفشتے مین ہرسک لکہتے ہین قوم روسیہ کے ورغلانے سے
فتنہ و فساد و تیاری جنگ شروع ہو گئی تھی +

ذکر سلطان مراد خان خامس

جب تمام وزرا اور امرائے سلطنت عثمانیہ نے سلطان عبدالعزیز خان کو معزول کیا

سلطان مراد حقیقی بھائی کو تبا ریخ ہفتم جمادی الاولے سنہ ۱۲۹۳ ہجری کو تخت سلطنت پر
بٹھلایا یہ بادشاہ نوجوان تھا اس سلطان نے بیٹھتے ہی فرامین ملک مین جاری کردیے
چنانچہ منجملہ اون فرامین کے ایک کا مضمون یہان مختصر لکھا جاتا ہے — جبکہ اسوقت
بارادۂ مالک الملک ازلی اور باتفاق تمام رعایا کے تخت نشین ہونا ہمارا اپنے اجداد کے
تخت پر واقع ہوا تو ہمنے تمکو بھی تمہارے عہدون پر قایم رکھا اور سب لوگ جانتے
ہین کہ بعض امور آج کل ایسے واقع ہوے ہین کہ عوام کو ایک قسم کی بے اطمینانی
ہے اسلیے ہمپر واجب ہے کہ فوراً وہ طریقہ سوچین کہ جس سے سب امور اصلاح
پذیر ہوجائین اور رعایا خوش ہوجائے اور یہ تدبیر اس بات پر موقوف ہے کہ قواعد
صحیحہ سلطنت پر عملدرآمد کیا جائے اسیواسطے جو امر کہ بہت قابل اہتمام ہے وہ یہ ہے
کہ احکام شرعی نافذ من کل الوجوہ ہون اور سلطنت مین قواعد راسخہ جاری کیے جاوین
پس اسلیے سب امراو وزرا کو لازم ہے کہ اس امر مین بحث کرین کہ کون سی بنیاد ثابت
ومستحکم ہے کہ جسپر بار خلایق لادا جاوے اور اوسکو جنبش نہ ہو اور انواع کی ترقی ہو
اور ہر فرد شہر اتحاد کیطرف مایل ہو اور آپس مین یکدل ہوکر محافظہ وطن اور مملکت اور
مذہب انواع کی کرین اور جب راے سب کی ایک ہوجاوے تو ہماری اجازت
لیجاوے اور اوسکو ہمارے یہان پیش کیا جاوے دوسرے ہمپر یہ بھی لازم ہے
کہ جتنے انتظامات ہین یا جو مجلسین مثل معارف عمومیہ وغیرہ کے اونمین اصلاح کیجاوے
تیسرے ہم یہ کہتے ہین کہ آمدنی وخرچ کا انتظام بوجہ احسن کیا جاوے خزانے مین
بدانتظامی سے بہت خلل پیدا ہوتا ہے اسباب مین ایک قاعدہ نیا بنانا چاہیے اس
تدبیر کی اعانت کے لیے ہمنے اپنے خزانے مین سے ۳۰۰۰۰۰۰ لیرہ یعنی اشرفی

کم کردی اور اوسکو خزانہ سلطنت مین داخل کیا اور اسیطرح پتھر کے کویلے کی
کہان جوار کلی مین ہے اور اور کہانون کی آمدنی سب ہمنے خزانہ سلطنت مین دی
اور جو جو فضول خرچ ہون اونکی کمی کردیجاوے چونتھے یہ امر بہے ضرور ہے
کہ دولت اجنبیہ کے ساتھہ عہد و پیمان کا لحاظ رکہا جاوے اور الفت اور اتحاد
پیدا ہو اور جو مفسدین ہر رگوینا اور بوسینا و بلگیریا مین روسیہ یا دریون کے
بہکانے سے فتنہ و فساد کرتے ہین ایک مہینے کے اندر تابعدار ہو جاوین تو
اونکی جان بخشی کیجاویگی غرض اس سلطان نے بڑی بڑی عمدہ ترکیبین انتظام سلطنت
کے لیے سوچی تہین اسکی سلطنت مین یہ بڑا حادثہ عجیب گذرا کہ پرنس میلان والی
سرویہ اور شاہزادہ والی مانٹی نگرو جنکی ریاستین ایک عرصہ دراز سے سلطان کے
مطیع و فرمان بردار ہین سلطان کے مخالف ہو گئے بعض اخبارات ہندا اس بات پر
راے دیتے ہین کہ انتشار فتنہ و فساد کا باعث سلطان عبدالعزیز خان مرحوم کے
عزل کا ہوا وہ بڑی نیک نیت آدمی تہے اونکا دلی منشا یہ نہین تہا کہ وہ رعایا کو مسلمان ہون یا نصرانی
کسی نوع کی تکلیف دین چنانچہ اونکی فرامین و اشتہارات سے اونکی نیت کا خلوص
ثابت ہوتا ہے مگر اہلاع کے گورنر اور کارپرداز اونکے حکم کی تعمیل مین حد سے
زیادہ تساہل کرتے تھے نصارے پر ظلم و جبر کرنے سے کبہی نہین رُکتے تہے اگر
سلطان کا انتظام ٹہیک ہوتا اور گورنرون کا رعب و داب کامل ہوتا تو یہ بغاوت
کیون پیدا ہوتی اور یہ فتنہ سلطان کی حکومت مین نیا نہین اوٹھا بلکہ پہلے بہی
ایسا ہو چکا ہے اس سے بہی ثابت ہوتا ہے کہ سلطان کی حکومت ہر دل عزیز نہ تہی
سرویہ و مانٹی نگرو نے باشتعالک روس موقع پاکر فتنہ و فساد برپا کیا اور خانہ

کا اشتہار دیا ادہر سے بھی لشکر سلطانی واسطے تنبیہ وتادیب باغیان شقاوت
شعار کے روانہ ہوا ۹ جولائی ۱۸۷۶ عیسوی کو مارشل احمد مختار پاشا کی فوج
ظفر موج پر باغیان سرویہ نے حملہ کیا اوسوقت باغیون کے نوسو آدمی کہیت
پڑے اور چار سو مجروح ہوئے اور بہت سے اپنی جان بچاکر میدان جنگ سے
بھاگ گیئے اور اونکے ہتیار وسامان سب اہل اسلام کے ہاتھ لگے اور لشکر
سلطانی سے چالیس جوانون نے شربت شہادت نوش فرمایا دس جولائی کو جنرل
محمد علی پاشا نے خود کی چار ہزار فوج سے سرویہ کے چودہ ہزار باغیون پر
حملہ کیا سرویہ کے جنرل نے بموجب قواعد جنگ کے نصف لشکر کو مقابل کیا اور
نصف کو گھات مین چھپا رکھا اور اس جنگ کا موقع پہاڑونمین تھا اور سرویہ
کی فوج کچھ تھوڑی بلندی پر تھی یہ لڑائی رات کے نو بجے شروع ہوئی لشکر
اسلام نے اس جنگ مین وہ بہادری وشجاعت دکھائی کہ دنیا کی عمدہ فوجونمین لڑائی
مثل اسکے کرنا ممکن نہین شب کے تین بجے تک متواتر لڑائی رہی آخرش سرویہ
کی فوج میدان جنگ سے فرار ہوئی اور قلعون مین جاکے پناہ لی اس لڑائی مین
تین ہزار سپاہی سرویہ کے مارے گیے اور قریب چھ ہزار کے زخمی ہوے ۲۱
جولائی کو ملک سرویہ مین کسی جگہ بہت سا باغی لشکر سرویہ کا جمع تھا اوسکو جنرل عثمان
پاشا نے پراگندہ کرڈالا اور کئی سو باغی مارے گیے اس تاریخ کو والی مانٹی نگرو
پر اہل اسلام نے فتح پائی اور ہزارون کو تہ تیغ کیا ۲۴ گھنٹہ کو عثمان پاشا نے سر عسکر
مین تار برقی بھیجا کہ آج صبح کو کرنیل حسن پاشا نے تین رجمنٹ پیدل اور ایک کمپنی توپچی
اور دو عدد توپ اور کچھ والنٹیر سے شوقہ پر حملہ کیا سرویہ والے گراں کے شہر

مین جو ٹیمک ندی پر مشہور ہے اور اوسکے قریب دوسرا قصبہ تھا وہان دو چار
ہوے اور لڑائی شروع ہو گئی مگر تھوڑی دیر کے بعد باغیان سرویہ نے وہان
سے گریز کیا اور لشکر اسلام نے ٹیمک ندی کے پار ہو کر ان دونون شہرون پر
قبضہ کیا لیکن دونون شہر گولہ باری کے سبب جلکر خاک سیاہ ہو گئے تھے
۶ اگست کو سر عسکر یہ سے صدر اعظم کو تار آیا کہ یکشنبہ کے روز تاریخ مذکور کو لشکر
سلطانی نے شہر گرکوسیوتس پر حملہ کیا وہان باغیان سرویہ نے نہایت قوت
وہمت سے لشکر بہت سا جمع کر رکھا تھا لشکر سلطانی نے ایکبارگی گولہ زنی شروع
کردی باغیون کو سنبھلنے نہ دیا لشکر سرویہ بعض بعض جا دمدمون اور مورچون
پر ایستادہ تھے یہ حال دیکھکر دم بند ہو گئے یکایک آگ برسنے لگی اور بھی گھبراکر بھاگ
نکلے لشکر سلطانی بجمال جرأت شہر گرکوسیوتس پر قبضہ کیا لیکن شہر بکثرت گولہ
زنی کے جل گیا تھا اور اوسکے اطراف کے قریات بھی ویران وتباہ ہو گئے تھے
باغیان سرویہ شہر ذاتی کی طرف فرار ہوے لشکر سلطانی اونکا تعاقب کرتا چلا شہر
ذاتی چار مین جنرل چرنائف روسی مع فوج باغی موجود تھا جب لشکر اسلام کے آنے
کی خبر سنی وہان سے فرار ہوا شہر ذاتی چار پر مسلمانون نے قبضہ کیا ۸ اگست کو درویش
پاشا نے حرب گاہ سے تار برقی بھیجا کہ گذشتہ شنبہ کو ہم حدود سرویہ مین داخل ہوے
اور فوج مفصلہ ۶ رجمنٹ فوج مصری اور ۵ رجمنٹ فوج سلطانی اور کچہ والنٹیر
ہمراہ ہین فوج سرویہ نے مورچے اور دمدمے بہت مضبوط بنا رکھے تھے اور
یہ مورچے پہاڑ کے ٹیلون پر اور جھاڑیون مین تھے جسوقت فوج سلطانی وہان
پہونچی دشمن سے لڑائی شروع ہو گئی اور دلاوران اسلام نے ایسا قدم جمایا اور

وہ داد شجاعت دی کہ تھوڑی دیر مین شقاوت شعار لشکر روسیہ اپنی چوکڑی بھول
گئے باغیان بزدل لومڑی کی طرح اپنی دُم دبا کر بھاگنے لگے اور کئی مورچے
غازیان اسلام کے ہاتھ آئے دوسرے روز محمد علی پاشا فوج یمین کے سردار
اور اسماعیل پاشا مصری اپنی فوج لیکر آگے بڑھے دن کے گیارہ بجے سے
لڑائی شروع ہوئی شام تک وہ دھوم مچی رہی کہ سوائے توپ اور بندوق
کے آواز کے کچھ سنائی نہ دیا اور لشکر سلطانی نے اوسی روز تمام باغیون کے مورچون پر
جو پہاڑون اور جھاڑیون مین تھے قبضہ کیا اوسوقت مخالفون کے پاس ۳۹ توپین
اور ۲۶ رجمنٹ اور دس ہزار والنٹیر تھے جسمین سے ایک ہزار سے زیادہ
باغی مارے گئے اور قریب دو ہزار کے زخمی ہوے اور قریب دوسو مورچون کے
فوج سلطانی نے چھین لیے اور اس لڑائی مین لشکر سلطانی سے بعضی مواضعات پر
گولے پڑے جس سے ۷۰۰ مکانات جلکر خاکستر ہوے اور لشکر سلطانی سے
دوسو جوانون نے شربت شہادت نوش فرمایا اس لڑائی مین لشکر سلطانی بڑی بہادری
سے فوج دشمن پر حملہ کرتا تھا اور مورچون کو چھین لیتا تھا پھر تیسرے روز راشد پاشا
مصری اور رضا بک لشکر سلطانی لیکر آگے بڑھے اور محمد علی پاشا مقابل سے اور
جمیل پاشا بائین طرف دشمن کے اور حسین آغا سید ہی جانب دشمن کے چلے اور یکایک
لڑنا شروع کیا اہل سرویہ تاب مقابلہ نہ لاکر پسپا ہوے فوج سلطانی شہر پاوے
قریب شام کے وقت پونہچی وہان رات بھر آرام کیا اہل سرویہ کے دلونمین خوف
پیدا ہوا رات کو شہر چھوڑ بھاگ گئے اور اطراف کے مورچے مع سامان و اسباب
جنگ اہل اسلام کے ہاتھ آئے پھر لشکر سلطانی نے زا تیشار شہر پر قبضہ کیا

اہل سرویہ وہان سے گھربار چھوڑ اسٹریا وروما نیا کی طرف نکل گیے ۲۱ گست کو
تموز سے باب سر عسکری مین اسطرح تار برقی پر خبر آئی کہ مصطفے صفوت پاشا
جو ولغراد مین ہے وہ تاریخ مذکور کو نواحی بانیا ونووی پاروس کیطرف گیا اور اوسکے
ساتھ چند بلیٹن اور کچھ والنٹیر تھے تو فاردونہ کے پہاڑون پر سے سرویہ والونکا
تین ہزار لشکر دکھائی دیا کہ اون کے پاس دو توپین بھی تھین صفوت پاشا نے لشکر
ہمراہی کو مطابق قواعد لشکری کے تین حصے کیے اور اونپر حملہ آور ہوا پانچ کلاک
تک لڑائی ہوتی رہی آخرش سرویہ والے پہاڑ پر سے اوتر بھاگ گیے اور لشکر سلطانی
اونکا تعاقب کرتا ہوا مقام تھروانہ تک پونہچا وہان سے ایسی بندوقون کی شلک
ماری کہ تین سو باغی مرے اور تین سو نہر مین ڈوب کر مر گیے اور باغیون کے لشکر کا نشان
بھی چھین لیا گیا اور سو بندوقین مع اسباب وسامان حرب اور تیس صندوق بارود
سے بھرے ہوے لشکر اسلام کے ہاتھ آئے ۲۶ گست کو باغیون کے ساتھ
شہر چوکا پر قریب دریاے ٹیمک کے عثمان پاشا نے مقابلہ کیا لشکر سلطانی کے
دو بلیٹن اور ایک سو سوار ترک اور دو سو سوار چرکس ہمراہ تھے اور سرویہ کے
چار ہزار آدمی تھے دو کلاک بازار جنگ گرم رہا سرویہ والے ہزیمت کھا کر بھاگے
اور ڈیڑھ سو آدمی سرویہ کے مارے گیے اور تین سو زخمی ہوے ۲۹ گست کو
عبدالکریم پاشا کی طرف سے صدر اعظم کو یون تار برقی آیا کہ ۲۹ تاریخ ماہ مذکور
کو باغیان سرویہ قلعہ الکسیناج سے لشکر سلطانی پر حملہ کرنے کے ارادہ سے
نکلے لشکر سلطانی سے اونکا مقابلہ ہوا اس مین ایسی سخت لڑائی ہوئی کہ تین ہزار سے
زیادہ باغیان سرویہ واصل جہنم ہوے اور باقی شکست فاش کھا کر قلعے مین جیسے جا

غرض اسی لڑائیون کے درمیان سلطان مراد خان کی طبیعت مرض خفقان سے
ناساز ہوئی ناچار امیرون وزیرون نے شیخ الاسلام سے متفق ہوکر سلطان مراد کو
تخت سے اتارا اور تاریخ ۳۱ ماہ گست کو سلطان عبد الحمید ابن سلطان عبد المجید کو
تخت پر بٹھلایا۔ واضح ہووے جب سلطان عبد العزیز خان کے انتقال کا
تار برقی اول شہر بمبئی کو پونہچا اوسی روز یہان کے اہل اسلام نے مساجدون مین
روشنی اور مجالس مولود خوانی وغیرہ مراسم تعزیت سلطان مرحوم کے اور مراتب
تہنیت سلطان مراد کے تخت نشینی بجالاے خصوصاً مسجد نواب ایاز کے دروازہ
گنبد پر ایسی روشنی ہوئی تہی اور اژدحام عام کہ نہ کبہی دیکہا نہ سنا تہا بعد اسکے
تمام بلاد ہندوستان مین یہ مراسم تعزیت وتہنیت وہمدردی واتفاق خادم الحرمین
الشریفین کے باب مین عمل کیا گیا بعد ازان انجمن اسلامیہ بمبئی جناب معلے القاب
ناخدا محمد علی صاحب روکھی دام اقبالہ کے مکان مین منعقد ہوئی اراکین انجمن کی صلاح
سے جامع مسجد مین تمام اہل اسلام خاص وعام کو مدعو کرکے قیصر ہند ملکہ معظمہ انگلستان کو
ایک عریضہ لکہا گیا اور سب اہل اسلام کے دستخط قریب دس ہزار کے ہوے چنانچہ
نقل اوس عرضی کی ذیل مین لکہی جاتی ہے

نقل عرضی اہل اسلام بمبئی

بخدمت قوی شوکت جلالت شاہنشاہی ملکہ معظمہ انگلستان وشہنشاہ ہندوستان
کوین وکٹوریا دام اجلالہا وقام اقبالہا

بامید آنکہ مراحم شاہنشاہی کے پسندیدہ خاطر انور ہو

دفعہ اول ہم دستخط کنندگان حسب ذیل آن ملکہ معظمہ کی مسلمان رعایا ساکن ممالک محروسہ ہند اس اپنی غریب اور مودب عرضداشت کو جو کل مذاہب اسلام کی ایک عام اجلاس سے جو شہر بمبئی مین منعقد ہوئی تھی بالاتفاق قرار پائی ہے آن ملکہ معظمہ کے تخت شاہنشاہی کے پیش کرنے کی اجازت اور درخواست چاہتے ہین دفعہ دوم عرضداران ملکہ معظمہ پہلے ہی پہل آن ملکہ معظمہ پر اس (امر) کے ظاہر کرنے کے ملتجی ہین کہ آن ملکہ معظمہ کے وزرا نے دربارۂ دولت عثمانیہ آجتک جس دوستانہ برتاو کو برقرار رکھتے اور نباہتے چلے آئے ہین اس سے ہم ہندوستان کے مسلمان رعایا کو ایک غایت درجے کی خاطر جمعی حاصل ہے اور نیز جو امداد و مہربانی آن ملکہ معظمہ نے مطابق رواج قدیمہ سرکار انگلشیہ کے گذشتہ سالہاے سال سے خود کی ریاستون کے متعلق مفید و عمدہ تر مناسب جان کر سلطنت سنیہ عثمانیہ کے ساتھہ (جاری) فرمائی ہے لہذا عرضداران ملکہ معظمہ اپنا عاجزانہ مگر تہ دل سے شکریہ ادا کرنے کا یہ قابو ہاتھہ سے جانے نہین دے سکتے **دفعہ سوم** لیکن نہایت غمگینی کے ساتھہ تابعداران عرضدار ملکہ معظمہ کے سماعت مین آیا ہے کہ چند خود غرضی ریاستون نے بارادۂ خلل اندازی دولت عثمانیہ اوس دولت عالی کے عیبون کو ایک نہایت مبالغے کے ساتھہ ظاہر کرکے اور نیز جاہلانہ و ظالمانہ افعال کو اوس (دولت عثمانیہ) سے منسوب کرکے جو جو بجدانہ کوششین کی ہین اون سے یونائٹیڈ کنگڈم مین آن ملکہ معظمہ کے چند عیسوی رعایا کے دلون مین رفتہ رفتہ اثر ہوتا چلا ہے اور آن ملکہ معظمہ کے وزرا نے جو (برتاو) حکمت عملی کا

(آجتک) سلطنت ترک کے ساتھہ جاری رکھا ہے اوسمین تغیر و تبدیل ہونے
کی غرض سے انگلستان مین بڑی بڑی کوششین ہو رہی ہین **دفعہ چہارم** پس
اس معاملے کے متعلق عرضداران آن ملکہ معظمہ نہایت عاجزانہ طور سے گذارش کرتے
ہین کہ ہندوستان کی مسلمان رعایا کو ان سب معاملات کا کہ جنکو سلطنت روم سے
تعلق ہے نہایت درجے کا خیال رہا ہے اور ہمیشہ رہتا آیا ہے اور نیز وزرائے
آن ملکہ معظمہ نے جو حکمت عملی درباب سلطنت مذکورہ کے جاری رکھی ہے اوسکو
وے عرضداران بنظر تفکر و تپاک دیکھا کرتے ہین اور نیز عرضداران آن ملکہ معظمہ
گذارش کرتے ہین کہ اونہون نے تا این دم اگر اپنے خیالات و ارادون کو اس معاملے
کی بابت عام طور پر ظاہر نہین کیے ہین تو اسی لحاظ سے آن ملکہ معظمہ کے کل یاستونکی
کل رعایاے اقوام مختلفہ کے ظاہری اعانت اور خوشنودی سے جس حکمت عملی پر آن
ملکۂ معظمہ کے وزرا کا آجتک عملدرآمد رہا ہے طرح آیندہ رہنے کے باب مین عرضداران
آن ملکہ معظمہ کو ہمیشہ اطمینان رہا اور کوئی سبب (اوسمین) شک و شبہ کا نہین پایا گیا
دفعہ پنجم مگر چونکہ فی الحال انگلستان مین جو گفتگو و کارروائیان ہوئین اور بڑے
جلسے وہان منعقد ہوے ظاہراً اس امر کے لیے کہ انکے ذریعون سے وہ ظلم و بیرحمی
جو درباب ملگریا باشی بوزکون کیطرف عاید کی گئی ہے ظاہر کیجاوے مگر عرضداران
ملکہ معظمہ یون خیال کرتے کہ حقیقتاً اونکا رروایون کو آن ملکہ معظمہ کے موجودہ جماعت
وزرا کے معزول کرنے اور باین نمط حکومت اہل اسلام کو یورپ سے علیحدہ کرنے
سے تعلق ہے لہذا عرضداران آن ملکہ معظمہ یون سمجھتے ہین کہ اونکی کسیقدر زیادہ خوشی
سے مبادا یہ سمجھا جاوے کہ مسلمانان ہند اس امر سے نہایت بے پروا ہین اور باین

لحاظ اپنے پر واجب بلکہ فرض جانتے ہین کہ بعجز و انکساری اپنے خیالات
ومنصوبون کو جو درج عرضداشت ہذا ہوے ہین آن ملکۂ معظمہ کے پیش کرین
(اس غرض سے) کہ آن ملکہ معظمہ اپنے نظر کرم گستری ملاحظہ فرماوین دفعہ ششم
تابعداران عرضگذاران ملکۂ معظمہ جب جب دیکھتے ہین اور ضرور سانہ ایک فخر و
اطمینان کے دیکھتے ہین کہ آن ملکۂ معظمہ نے فیاضانہ طور سے خطاب شاہنشاہی
کے اختیار کرنے سے جو سراسر مطابق مرضی رعایاے ہند اور رواج قدیمہ کے
ہے رعاباے ہند کو ایک بڑی عزت بخشی اور انسے زیادہ تر تعلق بڑہایا ہے
تب تب عرضداران ملکۂ معظمہ کی نزدیکی حاصل کرنے اور خدمت مین عرض گذرانے
مین دلیری حاصل ہوئی ہے اور زیادہ تر خاطر جمعی یہ ہوئی ہے کہ انکی عرضداشت
کی طرف آن ملکہ معظمہ فیاضانہ توجہ فرماوینگے دفعہ ہفتم لہذا عرضداران ملکۂ
معظمہ نہایت عاجزانہ و مؤدبانہ (طور سے) اُمید کرتے ہین کہ آن ملکۂ معظمہ اوس
حکمت عملی کو جائز نہ رکہین کہ جس کے اثر سے سلطنت سنیہ عثمانیہ جدے جدے
حصون مین منقسم ہوجائے یا اسپر کسیطرح کا ضعف پر اثر آئے اور (۶) اس لحاظ سے
کہ آن ملکۂ معظمہ کی سرکار اور سلطنت ترک کے مابین القدیمت کثیر سے رشتۂ اتحاد
جاری ہے ثانیاً اسوجہ سے کہ کئی کروڑ مسلمان رعایاے ہند اور جسنی خلقت
مسلمانون کی اس جہان مین بستی ہے اوسمین سے ایک بہت ہی بڑا حصہ کہ جسمین
چار کروڑ سے زیادہ آن ملکہ معظمہ کی رعایا ہے وے سب (اہل اسلام) سلطان
روم (خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ) کو اپنا پیشوا جانتے ہین ثالثاً اس جہت سے کہ حال
اطلاع روم مین جو آتش جنگ سُلگی ہوئی ہے وہ ایک سلطنت ترک کے خراج

گذار رعیت کی بلا سبب معقول بھڑکائی ہوئی ہے اور جسکو ابتداءً وخفیہ طور سے
روسیون نے برپا کیا اور اب وے اسکی (لڑائی) ظاہرا معاونت کر رہے ہین
اس مطلب سے کہ روسی) اپنے طمع آلود ارادون کو پیش لیجاوین اور ثانیاً
اس لحاظ سے کہ جو خبرین علانیہ بی رحمی وظلم کی درباب ملگریا کے پھیلی ہوئی
ہین وے بالکل ایک طرفہ اور نہایت درجے مبالغہ آمیز ہین اور جسمین سلطنت
ترک کسی وجہ سے شامل نہین ہے دفعہ ہشتم عرضداران آن ملکہ معظمہ کو
بخوبی یقین ہے کہ جن خیالات وارادون کو انہون نے بذریعۂ عرضداشت ہذا
آن ملکہ معظمہ کے پیش کرنے کی نہایت غریبانہ طور سے جرأت کی ہے (اون
خیالات وارادون) مین کُل مسلمان رعایاے ہند شریک ہین لہذا (عرضداران
خود اپنی اور کُل مسلمان باشندگان ہند کی طرف سے نہایت عاجزانہ ومؤدبانہ
گذارش کرتے ہین کہ آن ملکہ معظمہ ازروے کرم گستری سلطنت روم سے وہی
دوست پروری اور (ان معاملات مین) کنارہ کشی کا برتاو اجرا کرین کہ جسپر
آن ملکۂ معظمہ کے وزرا کا آجتک عمل درآمد رہا ہے اور نیز (گذارش کرتے ہین)
کہ سبب مبالغہ آمیز خبرون اور آن ملکۂ معظمہ کے انگلستان کے چند عیسوی
رعایا کے صلاح دینے سے جو کہ زمرۂ وزراے موجودہ سے مخالف ہین
آن ملکہ معظمہ حکمت عملی مندرجۂ بالا مین تبدیل وتغیر نہ فرماوین اور ۱۸۵۶ء عیسوی
کے عہدنامے مین بمطابق دیگر ریاستون یورپ کے سلطنت ترک کے استقلال کی
ذمہ داری داخل ہے اوس (عہدنامے) کے صاف وصریح شرایط کے برخلاف
سلطنت سنیہ عثمانیہ کو ضعف پونہچانے یا اوسکو حدے حدون مین

منقسم کرنے کے لیے روس کے شامل نہ ہوین اور عرضداران آن ملکہ معظمہ
مانند غریب و وفادار رعایا کے بطور خادمانہ ہمیشہ دست بدعا رہین گے
آفتاب دولت و اقبال ہمیشہ تابان و درخشان رہی
تعبہ اسکے مجروحان و یتیمان و بیوگان عساکر مجاہدین اسلام کے واسطے اعانت
بطریق زرچندہ کرکے بھجوانے کی تجویز ہوئی قریب ایک لاکھ روپیہ ضلع بمبئی
مین جمع ہوا اسمین سے بطور اقساط کے تیس چالیس ہزار روپیہ پہونچ گیا اور ماہ
بماہ جسقدر وصول ہوتا ہے انجمن اسلامیہ کی معرفت سے اور محمد حسین افندی
شاہ بندر سلطان روم مقیم بمبئی کے ذریعہ سے بھیجا جاتا ہے - اسی طرح شہر
مدراس و شہر کلکتہ مین بھی انجمن اسلامیہ نے اس امر خیر اثر و مبرات مین سعی فرما کر
باتفاق ہر ضلع سے لاکھ دو لاکھ روپیہ جمع کرکے بھیجنے کی تجویز جاری کردی ہے
بلکہ لاہور و پنجاب و دہلی و حیدرآباد نظام و بڑودہ ملک گجرات وغیرہ علی العموم تمام
ہندوستان کے قصبون و شہرون مین بھی اس امور خیر کا انتظام و اہتمام
ہو رہا ہے خصوصاً شہر کلکتہ کی انجمن اسلام نے بھی ایک لاکھ روپیہ سے
زیادہ جمع کیا اور اہل کلکتہ نے جو عرضی لندن کو روانہ کی نقل اوسکی ذیل مین مندرج ہے

نقل عرضی اہل اسلام کلکتہ

حضور عالیہ ہم ہندوستان کے ہر طبقہ کے مسلمان لوگ جو حضور عالیہ کی رعایا کے
اطاعت گزین ہین (اور جنکے دستخط ذیل مین ثبت ہین) ہماری طرف سے اور ہمارے
اون ہم مذہب جماعہ کثیر کی طرف سے جنکی جانب سے ہم اکثر اوقات امور فلاح عام

نیا تباً عرض حال کیا کرتے ہین) تمامتر اطاعت و فرمانبرداری کے ساتھ ہمارے خیالات
مختصر کو جو ایسے ایک امر سلطنت سے متعلق ہے جسکا اثر نہ صرف ملک ہندیا اور نہ
صرف ممالک ایشیا پر بلکہ تمام عالم پر ہے بارگاہ فلک پایگاہ حضور عالیہ مین پیش کرتی ہین
ہمکو یقین ہے کہ بحث و تکرار سلطنت مشرقی یعنی سلطنت علیہ روم (جو کہ اسی نام سے
ممالک فرنگستان مین مشہور و معروف ہے) ایسی بحث و تکرار ہے کہ اسکے سبب سے
اقوام ساکنین ممالک فرنگستان اور ساکنین اطراف بحر روم وقتاً فوقتاً تردد خاطر اور
پریشانیون مین مبتلا بلکہ چند قوم کے لوگ خونخوارانہ جنگ و جدل مین مشغول رہا کرتے
ہین اور اسکا یہی نتیجہ ہوتا ہے کہ سلطنت علیہ عثمانیہ کا خزانہ ایک ایک بارعرصہ دراز تک
صرف ہوتا جاتا ہے اور حسن سیاست ملک بین برابر فتور پڑتا جاتا ہے اصلاح احوال
نظم و نسق کی کوششین بے سود اور رائگان ہوتی جاتی ہین اور جن جن قومون کے لوگ
اوس سلطنت کی رعایا اور تابع ہین اونکی ترقی احوال کی تدبیرین عمل مین لاتے ہین حکام
سلطنت عثمانیہ کا جی چھوٹ جاتا ہے چنانچہ اوسی قسم کے جنگ و جدل جو چند عرصہ کے
بعد ایک ایک بار حادث ہوا کرتی ہے فی الحال بہر مشرقی ممالک بیضان مین برپا ہے
سلطنت سنیہ عثمانیہ مین یہ خانہ جنگی اونہین خانہ جنگیو نمین سے ہے جنکی آتش افروزی
بادشاہان ممالک غیر کی طمع ذاتی سے اور حاسدون کے حسد موروثی سے ہوتی ہے
خلاصہ یہ ہے کہ مسامانون کی میراث قدیمی (یعنی جزو سلطنت حضرت سلطان روم
(خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ) فرنگستان مین ہے اوسپر یورش کرنے کے لیے حضرت
سلطان کے دشمنون نے (جس یورش کا معلوم ہوتا ہے اونہون نے عزم بالجزم
کرلیا ہے) اوس سلطنت کے انتظامات درونی کی مشکلون کو نہایت اچھا موقع اور

مغتنم سمجھہ لیا ہے اور یہ خیال کیا ہے کہ حضرت سلطان خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ کی حدود
سلطنت پر یورش اور اپنے مطلبون کے حاصل کرنے کے لیے اس سے بہتر موقع
نہین ملنے کا بہرکیف جای مسرت ہے کہ سلطنت مشرقی یعنے سلطنت علیہ روم
نہایت قدر تمند اس بات پر ہے کہ اپنے ممالک محروسہ مین امن چین کو قایم و
برقرار رکھے اور جو کوئی اوسکے فرمان واجب الاذعان سے سر نیچے کرے
اوسکی تنبیہ و تادیب واجبی عمل مین لائے اور یہ بھی جاے مسرت ہے کہ
ارکان دولت سلطنت عثمانیہ کے حسن تدبیر اور استقلال اور آزرم خویان اور
بادشاہان ممالک بیضان کی دانائی اور نصفت شعاریان اور ممالک مغربی کے سچے
غیر متعصب مدبرون کی بلند نظرانہ سعی و کوششین در پے اسکے ہین کہ اس آتش جنگ
و جدال کو اون حدود کے باہر جہان وہ اب فروزان ہے پھیلنے نہ دین اور اسکی
خونریزانہ مضرتون کو اونہین لوگون مین اور اونہین صوبجات کے اندر ہی محدود کردین
جنمین وہ ہین مگر جاے تاسف ہے کہ مثل اگلے بلوا ون کے اس بلوے مین
بھی (جسکی آتش فتنہ اقوام خارجی کے اشتعال سے ہے مشتعل ہوئی ہے)
وہی اقوام خارجی اسباب حرب و ضرب اور اصلاح و مشورہ اور جان و مال سے بلوائیون
کے معاون و مددگار ہین اور یہی باعث ہے کہ یہ بلوا ابتک جاری ہے اور جن ظرفکش
اہل پیشہ اخبار نویسون نے صوبجات سرویہ (یعنی صرب) اور بلغاریہ مین قوم چرکس و
باشی بزوک کے ظلم و ستم کے احوال پر ملال کی تفضیل مبالغہ کے ساتھ لکھہ لکھہ کے
اقوام ساکنین ممالک بیضان کے شعلہ غیظ و غضب کو ترکیون پر بڑی بلند گرائی کے
ساتھ مشتعل کرکے اپنے مطلب کو قریب الحصول کرلیا ہے اور جن اخبار نویسون نے

اس امر کو کہ مدبران سلطنت عثمانیہ کو اوس سلطنت کے باجگزارون اور رعایا کے کس بے انتہا درجہ کے حرکات ناشائستہ اور غضب انگیز سے اشتعال خاطر اور برانگیختگی ہوئی ہے اور اون باجگزارون اور رعایا سے کیسے کیسے افعال پر نفرت و نفرین صادر ہوے ہین عمداً و قصداً قلم انداز کیا ہے) خود اونہین اخبار نویسون نے تصدیق اسبات کی کی ہے کہ بادشاہان ممالک خارجیہ بخلاف ورزی قانون بین الاقوام اور مخالفت صلح و آشتی فیما بین سلاطین ممالک بیضان کے (جسکی مضبوطی بذریعہ عہد و پیمان قدیم کے ہے) اس جنگ مین سرگرمی کے ساتہ علانیہ شرکت رکہتے ہین باینہمہ ہم مسلمانون کو اس امر کا دریافت ہونا خاصتاً باعث تسکین و تسلی ہے کہ ایسے ایسے واقعات و حادثات کی فرو کرنے کے لیے اہل اسلام کی بہادری اور اسلام کی مدبری مین کچہ کمی نہین ہے اور اگرچہ اس اونیسوین صدی عیسوی کے زمانہ مین حال کے لوگون کے طریق معاشرت اور طور اطوار پر نظر کرکے اور اس اونیس صدی کے اواخر مین فرنگستانی لوگون مین جن جن ترقیون کی دہوم پڑی ہوئی ہے اونپر لحاظ کرکے اسبات کی امید جو مسلمانون سے تہی کہ اونمین بہی ویسے بادشاہان نامدار والا اقتدار جیسے حضرت سلطان بایزید و حضرت سلطان مراد و حضرت سلطان محمود انار اللہ برہانہم زمان سلف مین گزرے ہین پیدا ہونگے وہ حاصل نہین ہوتی ہے باوصف اسکے ترکیون نے جیسے وہ برابر کرتی آئے ہین بڑی بڑی مشکلون اور مخالفون کا سامنا کرکے میدان جنگ مین پے در پے ظفریابی و فیروزمندی قابل تحسین حاصل کی اور ممالک فرنگستان مین اپنے قدرت و جلادت اور شان و شوکت بادشاہانہ کی شہادت پونہچائی ہے اور رعایاے باغی کا حال تو مسلم الثبوت ہے کہ اونہون نے

اپنی سخیف حرکتون سے مدد گارون کو بھی متفرق کرڈالا ہے اور یہ ثبوت کو پونچا یا
ہے کہ اونکو اپنی قوت بازو سے تو فرمان سلطانی کی مزاحمت کرنے کی رغبت ہے
اور نہ سکوت اور نہ صف معرکہ مین مقابلے پر ثابت قدم رہنے کی طاقت ہے اور
نہ قدرت اسپر بھی بعض لوگ ایسے ہین جو اس جنگ کو از خود اختتام پہونچنے اور
آتش فتنہ کو خود بخود منطفی ہونے کیا دین گے بلکہ نائرہ تعصب و اختلاف مذہبی
اور عداوت قومی کو مشتعل کرکے یہی چاہتے ہین کہ ایک عام جنگ و جدال برپا
ہوجاوے جسکا مآل کیا ہوگا کسی فرد بشر کو پہلے سے معلوم نہین ہوسکتا اس پرانی
بحث و تکرار سلطنت مشرقی کو اختتام مین پونچانے کے خیال سے متعصبان مذہبی
وملکی کیا کیا نہ لاطایل منصوبے اپنے ذہنون مین لڑا رہے ہین الغرض اس
متبرک سلطنت مشرقی یعنی سلطنت علیہ روم کی بالفعل یہی کیفیت ہے جو مذکور ہوئی
اور اس سلطنت کے ساتھ تمام جہان کے تمام مسلمان بالطبع ہمدردی و دلسوزی کے
شریک ہین کیونکہ حضرت سلطان اعظم و شہنشاہ معظم خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ کو قاطبۂ
اہل اسلام خادم حرمین شریفین اور حامی دین اور عتبات عالیات کی محافظ و آئین
سمجھتے ہین جنکی قیام دولت اور بقاے سلطنت کے لیے جمہور اہل اسلام پر دعاے
خیر کرنی واجب و لازم ہے اور سب سے بڑھکے یہ بات ہے کہ مخالفت دین
اسلام مین عیسائی ملکون مین جو کچھ جوش و خروش ہورہے ہین اوس سے نہ صرف یہ کہ
اہل اسلام ہر متنفس کے اطمینان دلی مین خلل واقع ہوا ہے بلکہ تمام سلاطین اہل اسلام کو
اونکے اپنے اپنے حقوق و مقبوضات کے حفظ و سلامتی کے بارے مین اور
تمام رعایاے اہل اسلام کو (جس کسی جگہ کے باشندے ہون) اونکے دین و

مذہب کے باب مین عموماً اور اونکی شرع شریف کے احکام کی ابقا اور نفاذ کے
باب مین خصوصاً (جہان جہان کہ اونکو اب یہ باتین بخوبی حاصل ہین) تشویش
اور دہوکا پیدا ہونیوالا ہے ایسے نازک اور باریک وقت مین جب لامحالہ بڑے بڑے
داناون کی دانائی کام نہین کرتے اور سلیم الفہم اور حلیم الطبع لوگون کو بھی جوش
تعصب مذہبی جادۂ اعتدال سے منحرف کرسکتا ہے) امنائے دولت حضور عالیہ
کی رفتار نصفت ہنجار ایسی پسندیدہ وسنجیدہ ہے کہ تمام دنیا کے مسلمان اوسکے
منت پذیر اور شکرگزار ہین چونکہ ہندوستان کے مسلمانون کو سبب اسکے
کہ اونکو بذریعہ سفر حج وزیارت اور عموم سیر وسیاحت کے اور علی الخصوص حضور
عالیہ کے مرحمت گستر اور دانش پرور مدبران سلطنت کی عطا کی ہوئی ڈاک اور تار برقی
اور کاغذ اخبار کے ذریعے سے صحیح خبرین جلد جلد پہونچنے کی سہولت وآسانی
حاصل ہے اسلیے اہل اسلام کی اور اور ریاستون کی رعایا کی نسبت یہ لوگ زیادہ تر رائے
صحیح دینے قرار دینے کی حیثیت اور قابلیت رکھتے ہین پس وہ اسبات کو ہرگز
بھول نہین سکتے کہ قوم انگلش کی صلاح ومشورت وحمایت واعانت کے سبب سے
سالہاے دراز تک سلطنت سنیہ روم نے اپنے حقوق کو اطراف وجوانب
کے ضیمنون کی دست اندازی سے محفوظ ومصئون رکھا ہے پس باوجود مشکلات درپیش
سلطنت روم کے (جو بلاشبہہ جلد دفع ہوجائینگے) ہمکو بھروسا ہے کہ سلطنت انگلشیہ
جسطرح برابر عمل کرتی آئی ہے اپنے قدیم شیوہ ائتلاف مابین الاقوام کو مطمح نظر رکھکر
اب بھی اسبات کی نہایت نگہداشت کریگی کہ حضرت سلطان روم خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ
اور ممالک بیضان کے مسلمانون کے حق مین (اگر رعایت بھی نہو) تو کوئی امر خلاف

شیوۂ انصاف پرستی اور راستبازی نہونے پائے اس جنگ وجدال کا اخیر نتیجہ جو کچھ ہو اور قوم ترک کی اپنی ذاتی قوت پر اور نیز اوس تقویت پر جو تمام سلطنت عثمانیہ سے اس قوم کو حسب الحکم اور حسب طلب اوسکی حاصل ہو سکتی ہے ہمارا بھروسا اور اعتماد جو کچھ ہو اور خدائے دانائے مطلق پر جو بلا شبہہ وشک ہمیشہ اور ہر حال مین غالب رہنے والا حق کا ہے ہمارا توکل کامل اور اتکائے کلی جو کچھ ہو اور خدائے عزوجل نے ہمارے حضرت خاتم المرسلین صلعم پر اپنے بندون کے لیے جو دین متین اوتارا ہے اوسکی آخر انجام کے باب مین ہمارا محکم اور مضبوط عقیدہ اور ایمان جو کچھ ہو مہذا ہم رعایاے اطاعت گزین کو جادۂ راست بازی سے منحرف ہونا ہوگا اگر ہم حضور عالیہ اور حضور عالیہ کے امناے دولت اور عموماً حضور عالیہ کے رعاے برطانیہ کی رفتار وکردار سابق و حال نسبت حضرت سلطان روم خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ کے اظہار احسانمندی دلی اور سپاسداری قلبی سے قاصر رہین نظر برین حالات ہم مسلمان رعایاے اطاعت گزین متمنی ہین کہ حضور عالیہ کی وفور عنایات رعایا پرورانہ سے حضور عالیہ کی بارگاہ سپہر پایگاہ مین ہمارا یہ محقر اظہار شکریہ قلبی ذروۂ اجابت کو پونہچے زیادہ آفتاب دولت واقبال فلک جاہ وجلال پر تابان ودرخشان رہے ٭

جو عرضی کہ مسلمانان الہ آباد نے بحضور جناب ملکہ معظمہ روانہ فرمائی ہے نقل اوسکی بھی بجنسہ درج ذیل کرتے ہین ٭

نقل عرضی اہل اسلام الہ آباد

ہم اہل اسلام رعایاے ملکہ عالیہ جو بود وباش اس ملک مین زیر حکومت جناب ملکہ ممدوحہ کے

رکھتے ہین عمدہ عمدہ اور لایق لایق اراکین سلطنت مذکور کی کارروائیون کا جو حکمت عملیون
سے دربارہ نفع سلطنت ترکی روم خلد اللہ ملکہ وسلطانہ کے ہوئین ہین دلی شکریہ ادا
کرتے ہین اور ہم جانتے ہین کہ ایسے عمدہ طبایع و فضایل کے لوگ اکثر ہندوستان مین ہین
جو ہم رعایاے مسلمان ممدوح کی دل آزاری اور خاطر شکنی کو سراسر مذموم اور بڑا ظلم سمجھتے
ہین اگرچہ بعض وحشی درندہ و خونخوار مدنامی ملک وحکمت کے خواستگار ناعاقبت اندیش
بھی ہین حالانکہ ساری دنیا اس کیفیت سے خوب واقف ہے کہ سلطنت ترکی روم
ایک مذہبی سلطنت ہے اور سلطان تمام اون ملکون کے سلطان ہین جہان مسلمان
ہین یعنی تقریباً تمام ایشیا اور افریقہ اور اوس حصہ یورپ کے جہان کہ وہ حکمران ہین
پس ساری دنیا کے مسلمان سلطان پر جان نثار ہین سلطان کی بدخواہی اور ضرر رسانی
مین سارے مسلمانون کی بدخواہی اور مخالفت و دشمنی ہے وہ لوگ جو سلطان کو امام
دین اور خلیفہ اور پیشوا جانتے ہین کیونکر اونکے نقصان اور ضرر پر تحمل اور سکوت کرین گے
نہین ہرگز نہین سلطان کے ضرر و نقصان کی حالت مین ساری دنیا کے مسلمان کو مسلح ہونا
پڑیگا اور اونکے دشمنون سے دشمنی کرنی پڑیگی اسلیے ہم اپنی دانا گورنمنٹ جناب
ملکہ عالیہ کے اراکین سے التجا کرتے ہین کہ وحشی درندون ناعاقبت اندیشون کے
اصوات ناپسندیدہ کی سماعت نفرماوین اور ہم دل شکستون کی دل شکنی گوارا نکرین
اور اپنی قدیم حکمت عملی پر قایم رہین خدا اونکو خوش و کامیاب رکھے غیر قومون مین سے
بعض لوگ یہ خیال کرتے ہین کہ اگر ترکی روم کی سلطنت سراسر اسلامی ہوتی تو خیر کیا
وغیرہ مین عام مسلمان کیون سکوت کرتے یہ خیالات اونکی بیہودہ و باطل ہین شاید آثار
حرکات زمانہ کے ادراک سے بے بہرہ ہین پہلے بھی تو سرویہ نے سر اوٹھایا اور اوسکی

سر کوبی ہوئی تھی فرنگستان نے کیون نہ مزاحمت و مداخلت کی وہان اب قومی پولیٹکل کی کارروائیان
بڑہتی جاتی ہین اور یہ ہوا یورپ ہی سے چلی ہے جس سے اب ایشیا و افریقہ کے میدان مین طبع خان اوٹہا
تے روسیون نے قوقند و وسط ایشیا مین جو کچہ کیا اور کرتے ہین وہی ترکون نے مشرقی یورپ اور افریقہ مین کیا
+ سبحان اللہ بعض بیوہ عورتون نے محبت اسلام کے شوق سے مجاہدین لشکر اسلام کی معاونت مین سکہ دون
روپے کے زیور جایداد فروخت کر کے بضاعت چندہ مین دیا یہانتک کہ خاکساران بمبئی نے ایکروز
جو کچہ گدائی سے اونکو دستیاب ہوا اوسکا زر نقد حضرت سلطان روم کے سفیر مقیم بمبئی کو لیجاکر دیا
حمیت اسلام اور حرارت دینی اسے کہتے ہین اگر ہر شخص ساکن ہندوستان کہ شمار مین چار کروڑ سے
زیادہ ہین اپنے اپنے جان و مال درم و قلم سے حمیت اسلامی اور ہمدردی قومی کو کام مین لاوین تو
داخل صواب جمیل و اجر جزیل مین شامل ہوین و رینولاجناب بوعلی فطرت ارسطو حکمت معالج امراض
ظاہر و باطن حکیم محمد باقر صاحب سلمہ اللہ تعالے جو چالیس برس سے ساکن بمبئی ہین اور راقم
آثم کے والد ماجد سے اتحاد برادرانہ رکہتے ہین اپنی دار الشفاے یونانی سے فی سبیل اللہ و بسطے
مجروحان غازیان اسلام کے مرہم عثمانی قریب چالیس من کے ترتیب دیکر دس صندوقون مین بطرف
اسلامبول روانہ کیا اور جو ابیات اون صندوقون پر لکہے گیئے اونکی نقل واسطے ناظرین کے ذیل مین ہے

اشعار

بحمد اللہ بعد لعنت از توفیق ربانی — حکیم بمبئی باقر زمارستان یونانی
خود از دار الشفاے وقف مرضای سالکین را — دہد دارو ی پاک اوراکہ او دارد مسلمانی
زہر غازیان جان فدای دین احمد را — بخون دل و آب چشم مرہم ساخت عثمانی
برای زخم شمشیر و گلولہ نافع این مرہم — فرستادہ بدہ صندوق نزد ظل سبحانی
نگین اسم اعظم ہمت تو کرد در دستت — کہ مرہم ہر مہمات ست اسم اعظمت دانی
بہ دوم لا الہ الا الحمید و روشنا باد — تصور نفی اعدا ہست در اثبات سلطانی

تصور شیخ الاسلامت مکن در نفی و اثباتت	تصور کن رسول اللہ را در ذات یزدانی
خداوندا بحق آل و اصحاب رسول اللہ	کہ سلطان بادتا محشر بادورنگ جہانبانی
قبول بارگہہ بادا بحق آل پیغمبر	توئی شاہ و سلیمان تخت و من مور سلیمانی

اسی طرح شہر لندن مین ڈیوک آف سدرلینڈ صاحب بہادر نے ایک کیامٹی مجروحان سپاہ ترک کی اعانت کی مقرر کی ہے بعضون نے دس ہزار بعضون نے پانچ ہزار روپیہ اسمین دیے ہین لاکھون روپے جمع ہوتے جاتے ہین چنانچہ ماہ گذشتہ مین چھیہ ہزار کمل اور چار ہزار پشمینہ لحاف اور بانات لباس و موزہ وغیرہ زخمیون کے لیے اسلامبول کو بھجوائے ہین الغرض عرب و عجم و مصر و عراق ہر ایک طرف سے اہل اسلام کی اعانت جاری ہے مگر یہود و نصاریٰ جو سلطان سے اور سلطان کی رعایا اور ملک سے کچھ مطلب رکھتے ہین اس امر مین اسوقت اپنی محبت جتانے کے لیے امداد کرتے ہین ۔۔

ملک روم و شام کی کیفیت اور نقشہ

سلطان روم کا آدھا ملک ایشیا مین داخل ہے اور آدھا یورپ مین شامل ہے جسطرح کہ روس کا ہے ملکہ افریقہ مین بھی سلطان کی عملداری مین بڑا ملک ہے اول یورپ ترکیہ کا بیان ہوتا ہے ملک یورپ ترکی یعنے روم اوسکے اوتر و پچھم کی جانب بلاد اسٹریا و کہن کیطرف ملک یونان یعنے گریس اور بحیرہ مارمورا اور یورپ کے سمت بحر الاسود و بلاد روس واقع ہے طول چھیہ سو میل اور عرض چار سو میل مربع میل تین لاکھ باشندے ایک کروڑ پچاون لاکھ دار السلطنت کا شہر قسطنطنیہ جسکو اسلام بول یا استنبول بھی کہتے ہین اس ملک کو ساحل دریا خوب ہے اکثر خلیج تونک کھاڑیان جزیرے سبکی ملحق ہین

سرحد شمالی کا ایک حصہ کوہ کارپیتھین سے بنتا ہے اور کوہ ہمیس اور بالکن اس ملک مین
شرق سے غرب تک گذرتا ہے اور مختلف سمتون مین جا بجا ٹیکریان دکھائی دیتا ہی
دریاے ڈینوب مین اکثر یہان کی ندیان ملتی ہین آب وہوا معتدل فرحت افزا ہی
معدنیات کئی قسم کی یہان ہین مگر لوہا خوب کثرت سے نکلتا ہے زمین زراعت کی لایق
مواشی بہت پاے جاتے ہین ریشم شہد موم افراط سے یہان پیدا
ہوتا ہے باغات میوجات افراط سے خصوص گلاب اور اوسکا عطر سب جہان مین
یہان سے جاتا ہے باشندے دیانت دار دلاور مدبر ہوتے ہین دس لاکھ
قوم فوج ترکی یہان ہے سلطان السلاطین وخاقان البحرین سلطان عبدالحمید خان قیصر
روم خود مختار فرمان روا سے سلطنت ہین اسکو شہنشاہ پورٹ کہتے ہین قوم اسکلیونیا
ولیشیا ارمینیا تمام یہان کے قدیم باشندے ہین اس ملک کے تمام بڑے
علاقے اور ضلعے گیارہ ہین اور ایک سو تعلقے ہین بڑے ضلعون اور علاقون کے
نام رومیلیا تھیلی البینیا بلگیریا سرویا بوسینیا کروشیا
مالدیویا ولیشیا وغیرہ جنکو البات کہتے ہین خلیج سلونی کے کنارے پر شہر
سلونیکی بڑا بندر اور تجارت مین بڑا مقام مشہور ہے بحرالاسود کے کنارے پر
وآرنا بڑا بندر ہے علاقہ بلگیریا کے دکن جانب شملا بڑا قلعہ بند شہر ہے دریاے
ڈینوب پر سالسٹریا بڑا شہر اور قلعہ محکم ہے اور شہر اوڑیانوپل اس سلطنت مین دوم درجے
کا شہر ہے قبل فتح قسطنطنیہ کے ترکون کا پایہ تخت تھا ہاسپودار کے کئی زمیندار
امیر ولیشیا اور زار کے علاقہ کے سب امراسلطان کے خراج گذار ہین اگرچہ روس کی
سرحد مین رہتے ہین بوکارلیٹ ولیشیا کا قدیم دارالحکومت ہے سواے انکی شہر سوفیا

گستاری فلیپوپلس باسسترای بالیس رودوستو گالانیس یا بنار سچوک وغیرہ آباد ہین
تجارت اور صنعت گری کا کام خوب چلتا ہے اب ملک شام ترکیہ کی حقیقت
سنیے یہ ملک حصہ ایشیا مین داخل ہے اوسکے اوتر کیجانب بحرالاسود بحیرہ کی جانب
خلیج دریاے شور دکن کی جانب ملک عرب اور پورب کی جانب ملک ایران ہے
طول مین سات سو ساٹھ میل اور عرض مین سات سو پچاس میل ہے یہان کے باشندے
ایک کروڑ بیس لاکھ ہین اس ملک مین سات ضلعے ہین مثل ایشیا میزا اور سیریا یعنی
شام ارمینیہ پوٹمیا فلسطین بیت المقدس کوہ طور ولادتگاہ حضرت مسیح علیہ السلام
اور اسی کو بلاد شام کہتے ہین یہان کوہ تاراس ارارات لبنان مشہور ہین دجلہ اور فرات
وغیرہ نامی ندیان اس ملک مین بہتی ہین اور بغداد و بصرے کے تلے ہوکر خلیج فارس
دریاے شور مین گرتی ہین وان اور دیدسی بڑے تالاب ہین قوم عرب ترک وغیرہ
یہود و نصارے قدیم باشندے اس ملک کے ہین نامی شہر سمرنا انتولیا انغورہ
یوروشلیم یعنی بیت المقدس بصرہ طرابلس بغداد شریف حلب کنعان موصل ارض روم
دیار بکر وغیرہ بڑے شہر ہین قدیم شہر یونان اور نینوا اسی ملک مین تھا اسکے ملحقات
بہت سے جزیرے ہین اونمین جزیرہ سیپرس نہایت آباد اور خوشنما جگہ ہے یہان تمام
ترکستان اور جزایر مین سلطان البرین و خاقان البحرین سلطان عبدالحمید خان کا عمل ہے
اس ملک مین اکثر قوم بادیہ نشین ہین اور ہر قسم کی تجارت کرتے ہین یہان چاول مکا
شکر روئی اور کئی قسم کا میوہ بہت پیدا ہوتا ہے اور دنبے باریک اون والے
جنکی شال بنتی ہے بکثرت ہوتے ہین بعضی کتابون مین لکھا ہے کہ بلاد روم جسکو
ترکی یوروپ کہتے ہین اہالیان رعایاے سلطان دو کروڑ بیسٹھ لاکھ اور بلاد اوقیہ

سلطان کی عملداری کے اندر تین لاکھ اسی ہزار رعایا ہے نقشہ روم وشام کا آخر
کتاب مین موجود ہے ٭

دار الخلافت شہر استنبول کا بیان

اس شہر کو قسطنطنیہ اور اسلام بول بھی کہتے ہین زمانہ سابق مین بیزنطیہ اسکا نام تھا
اس شہر کا بانی اول بیزنس بادشاہ تھا جو حضرت عیسے علیہ السلام کے بارہ سال
پیشتر حکمرانی کرتا تھا اس شہر کو شمال کیجانب تین فصیل قدیم جابجا شکستہ ہین
ہوا اس شہر کی کثیر الاختلاف فصل شتا مین اکثر یہان بارش ہوتی ہے اور یہ موسم
مدت تک رہتا ہے اور موسم خریف مین سمت جنوبی سے سخت سرد ہوا چلتی ہے
یہان موسم ربیع وصیف اعتدال پر رہتا ہے بارہا یہ شہر بادشاہون کی جدال
وقتال مین تباہ ہوا جب قسطنطین اکبر روم کا بادشاہ ہوا ۳۳۰ عیسوی مین اوسکو
اپنا تختگاہ بنایا اور اوسکو اپنے نام سے مشہور کیا پھر ۱۵۵۱ عیسوی مین زلزلے سے
خراب وتباہ ہوا دوسری بار پھر وہین بسا اور کئی مرتبہ اعجام اور اہل بلغار وغیرہ
نے اس شہر پر لڑائیان کین پھر ۸۵۷ ہجرے مطابق ۱۴۵۳ عیسوے مین سلطان
محمد نے اسکو فتح کیا اور دار السلطنت اسلام بنایا جب سے اسلام بول مشہور ہوا یہ
شہر آبنائے باسفرس پر دونون کنارون کی جانب بستا ہے طول بیس کوس اور
عرض مین دس کوس ہے اس شہر کی تقسیم چار قسم پر ہے جسکا مجموع نام قسطنطنیہ
ہے پہلا حصہ خاص اسلام بول اسمین بڑے بڑے مکانات اور قشلا قہاے وسیع
اور بڑے بڑے بازار اور مساجد کلان اور بڑے مینارے جنپر تانبے کے پتر

طلائی اور ذہبی کام کے جڑے ہوے ہین اور اوپر دو راس قسم کے ایک قسم کا
برج بنایا ہے اس حصے مین سب سے بڑی مسجد جامع اباصوفیا ہے جو زمانہ
سلف مین نصارے کا دیوں تھا کہتے ہین کہ معلّم انتیموس نے آٹھ برس کے
درمیان شاہ قسطنطنین کبیر کے لیے بنا کیا اوسپر ایک قبہ عظیم الشان تھا جو زلزلہ
سے گر پڑا اور دیگر اوسکی جہت حد بد طیار ہوئی ہے لیکن اوسکی بلندی کو نہین پہونچتا
کسواسطے کہ پہلے ایک گنبد تھا اب اوسکی جگہہ پر دو گنبد کلان اور چہہ گنبد خورد
بنائے ہین اور اوسمین چوبیس شبکے روشنی کے لیے رکہے ہین اور نیچے گنبد کے
کئی سنگین ستون اور بہت لطیف سنگ سماق و رخام کے واسطے استحکام عمارت کے
لگائے ہین اور ہر ستون پر تاج کی تصویر کہودی ہے رواق نہ باب مین تانبے
سے منقوش نہایت زیبا اور منبر پر نشان سلطان محمد فاتح قسطنطنیہ ہے اور تمام اس
عمارت کی در و دیوار طلا سے منقش ہے جو سلطان محمد فاتح نے چونے سے بند
کروا دیا تھا سلطان عبد المجید خان مرحوم کے زمانے مین وہ چونہ نکالا گیا اور اوسکی
مرمت اور تعمیر ہونے سے نہایت آراستہ ہوگئی زمانہ قدیم مین اباصوفیا کے درمیان
ایک ہیکل بزرگ تھا جسوقت وہ کنیسہ مسلمانون کے قبضے مین آیا انہون نے
اوسکو مسجد بنایا اور اوس ہیکل کو توڑ ڈالا اور قریب اس جامع مسجد کے آت میدان کے
نزدیک سلطان احمد کی مسجد جامع ہے اوسکے چہہ منارے بہت بلند ہین
اور جامع مسجد سلیمانیہ سب مسجدون سے بڑی ہے اوسکے ستون تیس گز بلند
ہین اور اسپر چار منار بہت بلند ہین اور روبرو اس مسجد کے شیخ الاسلام کے محلے کا
دروازہ ہے اور جامع مسجد عثمانیہ اور جامع مسجد سلطان بایزید اور جامع مسجد شہزادہ

اور

اور جامع مسجد سلطان محمد فاتح اور جامع مسجد سلطان سلیم یہ بہت بڑی مسجدین شہر کی
شمار کیجاتی ہین اور اس حصے مین کل مسجدین تین سو چوالیس ہین اور پانسو اٹھارہ مدرسے
اور سو محلون سے زیادہ خانہ شماری نوے ہزار کی ہے اور اسی حصے مین مقبری
سلطان عبدالمجید خان مرحوم و سلطان بایزید خان مرحوم و سلطان محمود خان مرحوم کے
ہین وہ بھی قابل دید ہین اور تین سو حمام ہین اونمین بڑے حمام اباصوفیہ اور حمام
محمود خان اور حمام بایزید اور حمام متصل قلعہ مشہور و معروف ہین اور مسافرخانے کئی ہین
چنانچہ بڑا مسافرخانہ خان سنبل خان وغیرہ کا ہے یہ خاص مصر اور شام کے لوگون کے
اوترنے کے لیے جگہہ ہے اور یلدرم کا مسافرخانہ جہان اہل مغرب ٹھہرتے ہین
اور سوائے اسکے کئی مسافرخانے ہین جہان ہر ملک کے لوگ اوترتے ہین اور آرام
پاتے ہین اور شفاخانے کئی جگہہ پر ہین اور کئی جگہہ میدان وسیع دلفزا ہین وہان اکثر
لشکر کی قواعد ہوتی ہے اور تمام میدان سے بڑہ کے آت کا میدان ہے جو بڑا
کشادہ ہے اس میدان مین ایک ستون قدیم ہے ایک ڈال پتھر کا بنا ہوا بہت بلند
استادہ ہے اور دو سے ستون بہی ہین وہ تانبے سے بنے ہوے ہین
اوسپر دو سانپ کی تصویرین کندہ ہین وہ سانپ باہم لڑتے ہین جب اہل اسلام نے
قبضہ کیا سانپون کے سرون کو توڑ ڈالا اور جسم اونکا ابتک موجود ہے کہتے ہین
کہ حکماے یونان نے اس طلسم کو واسطے دفع کرنے سانپون کے بنایا تھا اور
عمود ثالث اسطوانی الشکل شیر پی تاش نام اوسی میدان مین قایم ہے اس میدان
کے نزدیک ایک بڑا تہ خانہ قدیم بنا ہوا ہے اوس تہ خانے مین ایک ہزار اور
ایک ستون ایک ایک پتھر کا تراشا ہوا بی جوڑ لگا ہوا ہے اور اسی حصے مین ایک

مکان بہت بڑا بلند طرف مشرق کی نمود ہے وہ مکان مجلس صدر اعظم ہے اور ایک
مخصوص واسطے نشست سلطان کے بنا ہے اور قریب اس مکان کے ایک محلسرا
سلطان محمد فاتح کی ہے جسپر بڑی فصیل محکم اور مضبوط ہے اس محلسرا کے آٹھ دروازے
شہر کی طرف ہین اور دریا کی طرف اس مکان کی درازی چھہ ہزار گز ہے اور اس مکان مین
ایک باغ دلکشا سیر کرنے کے لیے اور بعض عجیب و غریب جانور قسم وحشی سے ہین
اور دریا کی جانب ایک محل بنام گلخانہ ہے وہ بہت مکلف اور آراستہ رہتا ہے اور
متصل اوس مکان کے باب ہمایون ہے اور روبرو باب مذکور کے میدان وسیع
اور اوسمین ایک قبۃ بزرگ قسطنطنین کبیر کے زمانے کا بنا کیا ہوا ہے اور اوسمین
سلاح خانہ قدیم وغیرہ اسباب رکھا ہوا ہے اسمین ایک دیوانخانہ بہت بڑا ہے
اس دیوانخانے کی دیوار سنگ سخت سے بنی ہے اور اسپر عجیب و غریب نقشہ کندہ
اور سونے کے پتریان اوسپر جڑی ہین اور اس عمارت کے نزدیک ایک بڑی بلند
عمارت ہے جسمین سلطان کا تخت مرصع رکھا ہے اور اوسکا نہایت ہی عمدہ کام ہے
بڑے تزک اور حشمت کا مکان دکھائی دیتا ہے اور اس عمارت کے متصل شبستان
شاہی اور حمام سلطان سلیم ثانی جسمین بتیس حجرے ہین موجود ہین اور اس مکان سے
کچھ فاصلے پر خزانہ سلطانی المشتہر بہ بیت کبیر اور عمارت دار الضرب و کتب خانہ
و مال خانہ وقف وغیرہ عمارات کارخانجات سلطانی عمدہ عمدہ ہین اس شہر مین بڑا بازار
بازستان نام کا ہے عمارت اس بازار کی سنگین اور نہایت خوش ترکیب ہے دروازے
اس بازار کے وقت معین پر کھلتے اور بند ہوتے ہین اس بازار مین بڑے مالدار
تاجر و سوداگر رہتے ہین اور قیمتی ہتیار اور عمدہ لباس و پوشاک یہان فروخت ہوتی ہے

دوسرا بازار قلبقچی کا مشہور ہے یہ بازار بہت خوب اور مرغوب ہے اسمین دو سو
دوکانین نہایت آراستہ و پیراستہ ہین اس بازار مین ایک کرسی نہایت خوب ایک
چبوترہ سنگین پر رکھی ہوئی ہے اکثر سلطان وہان آکر جلوس فرماتی ہین اور بازار
کی سیر و تماشا کرتے ہین اور اس بازار کے قریب ایک دوسرا بازار ہے کہ وہان
سپاہیون کا لباس بکتا ہے اور اسکے بعد جواہر فروشون کا بازار ہے پھر بازار
جوچی خان ہے جہان جوہری رہتے ہین پھر ایک بازار پرانے ہتیار بیچنے کا ہے
اور ایک بازار مین موزے چرمی سوتی وغیرہ کئی اقسام کے ملتے ہین اسکے بعد ایک
بازار چارسو یعنی چوک کا آتا ہے کہ وہان انواع و اقسام کی اشیا چین و فرنگ و ہند
و سندہ وغیرہ دنیا کی موجود ہین اور اس بازار مین نان بائی اور قماد ان اپنی اپنی
دوکانون کو بڑی عمدہ طور سے مصفا بنا رکھی ہین اکثر راستے و کوچے تنگ مگر نہایت
پاک و صاف و مکانات خوش قطع و خوش منظر اور بعض مکانات مین خانہ باغ اور
جابجا مساجد اور حمام خانے اور بڑے بڑے مکانون مین پانی کی نہر جاری
ہے اس نہر کا پانی نہایت شیرین اور ہاضم طعام ہے اور اس نہر کا خزانہ شہر سے
بارہ کوس پر ہے دوسرا حصہ شمال کی جانب اس حصے کو غلطہ کہتے ہین دوسرے حصے
سے تھوڑے فاصلے پر درمیان سے دریا جاری ہے طول اسکا دو میل اور عرض
آدہ میل اور جہازات سلطانی اور بڑے بڑے تاجرون کے کھڑے رہنے
کی لنگرگاہ ہے اور دریا پر دو پل چوبی لوگون کی آمد و رفت کے لیے بنائے گئے ہین
اور اسی حصے مین مخازن مال تاجران اور مکانات بلند و کلاے فرنگ و روس وغیرہ کے
موجود ہین اور ارمنی اور فرنگ کے دیول اور کرایہ کے مکانات مسافرون کے لیے یہان

میسر آتے ہین بعض بعض کرایہ کا مکان دس قرش سے اسّی قرش یومیہ تک ملتا ہے
اور اس حصے کے راستی اور کوچے بہت صاف اور کشادہ ہین تیسرا حصہ اس حصے کا
نام بوغاز ہے بحر اسود اور بحر ابیض دونون دریا کے منہ یہان ملگیے ہین طول اسکا ۲
میل اور عرض اسکا ایک میل دونون کنارون پر مکانات پختہ و عمارات عمدہ ہین اور بڑے
بڑے محل عالی شان لطیف اور آراستہ اور مسافرخانہ نہایت پیراستہ ہین بازار بڑے
کشادہ اہل حرفہ سے بھرے ہوے اور صناعت اور اسباب تجارت رکھے ہوے
موجود ہین اس حصے مین عمدہ مکانات توپخانہ سلطانی و جامع مسجد سلطان محمود و محلہ بکتاشیہ
و چراغان سرا وغیرہ قابل دید ہے آب و ہوا اس حصے کی نہایت پاکیزہ اور لطیف
زیادہ ہے چوتھا حصہ اس حصے کو اسکودار کہتے ہین اسلام بول کے روبرو ہے
اور اوسمین بھی کئی مساجد اور مکانات عالیہ و باغات و بازار ہین غرض شہر مین سائیر
شاہان ولایت کے وکیل رہتے ہین اس شہر مین مسجدین ۹۲ ۷ ۶ مدرسے ۳۸ ۵ ۶
خانقاہ ۷۰ ۱۹ دریا کی نہرین ۱۴۰ قدیم محلے ۴۴۶ ۴ حمام خانے ۴۰۸ قہوہ خانے
۹۹۱ عیسائیون کے محلے ۳۶۸۷ یہودیون کے محلے ۲۳۹۰ عیسائیون کے دیول
۱۱۵۰ یہودیون کے دیول ۳۵۰ اور ہمیشہ بارہ ہزار کشتی و جہاز لنگر گاہ مین رہتا ہے

فوج ترک بری و بحری

اس سلطنت ترکی کے سپاہی بڑے دلاور و جرار فوج دشمن پر خونخوار ہوتے ہین ہمیشہ
بڑے بڑے معرکے مین انہون نے وہ دشمن کو ہاتھ دکھائے کہ شمشیر و بندوق و
توپ کو اونکے چھین لائے یہ فوج ترک یورپ کی تمام افواج سے قواعد دانی مین

بڑھکر بلکہ تمام دنیا کی فوجون مین بہتر ہے ترک کی جیوٹ و بہادری مشہور ہے دشمنون
کی زبان پر مذکور ہے اور ملک دنیا کی عمدہ سے عمدہ اگر توپخانہ ہے تو ترکیون کا ہے
سلطان عبد العزیز خان کی پندرہ سال عملداری نے اور کوئی جدید فائدہ نہ دیا
مگر کل قوم جوانمرد ترک و سرکیشیہ و چراکسہ و عرب و بازی بوزق وغیرہ کو اوس وضع
کی نئی قواعد جنگ سکھلا دیے جو یوروپ کے بڑے عقلمند بادشاہون کے حاشیۂ
خیال مین نہ تھی اور اون قاعدہ دان قوم کی ردیف کا لشکر اسقدر ملک مین بہر دیا ہے
کہ کیسا ہے قاعدہ دان کتنا ہی لشکر غنیم مقابلے پر لاوے تو تتر بتر کر دے اسوقت
ترک جو قواعد جنگ استعمال مین لاتے ہین سو وہ پروشیہ کے قواعد جنگ کے ساتھ
نسبت نہین رکھتے قوانین جرمنی مین سپاہ وقت دھاوے کے بیشمار بھیج جاتی ہے
اور ضابطہ جدید ترک مین سو ہزار سپاہ اعدا کے مقابل پندرہوان حصہ سے کم سپاہی
رکھتے ہین یہ قاعدہ دشمن کی مار سے بچنے کا ترکیون نے بہت شائستگی سے ایجاد کیا ہے
ہمکو معلوم ہوا ہے کہ ترکیون کی نئی وضع کی قواعد کی آزمایش اور اسمین کی قباحتون کو
دفع کرنے مین حسین عونی پاشا مرحوم نے بڑی محنتین اوٹھائین آخر ایک ایسی قواعد بنالے
کہ وہ یوروپ کی تمامی رجمنٹون کے اعلے درجے کی کرنیلون اور کپتانون کے تجربہ سے
الگ تھی افسوس اس قواعد کے اصلی نتایج (جواب سرویہ کے باغیون کی جنگ سے
حاصل ہوئین) دیکھنے سے تیس یا پینتیس روز آگے حسین عونی پاشا نے وفات پائی
عمر پاشا فاتح کریمیا و باسٹوپل ۱۸۵۶ عیسوی و یا ۱۲۷۲ ہجری مین قاصد اس امر کے تھے
کہ صرب و جبل اسود کے وحشی عیسائی قوم کو مار کے سمجھاوے کہ روس اور مخالفان سلطنت
عثمانیہ کے فریب و فتور مین نہ آئین لیکن اس چھیڑ کے ذیل مین اور حاسد ریاستون کی

عام جنگ کا بندوبست آہستگی سے کرنا قرین مصلحت متصور تھا اب ترکی کے ارادے اور مخفی منصوبے جرمنیون اور روسیون پر کھل گئے اور اون ہتیارون کے استعمال اور جنگاہ پر سپاہ کے بچاؤ کے طریق سے معلوم ہوگیا کہ یوروپ اس جنگ سے چند منٹ آگے تک ترک کو غافل سمجھتا تھا اور فی الحقیقت یوروپ غافل تھا اور ترک بہت ہوشیار تھے ترک کی فوج کی پھرتی اور کمینگاہ و قلعجات کو خالی کرانے کی گھات بھی جدید ہین جو ابتک جرمنیون کی طبیعت واقف نہ تھی ورنہ وہ قلعہ بیزن پر جو فرانس مین واقع ہے نوّے روز سے زیادہ دن تک غبارے مارے نہوتے اور جو سیدن مین سے نپولین کو پکڑ لیا تھا سو وہ کثرت فوج و توپخانہ پر روشیہ کا سبب تھا چوسٹھ روز مین ایک چھوٹے سے لشکر ترک نے اون سڑکون کو چھین لیا ہے جنسے باغیان سرویہ کو مدد و کمک آنے کی بڑی بڑی امیدین تھین آج کل حقتعالے نے وہ قوت بری و بحری سلطان کو عطا کی ہے کہ جسکے سامنے بڑا سا لشکر دشمن کا فوراً واصل جہنم ہوجاتا ہے

قوت لشکر بری جو کچھ سلطان کا لشکر ابھی تیار رہے جملہ تیرہ[۱۳] لاکھ سینتالیس ہزار یا نسو آٹھ سوار و پیدل نظامیہ اور بے قواعد سمیت موجود ہے اخبار دار الخلافۃ قسطنطنیہ مورخۂ ۱۷ محرم سنہ ۱۲۹۴ ہجریہ مین تحتہ چھپا ہے ترجمہ اوسکا بجنسہ یہ ہے

شمار عساکر سلطانی	فوج نظامیہ و قوا	ردیف صنف ۱	ردیف صنف ۲	ردیف صنف ۳	عدد توپ	جملہ
درجہ اول	۳۵۴۸۳	۴۵۹۵۳	۴۲۰۴۵	۱۵۱۸۸۵	۱۸۲	۲۷۵۲۶۶
درجہ دوم	۲۰۹۳۴	۶۴۸۱۴	۵۲۹۷۲	۱۲۶۵۶۵	۱۳۲۹	۲۷۴۷۸۵
درجہ سوم	۴۴۳۳۲	۶۲۰۷۱	۵۳۷۲۸	۱۰۷۴۴۲	۸۴۹	۲۶۷۴۷۳

شمار عساکر سلطانی	فوج نظامیہ باقوعد	ردیف صنف ۱	ردیف صنف ۲	ردیف صنف ۳	عدد توپ	جملہ
درجہ چہارم	۲۸۵۹۶	۷۳۲۹۸	۵۱۱۲۳	۷۴۵۸۸	۶۷۰	۲۲۷۶۰۵
درجہ پنجم	۲۷۳۹۴	۳۶۶۱۱	۴۴۴۴۳	۳۹۹۱۵	۲۱۵	۱۴۷۶۳
درجہ ششم	۲۱۸۴۵	۱۶۰۶۰	۱۹۱۹	۶۹۵۳	۹۴	۵۶۷۷۷
درجہ ہفتم	۱۸۹۹۳					۱۸۹۹۳
برسواحل بحر سیاہ	۰	۱۹۲۰۰	۲۴۰۰۰	۱۲۰۰۰	۰	۵۵۲۰۰
چوکیداران دریا	۱۷۱۰۲	۰	۰	۰	۰	۱۷۱۰۲
چوکیداران حدود	۷۰۴۴	۰	۰	۰	۰	۷۰۴۴
میزان کل	۲۳۰۶۲۳	۳۱۸۰۰۷	۲۸۰۴۳۰	۵۱۸۴۴۸	۳۳۳۹	۱۳۴۷۵۰۸

قوت بحری بھی ملک روم میں از حد زاید ہے کہ ۱۵ آگبوٹ آہنی جنگی سلطانی اس صورت سے تیار ہیں کہ حسب وقت کام پڑے فوراً میدان جنگ میں مستعد ہوں ماسوا ازین دریاے ڈینوب اور بحر سقوطرہ میں ۱۴ آگبوٹ جنگی پہلے آگبوٹوں سے ذرہ چھوٹے جو نو ایجاد ہیں موجود ہیں اور اونپر التواپ قسم آرمسٹرانگ چڑھی ہوئی ہیں اور شمار التواپ و قوت وغیرہ ذیل میں مرقوم ہے آگبوٹ موسوم مسیوڈیہ پر چودہ ضرب توپ کلان چڑھی ہیں اور یہ آگبوٹ ۲۰۰ گھوڑون کی قوت رکھتا ہے اور چار آگبوٹون پر ۱۶ ضرب توپ اور قوت ۲۰۵۰ گھوڑون کی کہتے ہیں اور سات آگبوٹون پر ۸ ضرب توپ ۳۵۶۸ گھوڑون کی قوت رکھتے ہیں اور سات آگبوٹ آگبوٹ کلان کے سوا اور آگبوٹ چھوٹے ہیں اور آگبوٹ نصرت پر ۱۱ ضرب توپ ہیں علاوہ اسکے اور

پندرہ آگبوٹون پر ۱۳۰ ضرب توپ چڑہی ہین سوا اسکے سرکار عثمانیہ کے پاس
بہت سے آگبوٹ ہین جنمین تین آگبوٹ بنا درین جنگی افواج لانے لیجانے
والے ہین اور ان سب پر ۲۵۴ ضرب توپ ہین اور پانچ آگبوٹین قسم فرنگٹ
مسلح باتواپ ہین اور سات چہوٹے آگبوٹون پر ۱۰۰ ضرب توپ رکہی ہوئی ہین اور
چار اسکرو آگبوٹ ۱۶ ضرب توپ والے ہین اور آگبوٹ مجیدیہ پر ۵ ضرب توپ جو ابہی نئی بنی
ہے اور ہمیشہ کنارون پر نگہداشت کے لیے پہرتی رہتی ہین اور چار قسم ٹیکو پہل کے ہین ہر ایک پر ۱۶ ضرب توپ ہین
اور تین آگبوٹ اور ہین جو وہ ہمیشہ دریا کی دیکہہ بہال کرتے ہین اگرچہ یہ بہی جنگی ہین مگر
اونپر توپین نہین اور ماسوا انکے تاجرون کے آگبوٹ کلان پر بہی سرکار عثمانی کا
حق ہے کہ جسوقت درکار ہو کام مین لاوے اور آگبوٹون تجارین سے ایک
آگبوٹ مسمی بدری ٹیفوٹک ہے جو بہت بڑا ہے اور دو ہزار چار سو آدمی
اوسپر سوار ہوسکتا ہے غرضکہ بوقت ضرورت دولت علیہ ۱۵۰۰۰ ایک لاکہہ پچاس ہزار
فوج بحری جنگی میدان جنگ مین فوراً روانہ کرسکتی ہے

ذکر سلطان عبدالحمید خان ثانی خلد اللہ ملکہ وشانہ

دسوین شعبان سنہ ۱۲۹۳ ہجری مطابق ۳۱ گست سنہ ۱۸۷۶ عیسوی کو تخت سلطنت پر جلوس
فرمایا تولد انکا سنہ ۱۲۶۰ ہجریہ مین ہوا ہے یہ سلطان دینداری مین اور زہد و تقوے اور
رحم دلی مین وحید زمانہ ہین باوجود کاروبار سلطنت کے جب نماز کا وقت آتا ہے
فوراً مصلی بچہا نماز ادا کرتے ہین انکی والدہ نے آپکو نہایت صغر سنی مین چہوڑ کر انتقال
فرمایا تھا سوتیلی مان نے آپکو پرورش کیا اور اپنے چچا سلطان عبدالعزیز خان مرحوم کے ہمراہ ملک

یوروپ کی بھی سیر کی ہے زبان فرنچ ترکی عربی فارسی انگریزی وغیرہ مین خوب
قابل ہین جب یہ سلطان تخت سلطنت پر جلوہ افروز ہوے کل رعایا نے بخوشی تمام مبارکباد
دی اور مولانا سلطان عبدالحمید خان خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ نے اپنی قدیم رسم بموجب مسجد
ایوب مین جاکر نماز جمعہ کی ادا کی اور بعد نماز کے اوسی روز ساتوین ستمبر ۱۸۷۶ عیسوی کو
سلطان کی کمر سے تلوار جواہر نگار باندہی گئی اس سلطان نے وہ نئے قوانین ایجاد کیے
کہ جس سے رعایا خوش وخورم ہے اور لشکر سلطانی کی ترکیب اور عمدگی اور چستی اور قواعد
دانی کی طرف سلطان کو زیادہ خیال ہے اس سلطان نے تخت نشینی کے بعد سلطان
عبدالعزیز خان مرحوم کے متعلقین کو درماہہ مقرر فرمایا سلطان عبدالعزیز خان مرحوم کی
والدہ کو ۵۰ ہزار قرش حضرت نجابت لودولتلو یوسف عزیزالدین افندی فرزند اکبر
سلطان مرحوم کو ۳۰ ہزار قرش حضرت محمود جلال الدین افندی کو ۲۰ ہزار قرش
حضرت محمد شوکت افندی کو ۱۵ ہزار قرش حضرت سیف الدین افندی کو دس ہزار
قرش صاحبزادیان سلطان مرحوم یعنی فاطمہ سلطان واسما سلطان وآمینہ سلطان
دس دس ہزار قرش اور سلطان مرحوم کی ہر ایک حرم ثانیہ اور ہر ایک حرم رابعہ کو
پندرہ پندرہ ہزار قرش حضرت مولانا السلطان مراد خان افندی کو ایک لاکھ ۲۵ ہزار
قرش اور والدہ محترمہ سلطان مراد موصوف کو ۲۵ ہزار قرش حضرت صلاح الدین
فرزند مراد خان کو ۲۰ ہزار قرش وخدیجہ سلطان وفہیمہ سلطان صاحبزادیان سلطان مراد خان
دس دس ہزار قرش اور چارون حرم سلطان مراد ۶۰ ہزار قرش غرض جتنے لوگ
سلطان کے لواحقین تھے سبکو راضی کردیا اور سلطان خلد اللہ ملکہ کی توجہ معاملات
سلطنت مین بدرجۂ وافر ہے اور دن بدن سلطان کی دخل دہی بڑہتی جاتی ہے اور

دولت سے خوب ماہر ہونے مین بڑی کوشش فرمایا کرتے اور تقیدات و لحاظات
جو اگلی زمانے مین فیمابین سلطان اور وزرا کے تھی سب برطرف کر دیے گیے اور
اب سلطان وزرا کو اپنے حضور مین بٹھلا کر اون سے مقدمات ملکی مین بحث کر دیتی
ہین جبکہ روسی کے پادریون کے بہکانے سے جو فتنہ و فساد ملک بلگیریا و بوسنیا
و ہرزگوینا مین جاری ہوا اور نصارے نے اکثر مسلمانون کو زندہ جلا دیا تھا جب
فوج ترک باشی بوزق وہان پونچی اور فتح پائی اونہون نے بھی انتقام لینا
شروع کیا بلاد صرب یعنی سرویا بھی باغی ہوگیا اور پچاس ہزار روس ہتیار بند
انکی کمک کو آیا اور زر و مال سے امداد کی آتش جدال و قتال بھڑک گئی جرنیل اغناتیف
روسکا یہان فوج سرویہ کا سپہ سالار بنا دوسری جانب مانٹی نگرو والی جبل اسود
نے کئی مسلمانون کے ناک کان کاٹ کر جور و ستم آغاز کر دیا ہر دو جانب لشکر سلطانی
وسطے انطفاے نائرۂ فساد کے مع سنجق شریف روانہ ہوا اور وہ ایک برکت کا نشان ہے جسکا یہ عنوان ہے

سنجق شریف کا بیان

یہ نشان مقدس سبز تافتہ کا ہے اور چار لفافون مین تافتہ کے ملفوف ہے اور وہ
ملفوف ایک اور تافتہ کے خریطہ مین بحفاظت تمام دہرا ہوا ہے اور یہ نشان مطہر
چار گز بلندی کا ہے اور حضرت خلیفہ سیوم رضی اللہ عنہ کے دست مبارک خاص سے
طلائی حروف سے اسپر کامل قران شریف لکھا ہوا ہے کسکو یارا ہے کہ خوبی و برکت
و بزرگی اس نشان مقدس کی بیان کرے آثار شریف مین جہان یہ نشان رکھا ہوا ہے
اور بھی بہت سے تبرکات آثار شریف مین ہین مثال نعل اسپ شریف و دندان مبارک

آنحضرت و موے مبارک و کمان و شمشیر مقدس وغیرہ موجود ہین اور یہ نشان خاص
حضرت امیرالمومنین عثمان رضی اللہ عنہ کے دست مبارک کا تیار کیا ہوا ہے اور
کپڑا اوس نشان مطہر کا حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ مبارک کا پردہ
ہے اور وقت جنگ کریمیا کے یہ نشان متبرک روانہ کیا گیا تہا جسکا ثمرہ و نتیجہ سب پر
ظاہر ہے جب یہ نشان دار الخلافت کو واپس آتا ہے اوسوقت سلطان اور وزیر
اعظم مع رؤسا و عمایدین شہر پانچ میل تک استقبال کرتے ہین اور سلطان یا وزیر اعظم
اپنے سر پر لیے ہوے مقام مذکورہ متبرک تک لاکر بعادت قدیم رکھ دیتے ہین
چنانچہ سرویہ کی لڑائی مین یہ نشان باہر نکالا گیا تہا اوسکی برکت اور کرامت سے
اہل اسلام نے باغیون پر فتح پائی جب یہ نشان میدان جنگ مین استادہ ہوتا ہے
اسکے گرداگرد تمام سپاہیون کا پہرا رہتا ہے تمام سرداران فوج اسکے سامنے
باادب دست بستہ کھڑے ہوتے ہین اور بوسہ دیکر میدان جنگ مین قدم دھرتے
ہین ہرچند بدخواہان سلطنت اسلام تماشا دیکھتے تہے اور زمین یورپ سے سلطنت
اسلامیہ کا نام و نشان مٹانا چاہتے تہے اور تمام سلاطین یورپ کو سلطان کا مخالف
بناتے تہے مگر بادشاہ حقیقی نے اونہون کا فریب اونہین کے آگے کیا اور چاہ کنندہ را
چاہ در پیش رکھا چنانچہ یکم ستمبر کو عبدالکریم پاشا نے اپنے کل عساکر الکزناٹز کے روبرو
جمع کرکے سرویہ پر بڑے زور سے ہجوم کیا اور تمام مستحکمات اور قلعجات سرویہ کو
جو جنوب مشرق کی طرف واقع ہین سر کیے اور الکزناٹز پر بہی غالب ہوے اور قریہ
جات اطراف کو تباہ کردیا یہ مجادلہ و مقاتلہ بہت سخت ہوا گیارہ گہنٹے تک یکسان لڑائی
رہی اہل سرویہ کو بوری شکست اور بڑا نقصان ہوا اس فتح نمایان سے ترکون کے

حملے قلعہ الکزنا ٹرشرنیف جنرل تہام نہ سکا اور وہان سے بہاگ کر لشکر کمکی کے
ساتہ جو اس عرصہ مین بلغراد سے آگیا تہا قلعہ کو بلغراد کے جو درمیان کرو جوا تروا برابر
کے واقع ہے امن لیکر مقابلے پر کہڑا ہوا ترکیون نے یہ دیکہہ بڑی جرات سے
اپنا قدم بڑہایا لشکر سرویہ کا انتظام کمیت پر اس طور سے تہا میمنہ کی انتہا مغرب طرف
قریہ سکواتر کے عقب اور شمال طرف اوس قریہ کے مقام برسیلو و ترنگ تہے اہل سرویہ
نے مورادیہ کے کنارے جب مقام بلچہ کو جو بلند زمین پر ہے اپنے اختیار مین رکہا
تہا جسوقت مغربی رخ پر مقام بلچہ کے الکزنا ٹر تک لشکر سرویہ کا میسرہ تہا ترکی لشکر کا
میمنہ مقام سبکہ کے قریب سے لیکر اوسی راستے کے کنارے تک جو موصل اور
سنکوترا کو جاتا ہے جنوب کی طرف تہا اور وہان سے اونکے صفوف شمال و مغربی
رخ پر دریواط سے سبلیہ تک تہے اور میسرہ جا کوفنی کے قریب تہا تہوڑی دیر
جنگ توپون کے گولون سے ہوتی رہی اتنے مین تین باٹریان ترکیون کی دو پیوا تر سے
آگے بڑہ کر آتشباری شروع کردی اور سرویہ کی طرف سے بہی دو باٹریان
مقابل آکر آگ برسانے لگین غرض ایسی یہ دونون سمت کے لشکر مشغول تہے دوسرے
افواج شمالی اور شرقی سمت سے دبے پاونون آگے بڑہین اور بڑی داوگہات سے
ڈیڑہ بجے کے وقت جنگ شروع کردی اور آتشی گولون اور دہوین کا طوفان
آنکہون کے سامنے چہا گیا افتاب کی نظر یہ آتش دیکہکر خیرہ ہو گئی اوسنی بہی ابر سیاہ کا
برقعہ لے لیا میدان جنگ مین محشر کا نمونہ برپا ہو گیا ترکی لشکر کے گولے کے نشان گہرون
پر آتے تہے چند محلے تو ایسے خاکستر ہوے کہ اس واقعہ کا حال کوئی بیان کرنے والا
وہان نملا پہر ترک باٹریون کے آسرے مین آگے بڑہنے لگے اور مقاتلہ کی صورت

حد سے زیادہ بڑھگئی اہل سرویہ یہ دیکھکر گھبرا گئے دو گھنٹے کے بعد سرویہ کی باٹریان
اپنا قدم جماکر بڑی شدت سے گولہ برسانے لگین مگر ترکون نے اوسکی کچہ پروانہ کی
دوسری طرف سے بندوقون کی بارش شروع ہوگئی اسی اثنا مین ایک بڑی آواز
ہیبت ناک ہوئی یکایک آبادی اور واٹر مین آگ لگ گئی توپون اور رفلون کی آوازسے
گوش سامعین بہرے ہوے جاتی تھے قریہ سکواتر مین بھی گولے پڑے تھے لیکن
اب تک آگ نہ لگی تھی ترکون کی آمد اور استقلال کو دیکھکر لشکر سرویہ مین دہشت پڑگئی
اور تمام پلٹنین بہاگنے لگین ایک وسی کرنیل جسکے زیر حکم دو پلٹنین تھین آگے بڑہنے کے لیے
ہرچند پکارتا تھا لیکن کوئی سپاہی مارے دہشت کے آگے نہ بڑہا سرویہ کے لشکر مین
بیس جوان کے سوا سب بہاگ گئے اوسوقت تک چند رجمنٹ اور باٹریان اپنے
کام مین مشغول رہین اس عرصے مین تین پاشا کے گروہ آدہے میل بڑہ گئے عبدالکریم
پاشا نے میسرہ کو اچھے طور سے مقام کروتین کی طرف جو شمال پر اور واتر کے ہے لایا
اور میمنہ کو ملچہ کے اطراف مین پھر تین گھنٹے شام کو بڑی شدت سے مقاتلہ شروع ہوگیا
راستون پر زخمیون کا ہجوم تھا اور تباہ حال خستہ وخراب زمین پر تڑپتے تھے شام کے
چھہ بجے تک تغیر نہ ہوا الا اسقدر کہ تھوڑی دیر تک متخاصمین کچہ دم لے لین اس عرصے
مین ترکی افواج اطراف کے دمدمے پار ہوکر مقام باگارد وتر انسان تک پونچی اور
جنوب طرف صبح کو ترک چلدیے اور جو مستحکمات شرنیف کے ہاتھہ مین تھے اوسپر
قبضہ کیا الغرض جب شام ہوئی اہل سرویہ اور ساکنین الکزناٹیز نے پہاڑ پر آگ لگادی
اور اودہر ترکیون نے بھی روبرو ایسا ہی کر رکہا تھا غرض یہ شب بڑی خوف وہیبت سے
گئی پھر تمام دن بیحسان مار پیٹ زدوکوب بہاگڑ ہوئی اوس میدان مین دشمن کو دم لینے کی

بھی جگہہ نہ تھی پھر کیا دیکھتے ہین کہ ترکون کی باٹریون کی گرج سے جو ایک میل پر ہین
تمام شہر اور پہاڑ کانپنے لگے اور توپون کے آتشین شعلون سے جہاڑ و پہاڑ سب
جلکر خاک سیاہ ہوگیئے پھر پہاڑ پر سے ترکی لشکر نے رفلون کی برسات فوج سرویہ
پر برسائی اور کھیت مین جسطرح بھٹا کاٹتے ہین اوسی طرح اہل سرویہ کے سر اوڑنے لگے
اور سرویہ کا توپخانہ سرد ہوگیا اور بہت سی فوج سرویہ اس لڑائی مین ماری گئی اور
بعض اپنی جان بچاکر بھاگے اور ترکیون نے فتح پائی سلطانی کمانڈر انچیف نے الکسیناج
سینار سے خبر تار برقی سلطان کے حضور مین اس مضمون کی بھیجی کہ اہل سرویہ نے
جسوقت جانا کہ فوج سلطانی قلعہ الکسیناج کے شمال جانب حملہ آور ہونے والی ہے
تو موضع روسیل کے روبرو جو مراوا ندی کے قریب ہے چھہ رجمنٹ اور چوبیس توپین
رکھین تاکہ جو دمدمے حسین پاشا کے ہین وہ لے لین ازانجملہ چھہ پلٹنین حافظ پاشا
کے لشکر پر حملہ کی ارادہ سے پہاڑون سے نمودار ہوئین اور اسی طرح چھہ رجمنٹ
معہ اتواپ موضع اگروریہ سے سلامی پاشا کے لشکر کی طرف بارادۂ حملہ اوترآئے
اور لشکر سے مقابلہ شروع ہوا غرض سپاہ سلطانی نے وہ ہاتھہ دکھائے کہ دوبارہ
رخ پھیرا پیچھے بھاگ گئے اس اثنا مین حسن پاشا کی فوج بھی خوب باغیون سے مقابلہ
کرتی تھی وہان سے بھی فوج سرویہ نے قدم کو پیچھے کیا اور بھاگے ۲۷ ستمبر کو ایک
لڑائی قلعہ الکسیناج مین ہوئی ساڑھے چھہ بجے صبح سے سرویہ کے ایک گروہ نے دو توپون
سے لشکر سلطانی پر آگ برسانا شروع کی اور بعد دو توپخانون سے سلیمان پاشا اور
حافظ پاشا اور عادل پاشا اور سلامی پاشا اور حسین پاشا پر گولے برسانے لگی اور
لشکر سلطانی نے دشمن کی بائین طرف بحالت مجموعی یورش کی بازار حرب و ضرب

خوب گرم ہوا اسمین اکثر باغیان بداعمال شیران اسلام کی تیغ بید ریغ سے لقمۂ اجل
ہوے اور شکست فاش پائی اور دُم دبا کر بھاگے میدان جنگ دشمنون کی لاشون سے
بھر گیا تھا از انجملہ اس لڑائی مین اکثر سردار روسی مارے گیئے دشمن کی فوج قریب اونیس ہزار
کے تھی اور ترکی کی فوج نہایت قلیل اوسوقت حافظ پاشا کے لشکر نے فوج سرویہ کا
خوب مقابلہ کیا دونون طرف سے گولے چلنے لگے اگرچہ اہل سرویہ میدان جنگ سے
بھاگتے تھے مگر جہان موقع پاتے لڑتے تھے اور بڑی کوشش کرتے یہ حالت
شب کے دس بجے تک رہی مگر تمام شب لڑائی رہی صبح کے چار بجے دشمن کے
دو رجمنٹ پیدل اور ایک رجمنٹ سوار حافظ پاشا کی فوج یمین پر حملہ آور ہوے پاشا
مذکور نے ایک رجمنٹ سوار اور ایک رجمنٹ پیدل اور بعض والنٹیر کو مقابلہ کا حکم دیا بمجرد
مقابل آنے فوج ظفر موج کے بزدلان سرویہ کے ہوش اوڑ گیئے اور میدان سے
فرار ہوے اور سلامی پاشا اور حسین پاشا پر اکیس بیٹن فوج سرویہ نے ہلہ کیا مگر لشکر
ظفر پیکر نے ایسا جواب دیا کہ فوراً اہل سرویہ پشت دکھلا کر میدان سے کافور ہو گیئے
اور بڑی شکست فاش کھائی اور مردے اور زخمیون سے تمام میدان بھر گیا تھا مگر پھر
سہ پہر کے فوج سرویہ نے سلطانی فوج کے قلب اور یمین پر حملہ کیا تاکہ راہ نسا افواج
سلطانی پر سد و دکردین مگر دلاوران عساکر سلطانی نے وہان بھی ایسی شکست دی کہ اکثر
کو واصل جہنم کیا الحاصل یہ لڑائی بارہ گھنٹے تک ہوتی رہی اور بہت فوج سرویہ کی سیاہی سیاہ
ترکی کی قید مین آئی اور ترکون نے اس لڑائی مین بڑی جوانمردی دکھلائی ستمبر کے روز
الکسیناج پر ایک لڑائی ہوئی موضع سیکوباد مین فوج سلطانی پر سپاہ سرویہ حملہ آور ہوئی
جب فوج ترکی نے دیکھا فوراً آگ برسانی شروع کی سرویہ تاب مقابلہ نہ لاکر پس پا ہوا

اور قریب دوسو کے مارے گیے اور فوج سلطانی سے پانچ سپاہی شہید ہوے اور
بہت سے اہل سرویہ گرفتار کیے گیے اور اس فوج دشمن مین اکثر روسی تھے عبدالکریم پاشا
نے یون باب عالی مین تار بھیجا کہ سرویہ کا لشکر سلطانی مورچون پر حملہ آور ہوا تھا وہ تمام
لقمۂ شمشیر اجل ہوے اس لڑائی مین یہانتک ترکیون نے تلوار بجائی کوئی دشمن میدان
سے زندہ نہ جا سکا سب سپاہ دشمن کے الف قامت پر ایک خط سرخی کا شمشیر آبدار سے
کھینچا اسی عرصے مین دو ہفتے کی مہلت کا قرار ہوا تھا چنانچہ روسیہ کے ایلچی نے کہا
کہ ۸ بہ گھنٹے کے اندر جنگ موقوف ہوا ور کانفرانس یعنے مجلس شورا واسطے شروط
مصالحت کے بیٹھین لیکن اہل سرویہ نے چھ ہفتے تہلت کے درمیان پھر جنگ شروع
کردی اور اپنا عہد و قرار توڑ ۶۰ رجمٹ سے لشکر سلطانی پر حملہ آور ہوے کہ فوج
سلطانی کو محاصرہ کرین اور راہ رسد کو مسدود کرین اور مقامات عمدہ افواج سلطانی کے
قبضہ کرین پندرہ گھنٹے تک بازار محاربہ و مجادلہ گرم رہا فوج ظفر موج سلطانی نے
ایسا مارا کہ شکست فاش کھائی اور بھاگ نکلے اور پانچ ہزار آدمی فوج سرویہ کے
لقمۂ اجل ہوے دوسرے روز بھی ایک لڑائی ہوئی تھوڑی دیر تک سرویہ لڑکیے
جب شجاعان اسلام کی شمشیر خاموش نہ دیکھی میدان سے بھاگ گیے اور ایکہزار یا نسو سرویہ
کی طرف مارے گیے ۲۹ راکتوبر کو حافظ پاشا کا لشکر مقام قرمزی ٹپہ پر حملہ آور ہوا
اور سرویہ والون نے جو ایک مورچہ بنا رکھا تھا اوسکو تھوڑی دیر مین فتح کیا اور
دس ضرب توپ وہان سے عساکر سلطانی کے ہاتھ آئین اور رستہ دشمن کا ویلگراد
اور جونس کا بند کردیا ۲۷ اکتوبر کو لشکر سلطانی نے حملہ کرکے پہاڑی کے مورچے
جو ویلگراد کے روبرو تھے فتح کرلیے بعد فتح کرنے پہاڑ مذکور الکسیناج اور

جوش پر حملہ کیا اور جنرل فضلی پاشا کو یہ کام سپرد تھا کہ وہ اتواب کلان سے
الکسیناج پر گولہ باری کیا کرین اور اس عرصے مین تیس رجمنٹین سلطانی کو حکم ہوا کہ اوس
پل سے جو الکسیناج اور ویلگراڈ کے مابین ہے گذر جاوین اور دوسرے حصہ فوج کو
حکم ہوا کہ وہ الکسیناج پر حملہ آور ہون اور فضلی پاشا اپنے کام یعنے گولہ برسانی مین
مشغول تھے آخر تاب مار نلا کر دشمن بھاگ نکلے اور ۱۳ اکتوبر کو فوج ظفر موج
قلعہ الکسیناج مین داخل ہوئی اور قلعہ اور شہر پر قبضہ کیا اور اوسی روز حملہ کر کے
ویلگراڈ کو بھی فتح کیا **جنگ جبل اسود** دسوین ستمبر کو درویش پاشا نے
مٹیکوریٹر سے تار برقی پر یہ خبر استنبول کو بھیجی کہ بتاریخ مذکور اڑھائی پلٹنین سول اور
پانسو ولنٹیر ز تو مورسا سے نکلے اور بیہ کی طرف کا راستہ لیا اس غرض سے
کہ جبل اسود کی افواج کا زور توڑین اودہر سے مخالف بھی خبر پاکر مقابلہ پر آئے
لڑائی شروع ہوگئی اثنائے محاربہ مین جبل کی امداد کو ۳ ہزار آدمی کوتس اور
دو ہزار آدمی ویلبون سے پونچے اور سب نے ملکر فوج سلطانی پر حملہ کیا باوجود
کہ فوج سلطانی سے طرف ثانی زاید تھے اوسوقت ایسے لڑے کہ باغیون کے
چھکے چھوٹ گیے اسی اثنا مین ایک پلٹن فوج سلطانی دوسری جانب سے آتی تھی
اونہین جب یہ خبر معلوم ہوئی کہ آگے فوج دشمن کی پڑی ہے وہان سے پیچھے
پانون پھرے مگر جب یہ بات جبل اسود کے لوگون نے سنی تو اوس پلٹن کا تعاقب
کیا اول کی فوج سلطانی نے فوج دشمن کا پیچھا کیا جب دونون طرف سے مار پڑنا
شروع ہوئی تو اہل جبل اسود وہان سے فرار ہوے کئی سو نفر توپین اور اسباب وغیرہ
اہل اسلام کے ہاتھ آیا ۲۲ ستمبر کو فوج جبل اسود نے عساکر سلطانی پر مقام لون بیہ مین

حملہ کیا مگر دلاوران سلطانی نے ایسا مارا کہ تمام سپاہیان بزدل پشت دکھا کر بھاگے اور اکثر اونمین سے واصل جہنم ہوے ۱۰ اکتوبر کو درویش پاشا نے جبل اسود پر لشکر کشی کی اور اونکے مورچون اور استحکامات پر قبضہ کیا اور بہت سے باغیون کو تہ تیغ بے دریغ کیا اور باقی پس پا ہوے دوسرے روز دوبارہ لڑائی ہوئی بازار حرب وضرب وقتال وجدال خوب گرم رہا مگر فوج باغی تاب نہ لاکر وہان سے فرار ہوئی اور بڑے مستحکم مقام کو دشمنون کے لشکر اسلام نے چھین لیا اس لڑائی مین جنرل جلال الدین پاشا مجروح ہوے اور دوسرے روز جام شہادت نوش فرمایا دوسری لڑائی مقام کورش ملے پر سرویہ کے جنوبی کنارے ہوئی فوج سرویہ نے افواج سلطانی پر حملہ کیا لیکن تہوری دیر مین اپنی قدیم عادت کے موجب بھاگ گیے تیسری لڑائی مقام گراہوروش اور ہودو کے درمیان مقام قصلاب پر ہوئی احمد پاشا نے مقام مذکور مین اہل جبل اسود پر حملہ کیا اور فوراً اونکے مورچے چھین لیے اور دوسو سے زیادہ باغی مارے گئے چونکہ چھ ہفتے کی مہلت روس وغیرہ بادشاہان یورپ نے مانگی تھی اور سلطان نے چھ مہینے کی مہلت دی تھی اسلیے جنگ موقوف رہی اور مجلس کانفرانس مین مصالحت کی گفتگو شروع ہوئی .....

مجلس مصالحہ کانفرانس

روس اور فرانس و انگلش و اسٹریا و پروشیا و اطالیا نے جنکے نام عہدنامہ سلطانی مین موجود ہین جب نصارے نے دیکھا کہ سلطان نے سرویہ و جبل اسود پر فتح پائی اپنے مختار وزیرون کو بھیجکر جنگ کی مہلت اور مجلس کانفرانس مین مصالحت کروادینے

کی بناڈالی اور لارڈ سالسبری وزیر مختار لندن سے آیا گفتگو صلح کی اور شروط عہود
آغاز کیئے چنانچہ ملک بلگیریا مین انتظام کے لیے کسی پادشاہ نصارے کا لشکر رہے
اور ہماری پسند سے نصارا گورنر و حکام منصوب ہووین اور سلطان ضمانت دیوے
کہ آیندہ رعایاے نصارے پر ظلم و تعدی نہونے پاوے غرض اسطرح اونتیس شرطین
دو مہینے کے عرصے مین تیار کرکے پیش کین اور کہا کہ تین دنمین یہ سب شرطین قبول ہووین
نہین تو ہم سب یوروپین بادشاہون کے وکیل یہان سے چلے جاوین گے سلطان نے
ایک مجلس اپنے دربار مین اکابران یہود و نصارے و ترک و عرب و عملدار و تجار وغیرہ
کی فراہم کی چارسو اشخاص دولتمند و صاحبان عہدہ بزرگ جمع ہوے درخواست مذکورہ
پر بحث ہوئی آخر سبھون نے بالاتفاق کہا کہ ہمارے وطن کی خودمختاری ان شروط کے
قبول کرنے مین قایم نرہیگی ہم سب سلطان کی طرف جان و مال سے حاضر ہین کہ مرون
بہ عزت یہ کہ زندگانی بہ ذلت ہم آپ اپنے ملک کا بندوبست کرین گے تب ادہم پاشا
وزیر سلطانی نے کہا کہ ہم چھہ سو آدمی ترک تھے جب یہ ملک فتح کیا اب چھہ لاکھ ہین جیتک
چھہ شخص بھی ہم مین سے باقی رہین اپنا ملک غیر کے قبضے مین نہ دین گے آخر شل اونکی
درخواستون کی پذیرائی سے انکار صریح کیا تب شہنشاہ روس نے اپنے سفیر متعینہ
دارالسلطنۃ استنبول کو تاکید کی کہ سلطان روم کی کوئی ایک تجویز بھی خلاف تجاویز مجوزہ
شاہان یوروپ منظور نہ کیجاوے اور اصل تجاویز مین کچھ ترمیم بھی نہ ہونے پاوے مگر
برخلاف اسکے شاہان یوروپ کے وزیرون نے اور مدت مہلت کی بڑہادی چنانچہ
مارچ کی پہلی کو وہ بھی ختم ہوئی وزراے ستہ کے اخیر جلسون مین یہ تجویز پیش کی گئی
کہ اب شاہان یوروپ اپنی سب انتیس درخواستون سے جو نسبت سلطنت روم کے

رکھتے تھے سو سلطان کے افتخار و خود مختاری سے خلاف تھے دست بردار ہوے
اب فقط یہی دو درخواستین ہین کہ پانچ برس تک جو گورنران باغی صوبجات مین سلطان
کی طرف سے مقرر ہون وہ سلاطین ستہ کی پسند سے مقرر ہوا کرین جب یہ دونون
درخواستین بھی پیشگاہ سلطانی سے نامنظور ہوئین اور وزیران سلاطین ستہ کا بس کچھ نہ چلا
تب روس نے دیکھا کہ کوئی چارہ نہین اور اپنی ابتداے منشا کا کوئی ثمرہ نہ پایا تو خیال
کیا کہ بعید از عقل ہے کہ ہتیارون پر صلح کیجاوے بہتر ہے کہ ترکون پر چھوڑ دیا جاوے
وہی اپنے ملک کا آپ انتظام کرین — غرض اہل یوروپ کو کمال تعجب ہوا کہ تجاویز جمیع
سلاطین یوروپ یک لخت سلطان روم نے نامنظور کردین یکایک یہ طاقت سلطان کو
کہان سے آگئی کوئی پوشیدہ سلطان کی مدد پر ہے یا فرانس وغیرہ ملی ہوے ہین
اونکی طاقت پر بھروسہ کرکے ایسا جواب صاف دیا مجلس کانفرانس کا انعقاد
بے ثمرہ ہوا مگر اتنا فایدہ ہوا کہ روس اپنے حیلہ و مکر سے باز آیا اور دوسرون کے بھی
جو روس کے ساتھ باطن مین ملے ہوے تھے پردے کھل گیئے اور سبھون کو بدخواہون
کی دغابازیان ظاہر ہوگئین — جس روز کانفرانس کی گفتگو ختم ہوگئی تو کواغذات پر دستخط
کرنے کو جلسہ ہوا مگر اسمین سلطان کی طرف سے کوئی وکیل یا وزیر نہین آیا بلکہ بہانتک
نوبت پونہچی کہ نائبان دول یورپ نے چاہا کہ حضرت سلطان خلد اللہ ملکہ سے ملاقات
رخصتی کرین تو حضرت اعلی نے یہ بات بھی منظور نفرمائی اور کہلا بھیجا کہ اسوقت ملاقات
نہین کرسکتے طبیعت عالی نادرست ہے جسوقت کہ آخر مجلس ہوئی تو سبھون نے یہی فیصلہ
لکھا کہ سلطان کسی درخواست کو قبول نہین فرماتی ہین — حضرت سلطان المعظم نے بعد اختتام
کانفرانس کے یہ اشتہار مشتہر کیا اور اسمین درخواستین کانفرانس کی نامنظور کرنے کے

اسباب بیان کیے جنکا اصل اصول یہ ہے کہ کانفرنس کے قایم ہونے کے
قبل سرکار لندن نے جو شروط مجلس مذکورہ مین پیش کرنے کے واسطے مقرر
کین تہین اونپر نظر کرکے دولت عالیہ نے انعقاد مجلس کانفرانس کا اقبال کیا تہا مگر
آخر کو اصل شروط درخواست کو اغذات تو گویا ایسی تہین کہ ہرگز قابل قبول نہین
بلکہ اس سے دولت عالیہ کے عزو شرف مین فرق آتا تھا اور سرکار سلطانی کو اپنا
عزو شرف قایم رکھنا ضرور تھا اسواسطے قبول نہ کیا اور کانفرانس کا کام بے ثمرہ
ہونے مین دولت علیہ کا ذمہ نہین اسی ہنگامے مین سلطان دام ملکہ نے وزیر اعظم
مدحت پاشا کو کسی مصلحت ملکی کے سبب معزول کیا اور ادہم پاشا کو جو بڑے
عقیل اور آزمودہ کار ہین وزیر اعظم مقرر کیا یہ صاحب نہایت خوبی کے ساتہ ملک کے
انتظام رعایا کے رفاہیت کے کام انجام دیتے رہتے ہین خبر ہے کہ پرنس میلان
والی سرویہ نے اپنا وکیل بارگاہ سلطانی مین بہجوا کر عفو تقصیرات چاہی اور سب طرح
سے اوسکو معافی ملی اور تاریخ ۲۶ فروری ۱۸۷۶ عیسوی کو صلح ہوگئی اسی طرح مانٹی نگرو
والی جبل اسود نے بھی سلطان کی خدمت مین وکیل بہجوا کر صلح کی درخواست کی قیدیان ہمدگر
واپس دیے جو ملک و قلاع سلطانی لشکر نے فتح کیئے تھے بغیر تاوان نقصان لینے
کے واپس کر دیے اور جنگ کے قبل جو خراج گذاری اور عہد و شروط تہے وہی
قایم اور برقرار رہے جنہون نے درمیان مین آتش افروزی کی تہی وہ روسیہ ہوے
اب لندن مین جو وکیل سلطانی ہے اوسکے مکان پر جوق جوق یہود و نصارا آتے ہین
اور مبارکبادی دیتے ہین کہ خوب ہوا جو سلطان نے کانفرانس کی درخواست قبول
نہ کی اور اپنی عزت و خودمختاری قایم رکھی اور روس کے فریبون سے بچ گیے اور

دشمنون کی غارت سے اپنی سلطنت اور رعایا کو محفوظ اور سلامت بالکرامت رکھا

قصیدہ در صنعت توشیح

بنام نامی سلطان البرین و خاقان البحرین خادم الحرمین الشریفین الخاقان ابن الخاقان سلطان الشرق والعثمین مستحق سلطنت روے زمین امیر المومنین مولانا المعظم سلطان عبد الحمید خان بہادر دام ملکہ وسلطنتہ

سر افاضل عالم مہ سپہر جہان
لبیب عادل و باذل شہنشہ دوران

طبیب زخم دل خستگان مظلومان
ادیب ناظم نظم امور شہرستان

نواخت لشکر جرار آنچنان غازی
عدو چو دید سر خود نہادہ بر فرمان

بہار غنچۂ فضلاز چشمۂ جودش
ولیر و صاحب شمشیر و گرز و تیر و کمان

اسیر حلقۂ احسان او محب و عدو
لوائے نصرت او سربلند و فتح نشان

حدود مملکت او بسیط روز افزون
مدام ہست درین دہر تا قیام جہان

یم جلالت او آبروی جوہر تیغ
دمنبرد ببرا عدا غضنفر غران

خدایگان خداوند شاہ عبد حمید
امام کافۂ اسلامیان جہان سلطان

نسیم فتح وزد بہر پرچمت دایم
بصد شکوہ شوی چون سکندر دوران

ہمیشہ از ہمہ شاہان خراج گیر شوی
امور ملک تو محکم باتفاق زمان

دمنبرد شیران لشکر انداز د
ردای خویش چو روبہ بمنش عدو رسان

دوام مملکت دارد از عنایت خود
الٰہ ارض و سما در حصار امن و امان

منم کمینہ دعاگوے بندۂ درگاہ
محال عقل کہ گویم ثنائے شاہ شہان

لبالب ست چو دریای جود و همت تو | کفایت ست ازان موج بهر عالمیان

همیشه باد ترا فتح و نصرت و شادی
دعای سید مسکین همین بود دستان

خاتمة الطبع

الحمد لله والمنه اندنون توفیقات ازلی ناظرین وقایع روزگار کو شامل ہے اور تائیدات لم یزلی سامعین حوادث ہر شہر و دیار کو حاصل ہے کہ یہ نسخہ عجیبہ و رسالہ غریبہ دافع غموم و آلام حالات سلاطین عثمانیہ کرام الموسوم بتاریخ روم و شام چھپکر تیار ہے حالات عجیب ماضیہ و واقعات غریب حال کا نامہ کارزار ہے سلاطین عثمانیہ کا بیان ہے شجاعان اسلامیہ کی داستان ہے افواج الفاظ صف بصف آراستہ اپنے موقع پر پڑے پر میدان صفحہ جنگ مین ایستادہ ہین کوئی الف کی برچھی لام کی کمندرے کی تلوار میم کی بندوق لیے ہوے آمادہ ہین کوئی دور دور توپون کے دمدمے باندہ رہا ہے کوئی سیاہ وردی پہن علم ہاتھ مین لیے دکھا رہا ہے کوئی صلح کا گل بجا تا ہے کوئی فتح کا نشان دکھاتا ہے سش شمشیر اسلام کا کاٹ دکھاتی ہے عین عباد تمین دست بدعا ہوتی ہے نقطے گولی کی طرح دشمن کی جانب متوجہ ہین مدبسم اللہ اپنے پہر ہرے کھولے ہوے ہین کوئی صیغہ ضرب یضرب کا پڑہتے ہوے مارا جاتا ہے کوئی جام شہادت کا غرا مین نوش فرماتا ہے واو اپنی وزیری پر وجاہت دکھاتا ہے کفار کے دلون پر ہیبت ڈالتا ہے جو دشمن پیش تہا وہ زبر سے زیر ہوتا جاتا ہے تشدید اپنی شدت مین خاموش ہے دندان کو تیز کیے ہوے ساکن اور فراموش ہے

سیکڑون ہزیمت کھائے ہین لشکر اسلام کے ہاتھ آئے ہین دیکھیے فتح اسلام ہے
کفار کے لشکر پر کھرام ہے چارون طرف سے نشان اسلام کا ایستادہ فیخمند ہے
نقارہ محمدی کا ہر طرف سے آوازہ بلند ہے چنانچہ درینولا بتاریخ ۱۹ ماہ مارچ ۱۸۷۶ء
عیسویہ کو سلطان جوان بخت پیرتدبیر المؤید من اللہ القدیر سلطان عبد الحمید خان ابن سلطان
عبد المجید خان خلد اللہ ملکہ نے مجلس شوری یعنے پارلیمنٹ تعین فرمائی اور اکابرین رعایا و
عقلائے بلاد ہر قوم و ملت کے مطابق قواعد شاہان یورپ کے اس مجلس مین شامل و
داخل فرمائے قواعد ملک و انتظام اونکی راے سے جاری ہوگے اور بندوبست
عدالت و پولیس و امن راہ و نظم و نسق محاصل و اہتمام مخارج و مداخل بخوبی ہر بلاد و امصار مین
ظہور پاوین گے اور جو خوف و اذیت قوافل حجاج کو مکہ مشرفہ و مدینہ منورہ کی منزلون مین
قوم بدو و قطاع الطریق کی طرف سے ہے سب رفع ہو جاویگا اور ان قواعد جدیدہ
کے سبب کسی طرح کی شکایت حاجیون اور مسافرون کی باقی نرہیگی اور زبان طاعنین علماے
شریف مکہ کی شان مین بند ہو جاویگی اور مظلومان زایرین روضۂ مطہرۂ حضرت سید المرسلین
صلے اللہ علیہ و علی آلہ و اصحابہ اجمعین جو غارتگرون کے ہاتھ سے انواع تکالیف اوٹھاتے
تھے اور جان و مال کے خسارے مین پڑتے تھے سب اپنی داد کو پونہچین گے اور ہر سال
حاجیون کی زبانی ایسے امورات کی شکایت سامع خراش اسلامیان قریب و بعید کے
ہوا کرتی تھی وہ تمام بے انتظامی اور ستم اس سلطان عدالت نشان کے فرمان سے دفع
ہو جاویگی بیت سزد گر بدورش بنازد جہان ✤ کہ سید بدوران نوشیروان ✤

فائیں

واضح رائے ناظرین باعزو تمکین ہووے کہ دفتر سلطانی مین اور اخبارات مین بھی ماہ رومی شمسی کے نام اور سنہ عیسوی مروج ہین اور اس تاریخ مین بھی وہی نام بعض بعض مقام مین لکھے گئے ہین اس لیے ترکی مہینے اور انگریزی و ہندی مہینون کے نام برابر قاعدے کے ذیل مین مرقوم ہین

نمبر شمار	نام ماہ ترکی	تعداد روز	ماہ انگریزی	ماہ ہندی
۱	نیسان	۳۰	اپریل	بیساکھ
۲	آیار	۳۱	می	جیٹھہ
۳	خزیران	۳۰	جون	اساڑہ
۴	تموز	۳۱	جولائی	ساون
۵	آب	۳۱	اگست	بھادون
۶	ایلول	۳۰	ستمبر	آسوین
۷	تشرین اول	۳۱	اکتوبر	کارتک
۸	تشرین دوم	۳۰	نومبر	مگسیر
۹	کانون اول	۳۱	دسمبر	پوس
۱۰	کانون دوم	۳۱	جنوری	ماہو
۱۱	سباط	۲۸	فروری	پھاگن
۱۲	اذار	۳۱	مارچ	چیت

کلام بلاغت شمہو جناب منشی محمد منظور صاحب قریشی الیمنی

میر اشرف علی کو فضلا نے — صاحب فضل و خوش مقال لکھے
اور سب نامور مشایخ نے — صاحب قال و اہل حال لکھے
نسخ کہنہ زمان ماضی سوا — کار آمد انہون نے حال لکھے
چمن آرائے علم ہین تاریخ — کیون نہ پھر اوسکا نونہال لکھے
اونکے فرزند سید احمد نے — روم کے واقعات حال لکھے
اس تواریخ کے سنہ کہیئے — کیون نہ مسلم شکر مقال لکھے
شقہ روم تحفہ سلطان — مین نے منظور اوسکے سال لکھے

۱۲۹۴ھ

منہ

خوشا مولوی میر اشرف علیست — کہ نور نگاہ خوش اقبال آن
خلیق ست و قابل رشید و لبیب — بعقل ست پیر و بصورت جوان
چو آن نامور سید احمد بغور — تواریخ سلطان ز اقبال آن
نوشتہ است اخبار شاہان روم — بتصحیح و تحقیق احوال آن
پے خاطر آن حبیب شریف — چو دیدیم منظور افضال آن
نمودیم فکر سنش عقل گفت — ظفر نامہ جید است سال آن

۱۲۹۴ھ

کلام صاحب فہم و ذکا جناب قاضی سید مرتضی من اولاد حضرت شاہ وجیہ الدین گجراتی

ترک لوگون کا کیا قالب ہے — غازی دین خدا کا طالب ہے
فکر کمتر نے کی تو ہاتف نے — کہا تاریخ روم غالب ہے

۱۲۹۴ھ

منہ

یہ کتابِ نادرہ از بس عجیب
کی امام الدین نے مرقوم ہے
از سرِ محبت پڑھو تاریخ یہہ
اب چھپی تشریح ملکِ روم ہے
۱۲۹۴ھ

کلام رازدان باطنی و ظاہری حضرت محمد غوث صابری جہنجونوی سلمہ اللہ الوہاب

حبذا مرد خدا و شاعرِ عمدہ کلام
ہین امام الدین احمد سید عالی مقام
خوش خلیق و قابل و موصوف از جملہ صفات
ہم تکمیل و ہم جمیل و ہم وضیع خوش خرام
کیون نہون ہین خود کریم ابن الکریم ابن الکریم
نورِ چشمِ مرتضے آل شہ خیر الانام
شوق قلبی ذوق روحی سی سدا سرشار مست
رہتی ہین مسرور اپنے حال مین وہ بیخیام
واہ کیا تصنیف کی ہی اندنون مین اک کتاب
کہتے ہین اکثر اوسے تاریخ روم و شام نام
ماضی و حال اوسمین ہین حالات حربات و جدال
دولت سرکار عثمانیہ کا حال تمام
حق تو یہ ہی اس سے پہلے کب چھپی ایسی کتاب
جسکو پڑھکر ہوتے واقف حال ہی ہر خاص و عام
دین و دنیا مین مصنف کی مراد ین ہون حصول
غوث ہم یہ چاہتے ہین حق تعالی سے مدام
سال طبع کے لیے ناگہ سروش غیب نے
یون کہا لکھدی یہ اب تفصیل جنگ روم و شام
۱۲۹۴ھ

تاریخ نتیجۂ فکر سید عبد الرسول مدرس مدرسہ گورنمنٹ قصبہ ارندول

امام الدین نے کرکے جانفشانی
کتاب روم کی تسطیر کے جب
تو کمتر نے پئے تاریخ بولا
کتاب بے بہا تالیف کی اب
۱۲۹۴ھ

تاریخ بقراط زمان حکیم فرید جان اورنگ ابادی

تا رہ قی نے خوشی کا مژدہ لایا اندنون
روم کے ملکون مین فتح لشکر اسلام ہے
کاٹ لے طوپال و نمسا کے سرون کو جلد اب
یون کہا ہاتف نے یہ تاریخ روم و شام ہے
۱۲۹۴ھ

سنہ ۱۲۹۴ ہجریہ

قطعہ تاریخ از نتایج افکار ملہم جناب مولوی نور محمد صاحب المتخلص بہ فارغ مصحح مطبع ہذا

کیا خوب اس کتاب مین مطلب ادا کیا
قاصر ہون وصف کرنے سے منصب ادا کیا

مضمون بی بدل ہین فصاحت مین بیمثال
تیغ زبان ہند کا جوہر دکھا دیا

فتح و ظفر کا حال لکھا جسنے سربسر
میدان حرب و ضرب کا نقشہ بنا دیا

عقدہ سنین طبع کا بے جد و کد حل ہوا
تاریخ روم و شام نے شر کو مٹا دیا

۵۰۰ ۱ ۲ ۹ ۴

قطعہ تاریخ لمولف کتاب

روشنی ہے ترک کی شاہان یورپ پر تمام
کھل گیا پردہ مثال ماہ و ہالہ دیکھکر

سال ہاتف نے کہا تاریخ جنگی طبع سے
جنگ روم و شام کا نادر عجالہ دیکھکر

روسیاہ سر و یہ میدان سی ہوی روپوش آج
دور سے تاریخ ترکی کا رسالہ دیکھکر

۱۲۹۴ھ

تاریخ از طبعزاد جناب محمد اسماعیل صاحب تخلص بہ سما

یہہ کتاب خوب نیک انجام کی
جب ہوئی مطبوع فیض عام کی

سر بجیب انداختہ تھا فکر مین
ہاتف غیبی نے یہہ الہام کی

عیسوی تاریخ لکھدے اے سما
چھپ چکی تاریخ روم و شام کی

۱۸۷۷ع

یہہ کتاب موافق قانون گورمنٹ کے رجسٹر کی گئی ہی کوئی صاحب بدون اجازت مصنف کے نہ چھاپے

تمام شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ

اہل ہند اور فرنگ قبل اسکی کہ قوم پرتگیس جانب مشرق کیپ کڈ ہوپ کی پہنچی آپسمین تجارت بحری کیا کرتے تہے اور بحر عمان سی کیا کرتی تہی یہہ تجارت زمانہ سابق مین معرفت اہل فنیشیا اور ہی چند بہے لتی معرفت یہودیون کی ہوا کرتی تہی محل تجارت اجناس مشرقی اور مغربی کی سامدن تہا ماٹرا اور بعد ایک مدت کی سکندریہ تہی ✣ غلبہ اہل اسلام کا مصر اور شام پر باعث اسبا تکا ہوا کہ تجارت اجناس مشرقی کی کبہی معرفت اہل وینشیا اور کبہی معرفت جنویس کی ہونی لگی سنہ ایک ہزار چار سید ستانوی مین واسکوڈی گاما معہ ایک فوج بحری قوم پرتگیس کے کیلی کٹ مین جو ساحل ملابار ہی واقع ہے اوان ایام مین تجارت اس ملک مین اہل وینشیا کیا کرتے تہی ✣ ایام حکومت اس سردار غظیم الشان اور اوسکی جانشین البوکرک پر کچہہ بہت زمانہ نگذرا تہا کہ قوم پرتگیس با وصف مقابلہ اپنی حریفون اہل وینشیا اور راجاون ہند سی جو کبہی کبہی اس طور پیش اجاتی تہی بنانی کوٹہیون ساحل مغربی ہندوستان اور اجارہ لینی اس تجارت کو جسکو دیار ہند مین اکثر پیتل انگاد شیشا باہر سی آیا کرتی تہی مصالح عطریات سنگ بیش قیمت موتی ابریشم پارچہ کرپاس نیل ولاکہہ اس ولایت سی باہر جایا کرتی تہی ✣ ✣ لو

جو شادی کی رات اوسی لاحق ہوئی تھی اچھا کیا اور شہنشاہ سی مضمون درخواست
کمپنی کا تکرار عرض کیا اور شہنشاہ نی اقرار کیا کہ جو بات تمہین مطلوب ہی وہ مجھی منظور ہی
انگریزون نی اگرچہ کئی بار عرایض واسطے حصول فرمان کی جسکا شہنشاہ نی دینی کا
اقرار کیا تھا بھیجین جو اب انکا دو برس تک نہ ملا خبر وانگی گورنر صاحب سورت نبتی کی جب
اراکین سلطنت کو معلوم ہوئی وہ معاملہ کرنی پر بلحاظ اسبات کی کہ مبادا جہاز انگریزی
جہازون مغلیہ اور حاجیون کو راہ مون راضی ہوئی مرہٹون نی ۱۷۴۱ء مین بنگالہ پر
حملہ کیا اور چوتھ مانگی لیکن نواب علی وردی خان نی اونہین ہٹا دیا کاروبار کوٹھیون
تجارت اہل فرنگ کا بیچ بنگالہ کی اسکی ایام حکومت مین بہت رونق اور خوبی سی
چلتا تھا ایک لڑائی فرانسیسون اور انگریزون مین واقع ہوئی اور اس لڑائی مین بربادی افون
انگریزون کی جو کنارہ کرومنڈل پر بستی تھی متصور تھی فرانسیسون نی جو صعف مین دشمن
انگریزون کی بہ نسبت اہل ڈچ اور پرتگیس کی تھی بہی متبع دوسری قومون اہل فرنگ کا کیا
تھا اور اپنی کوٹھیان ہندوستان مین بنا کین تہین تاکہ وہ بہی فوائد تجارت ہندوستان
سی حاصل کرین کوٹھیان فرانسیسون کی بونڈچری اور چندرنگر مین تہین ڈپلکس
صاحب جو ایک بڑا مردذی ہوش اور صاحب تدبیر تھا بونڈچری مین گورنر تھا
ایک فوج بحری فرانسیسون کی بسرداری بسی صاحب کی جو ایک مرد قابل اور
شجاع تھا مقابل مدراس کی جس مین بڑی کوٹھی انگریزون کی تھی
آئی اور اس شہر کو تسخیر کر کر فورٹ سینٹ ڈیوڈ پر حملہ کیا اگر فرانسیس
اس مین فتحیاب ہوجاتی تو یہہ ظاہر تھا کہ کوئی برابر انکے اسطرف
نرتہا انگریزون نی نواب ارکٹ سی اعانت چاہی اس نی ایک فوج دس ہزار
آدمیونکی بہیجی فرانسیس انسی مقابلہ نکر سکی ورپٹ گئی دو برس بعد کچہہ فوج انگلستانسی انگریزونکی مدد

کی لئی آئی اور سنٹ ڈیوڈ سی آگی بڑہی اور بوندچری کو محاصرہ کرلیا لیکن اوسپر
فتحیاب نہوئی سنہ ۱۷۴۸ سترہ سو اٹہتالیس کی انجام مین یہہ خبر آئی کہ ولایت مین فرانسیسون
اور انگریزون مین صلح ہوگئی ہی اس سبب سے فرانسیسون نی مدراس کو چہوڑدیا اور اس شہر مین
انگریزونکا پہر دخل ہوگیا یہہ صلح تہوڑی دنون تک ہی ✣ تخت نشین ہونی سلطنت کارناٹک پر
جہگڑا ہوا اور ایک دوسرے لڑائی شروع ہوئے ✣ بعد مرگ نظام الملک کی چند اصاحب نی نوابی
کارناٹک کا بحمایت مظفر جنگ کی دعوی کیا ✣ مظفر جنگ پوتی نظام مرحوم صوبہ دکہن ناظر جنگ کی مخالفت
مین جو بجای باپ اپنی کی مسند نشین ہوا اٹہا مظفر جنگ نی اول مرتبہ شکست پائی اور ناظر
جنگ کی قید مین پڑا چند روز بعد اسکے خلاف مین اوسنی ہنگامہ برپا کیا اور ناظر جنگ
اسمین مارا گیا معین مظفر جنگ اور چند اصاحب کی فرانسیس تہی ✣ مظفر جنگ صوبہ دار دکہن
کا ہوا اور چند اصاحب نواب آرکٹ کا ✣ مظفر جنگ آخر کار مارا گیا اور انگریز محمد علیخان بیٹی
آکہ وردی خان نواب سابق ارکٹ کی موید ہوئے ✣ بسبب صاحب نی صلابت جنگ کو
جسنی اقرار کیا کہ مین قبضہ فرانسیسون کو جو نوبون سابق نی اونہین دیا ہمیشہ سو قدیم بحال
رکہونگا مقرر کیا سنہ ۱۷۵۱ مین محمد علی جو متوسلین انگریزون سی بہاگ گیا اور کہا کہ مجہی
کچہہ دعوی نہین ہی ✣ لیکن وہ پہر سنہ ۱۷۵۲ مین انگریزون کی کمک لیکر چند اصاحب اور فرانسیسون
سی مستعد جنگ ہوا چند اصاحب انجام کار ناچار ہوکر آپ اوسس پاس آیا اور وہان
مارا گیا سنہ ۱۷۵۴ مین فرانسیسون اور انگریزون کی صلح ہوگئی اور محمد علی مسند ریاست قایم
رہا سنہ ۱۷۵۸ مین ایک دوسری لڑائی فرانسیسون اور انگریزون مین واقع ہوئی لیکن ۱۷۶۳
مین انگریز فتحیاب ہوئی فرانسیس اگرچہ اب بہی حکومت بوندچری اور چند نگر پر
یا دعوی اور موضع کی رکہتی ہین لیکن تب سی حکومت اونکی بیچ ہند کی کسی جا مین مستقل
نہ تہی اب ہمین احوال تسخیر بنگالہ کا لکہنا ضرور ہے کیونکہ وہ اوسوقت

مین واقع ہوئی تہی

ذکر سراج الدولہ

اسوقت مین ایک انقلاب عظیم درپیش تہا الہ وردی خان جو شجاعت اور امور ریاست
مین شہرت رکہتا تہا دس برس تک مرہٹون سی لڑا اور صوبہ بنگال کو اونکی دست
تصرف سی بازرکہا اگرچہ اس عرصہ مین خان مذکور نی بارہا اونہین شکست دی لیکن انجام
کار تنگ ہوکر شرائط جو مرہٹون نی کی تہین منظور کرلین اور بارہ لاکہ روپیہ سالیانہ
خراج دینا مقرر کیا + ایک برس قبل وفات اپنی سی خان موصوف نی مجبور ہوکر
صوبہ اوڑیسہ کو حوالہ مرہٹون کے کیا ایک مرد نوجوان چوبیس برس کی عمر کا جو بیحد
وظالم ونامرد وعیاش اور طریقہ لہو ولعب کو بڑا مطلب زندگی کا سمجہتا تہا اوسکے
قایم مقام ہوا اور ممکن نہ تہا کہ صوبہ بنگال وبہار اوسکی قبضہ تصرف مین رہی بعد وفات
خان مرحوم کے مرتبی بار دگر مستعد جنگ ہوی اور اوسوقت کی اوضاع واطوار سی یہہ
بات صاف عیان تہی کہ وہ لوگ اوس ملک پر قابض ہوجاوین لیکن ارادہ الہی کچہہ اور تہا
ریاست بنگال اور تمام سلطنت ہندوستان قریب تہا کہ قبضہ صاحبان انگریز مین آوی
موت اللہ وردی خان سی قوم انگلسہ کے گمان ہم مین ہے یہہ بات نہ تہی کہ وہ کبہی حاکم
ہندوستان ہوتے + ہم لکہین گی تہوڑی سی واردات جنکی سبب یہہ لوگ فتحیاب اوپر
ہوئی + نواب سراج الدولہ نے دسوین اپریل ۱۷۵۶ء کو بنگال وبہار پر جلوس کیا چونکہ
شہنشاہ دہلی اسوقت مین بے حقیقت محض تہا اسلئے نواب موصوف نی اوس سی
واسطی فرمان ریاست اپنی کی درخواست نکی اول کار اسکی ریاست کا یہہ تہا کہ اوسنی
ایک لشکر واسطی لوٹنی خزانہ اپنی خالہ کے جو زوجہ نواب محمد کی تہی متعین کیا
خاوند اس عورت کی نی جو حاکم ڈہاکہ کا تہا عرصہ سولہ برس مین بہت سی دولت جمع کی
تہی اور بعد اوسکی وفات کی بی بی وارث ہوئی لشکر جسکو اوس بی بی نی واسطی حفاظت اپنی

مال کی نوکر رکھا تھا اوسوقت مین کنارہ کرگیا اور تمامی خزانہ بی مشقت اور لڑائی کے
داخل محل سراج الدولہ ہوا اور اوس عورت کو اس جگہ سی نکال دیا راجہ بلبھ نایب
نوبش محمد حاکم ڈہاکہ نے بہت مال غارتگری اضلاع کی سی جمع کیا تہا اسد وردی خان
حاکم صوبہ بلتہ جب کثرت پیری سی مسلوب الحواس ہو گیا اوسکی پوتی نی راجہ بلبھ کو مرشد آباد
مین گرفتار کرکر قید کیا اور کچھہ آدمی فوراد ہاکہ کو واسطی ضبطی اموال اسکی کی روانہ کیی لیکن
کشندا اس سنے راجہ بلبھ نے کشتیان مال و متاع خانگے سی بہرین اور بہانہ تیرتنگا
ساگر یا گنگا تہہ کا کرکر روانہ کلکتہ کا ہوا ستر ہوین مارچ کو مقام مذکور مین آپہنچا
اور رخصت رہنی کی شہر کلکتہ مین گورنر ڈریک صاحب سی حاصل کی اور قیام اپنا اسجگہ
مین تا خبر رہا تی اپنی باپ کی اوسنی تجویز کیا + سراج الدولہ نی جب دیکہا کہ وہ دولت
بیشمار قابو سی نکل گئی رنجیدہ خاطر ہوا اور ایک وکیل کلکتہ کو بہیجا تاکہ گورنر صاحب سے
کشندا اس کو طلب کری چونکہ یہہ شخص کچہہ اسنا دنر کہتا تہا اسلیے اوسی گورنر موصوف
نی باہر اپنی شہر سی کروادیا + چند روز بعد ایک خبر یورپ سی سنی گئی کہ اغلب تہا کہ ایک
جنگ درمیان اہل فرانس اور انگلش کے عرصہ چند روز مین واقع ہوا سوقت مین
فرانسیسین بنگال کول کی زیادہ زور آور تہی اور فرانسیسی لشکر جو چاندنگر مین تہا دس گونہ زیادہ
اوس فوج انگریزی سی جو کلکتہ پر متعین تہی اس لحاظ سی صاحبان انگریزی تعمیر فصیل
شروع کی اور یہہ خبر حلیہ گوش سراج الدولہ جو ہمیشہ قوم انگلشیہ سی ہاتکراہ تمام بسر
آتا تہا موقی اوسنی ایک خط پر مبنی بنام ڈریک صاحب کی جاری کیا جو مشتمل تمامی لغت
فضایل حمیدہ اور اہدام فضایل قدیمہ اور بعذر حوالہ کردینی کشندا اسیر تہا سید
احمد چچا سراج الدولہ کا ایک یا دو مہینی قبل وفات آلہ وردی کے اس جہان فانی
سی رخصت ہوا اوتمام دولت لشکر اور خلعر بورثہ بنام شوکت جنگ اپنی بیٹی کی چہوڑ دیا یہہ لڑکا

چند روز پیشتر صوبہ داری سراج الدولہ کی جو اوسکا چچیرا بھائی تہا مسند نشین بیٹھا
یہہ دونو ناعاقبت اندیش جفاکار و احمق تہی اور یہہ بات ممکن نہ تہی کہ وہ اپس مین اخلاص سے رہین
سراج الدولہ نی بعد مسند نشینی کی فوراً نوکران قدیمی اپنی دادا کو یک قلم موقوف کردیا
اور ایک نیا گروہ اوباشونکا اپنی رفاقت مین رکہا وہ ہمیشہ ترغیب دیتی تہی اوسی اوپر
کرنی بدکامون کی اور اصرار کرتے تہے اوپر کرنی ظلم و بی منصفے کی مال و ناموس
ہر متنفس اوس بلاد کا تہہ ظلم اور تعدی اوسکی سی محفوظ نہ تہا رئیسان شہر اس ظلم سی
نہایت سی بجان آئی اور خواہان تقرر صوبہ دار دوسرے کی ہوئی اونہون نے بامید بہتری
اپنی کی شوکت جنگ کو واسطی اس عہدہ کی تجویز کیا اگرچہ وہ بہی بداطواری و ناموزونی
مین کم سراج الدولہ سی نہا لیکن وہ اعظم متفق ہوا اور ایک وکیل واسطی حصول فرمان
ریاست بنگالہ وغیرہ کی بنام شوکت جنگ کے طرف شاہ دہلی کی روانہ کیا ایک عرضداشت معہ قرار
کروڑ روپیہ سالیانہ کی حضور مین اس سال کی تاوان بی تامل وسی ناظم اوسملک کا کردی ۔ سراج الدولہ
نی ارادہ ان اشخاص سی واقف ہوکر جلد لشکر اپنی کو فراہم کیا اور بارادہ بربادی چچیری بہائی اپنی
کی راہی پورنیہ کا ہوا یہہ لشکر ہنوز راج محل تک نہ پہنچا تہا اور گنگا سی عبور کرنیکو تہا کہ جواب تک
گورنر صاحب کا آپہنچا جسمین یہہ لکہا تہا کہ ہم بر بجا آوری احکام ناظم و احبات سی نہین ہی وہ بمجرد
سُنتی اس جواب کی بہت غضبناک ہوا اور یہہ بات زبان پر لایا کہ انگریز بزرگان و معتمدین ملک
ہماری کو اپنی حمایت مین رکہتی ہین اور فضیل بنا کر ہماری ملک مین بہیجتی ہین تشدد سی کہلا بہیجا کہ
ہم تمہارا نشان اس قلمرو مین نرکہین گی یہا سی کوچ کرو گروہ فوج کش طرف کلکتہ کی ہوا
اور کوٹہی تجارت انگریزی جو واقع قاسم بازار تہی تاراج کی اور ساکنین کوٹہی کو مقید کیا
چونکہ صاحبان انگریز عرصہ ساٹہ برس سی بامن و امان کلکتہ مین رہتی تہی اور کسی نوع کا خوف
اور اندیشہ نرکہتی تہی اسلیی مرمت فصیل و سنی جو موجب حفاظت کا تہا تغافل ہوئی اور بسبب اطمینان

اطمینان کی اونہون نی بفاصلہ چالیس گز کی فصیل سی گہرنا کھی تہی قلعہ کلکتہ مین اوسوقت
انگیسو ستر آدمی تہا اونمین سی ساٹہہ انگریز اور باقی ہندوستانی تہی بارود بہت پرانی
وناقص تہی اور بندوقین زنگ آلودہ سراج الدولہ ساتہہ چالیس یا پچاس ہزار آدمیون اور توپخانہ معقول
کی واسطی حصار شہر کی چلا انگریزون نی اپنی تین قابل مقابلہ سکی کی بنا کر چند مکرر سہ کرر
خطوط اسکی پاس بہیجی اور زرخطیر دینا ٹہیرایا لیکن اوسنی کچہہ جواب ندیا اور عزم بالجزم کر کر روانہ
آگی کا ہلوقدمہ بحیثیت سراج الدولہ سولوین جون کو چیتوڑ مین پہنچا وہان مورچال انگریزون نا
تہا اونہون نی اوسپر سی ایسی گولیان مارین کہ فوج غنیم تاب نہ لاسکی اور ہٹ کر دم مین مقام
کیا ستروین تاریخ کو لشکر ناظم بنگالہ نی محاصرہ شہر کا کیا اور دوسری دن ہر طرف سی حملہ کیا
مکانات متصل فصیل کو اپنی قبضہ مین لائی اور ایسی انشاری کی کہ کوئی تاب نہ لاسکا کہ
فصیل پر ٹہیری اور مقابلہ کری + اسروز بہت سی ماری گئی اور کتنی ہی زخمی ہوئی ہوتے
اور مورچال پر فوج غنیم قابض ہوگئی اور تمام انگریز قلعہ مین بہاگ گئی وقت شب کی تہوڑے
سی عمارات عالیہ مین جو گرد قلعہ کی تہی آگ لگ گئی ایک مشورے واسطی لڑائی کی جمع ہوا
افسران جنگی بی تامل وغور کی اپنی عہدون اور حقوق سی جو اون پر لازم تہی بولی کہ سوای
بہاگنی کی اور کوئی صورت امن کی معلوم نہین ہوتی + ہندوستانی اوس قلعہ مین اس
کثرت سی تہی کہ غلہ جو اسمین تہا ایک ہفتہ بہر کو بہی کافی نہوا آب بہہ نجوز ٹہیری کہ دوسرے دن صبحکو
اول عوتین بعد ازان مردکشتیون پر سوار ہوون اور اس شہر کو چہوڑدین لیکن یہہ خرابی تہی
کہ کوئی اونمین سی عالی حوصلہ نہ تہا جو امور ضروریہ کو بخوبی بجالاوی بلکہ سب سفلہ مزاج
اور خواہان حکومت تہی اور انقیاد اور فرمان بری روا نرکہتی تہی ہرگاہ عوتین کشتیون
پر سوار ہوتین ناگاہ ایک خوف سب پر غالب ہوا ہر شخص کنارہ کو دوڑا اور ملاحون نی
کشتیان کنارہ سی کہینچ لین ہر واحد نی حفاظت اپنی جان کی مقدم سمجہی اور جو کشتی کہ اوسی

پہلی نظر آئی چڑھ گیا + اول ڈنکیصاحب اور افسر فوج بھاگی اور عرصہ چند لحظہ مین
کچھ کشتیان جہاز وسنی مل گئین اور کچھ جو اکو گئین اور نصف سی زیادہ آدمی قلعہ مین رہ گئی +
جب فرار کو نرظاہر ہوا مردمان قلعہ نی حوڈل صاحب کو اپنا سردار کیا + جہاز ون مردمان فراری
نی بفاصلہ یک کوس کی لنگر کیتی + انیسوین جون کو دشمن نی بار دگر حملہ کیا اور ناکام گیا
گیا مردمان قلعہ نی اہل جہاز کو بہت سی اشارات کیتی تا وہ آنکر اونہین دشمن سی مخلصی دین
اور یہہ بات مردمان جہاز کو کچھہ مشکل نہ تہی + دو دن تک مردمان قلعہ لڑے اور اہل جہاز مین
سی کوئی انکا معین اور مددگار نہ ہوا + مردمان اندرون قلعہ کو ابہی تک یک توقع باقی تہی
راسل جارجر نامی جہاز جو چیٹو مین لنگر کر رہا تہا حوڈل صاحب نی اسکے لانیکے واسطے
دو آدمی روانہ کیتی + یہہ جہاز آنے مین طرف قلعہ کی زمین پر بیٹھہ گیا اور اُبھر نہ سکا اس سبب
اہل قلعہ اب اور بہی مایوس ہو گئی + انیسوین شب کو دشمن نے عمارات باقیہ کو جو گرد قلعہ
کرتہی آگ دیدی + بیسوین کو دشمن نی حملہ سخت کیا حوڈل صاحب نے مقابلہ مناسب کیا لنکر خط
صلح بنام مانکچند نایب ناظر کی بہیجا + چار گہنٹہ بعد دوپہر کی ایک شخص نی فوج دشمن مین سی واسطی
سرکردی اتواب کی اشارہ کیا اور انگلش متوقع جواب نایب کی سرکردی اتواب ہی بازی + بعد یک
ساعت کی دشمن متصل فصیل کی آگئی اور چڑہنی لگی + عرصہ ایک گہنٹہ مین مردمان سراج الدولہ قلعہ پر قابض
ہو گئے اور تاراج مکانات شروع کیا + قریب پانچ گہنٹہ کی نواب صوف نسبوی ڈولی پہنچا اور انگریزان کی
اوسکی لائی گئی حوڈل صاحب ہاتہہ بندی ہوے حضور نواب مین آیا نواب نی ہاتہہ اوسکی کہلوا دیا اور بہت سے
تشفے دیکر کہا کہ اوسی ایک سو ایذا نہ پہنچی گی وہ اس گروہ قلیل انگریزون کو دیکھکر سخت متعجب
ہوا اور دل مین کہا کہ کیونکر اتنی لوگون نی اس مدت تک اس لشکر سی جو شمار مین انسی چار
سو تبہ زیادہ تہا مقابلہ کیا + اوسنی میدان مین دی بار کیا اور حکم واسطی حضار کشند اسکی یا ایک
سب حملہ کرنی نواب کا انگریزون پر تہا کہ وہنون نے کشند اس کو اپنی حمایت مین بٹہایا تہا اور اسی

اسی مظنہ اس بات کا تہا کہ مرگاہ وہ تہہ نواب مین پہری عقوبت شدید مین گرفتار ہوئی
لیکن نواب نی اوسی ماخوذ نکیا بلکہ خلعت سرفرازی کا دیا ✣ ایک قلعدار مند و سنا جہور خود بدولتے
مابین چہ یا سات گہنٹہ کی مسافت بطرف کمپوانی کی کی ✣ ایکسو چہالیس انگریز معہ ایک بی بی اور بارہ
مجروح سردارون کے اسیر ہوئے ✣ قلعدار نی واسطی شب باشی ان لوگون کی جای محفوظ تلاش کی
✣ اس قلعہ مین ایک مکان چہہ گز کا لمبا کچہہ کم پانچ گز کا چوڑا تہا اور ہوا کی لیئی ایک ایک کہڑکی
اسکے ہر سمت پر لگی ہوئی تہی ✣ شریر سپاہی قید ہوا کرتی تہی ✣ اس مکان تنگ مین مسلمان لوگون
نی انگریزون کو اوس مہینی مین جو کمال شدت گرمی کا ہوتا ہی قید کیا تکلیف اوس شب کے
بیان سی باہری قیدی کمال تشنگی سی بجان آئے اور پانی جو حاضرین نی اونہین دیا کچہہ نافع
نہوا بلکہ اور اونکی حق مین مضر ہوا ہر شخص بہت سعی کر کر کہڑکی تک جاتا تہا اور تفریح نفس حاصل
کرتا تہا ✣ اسحالت اضطرار مین اونہون نی ساتہہ بہت منت و سماجت کی محافظین مقام سی
اپنی ہلاکت کی استدعا کی ✣ انجام کار ایک بعد دیگرے جان بحق تسلیم ہوا اور وہ جو زندہ رہے
تہی انبار مردگان پر کہڑی ہوئی اور بفراغت تمام استراحت کرنی لگے اور اسطرح سی
چند آدمی زندہ بچ رہے صبحکے وقت جو دروازہ کہولا ایک سو چہالیس آدمی مین سی
تئیس ۲۳ زندہ اور باقی مردہ پائی ✣ یہہ قتل مشہور بہ بلیک ہول یعنی سوراخ سیاہ
و تاریک کی ہوا اسکے سبب سی حصار کلکتہ مین خوف عظیم واقع ہوا ✣ ایک بڑی مصیبت
تہی جسکی یادگاری آجتک ہر ایک ملک مین ہی اور اسی کی سبب سراج الدولہ ایک بڑا ظالم
مشہور ہوا ✣ نواب دوسری دن تک اسکی جرا سی بالکل آگاہ نہ تہا یہہ قصور مانک چند کا
جو واسطی ایکی رات کی محافظ اس قلعہ کا مقرر ہوا تہا ہی ✣ ایکسو جو نکو نواب اس واردات سی
مطلع ہوا اور چندان اس امر مین پرواہ نکی منجملہ اسیران سوراخ تاریک سی جو زندہ بچی تہے
انمین جو دل صفا تہی انہین بلاکر مقام خزانہ دریافت کیا جب اوسنی بچاس ہزار روپیہ

خزانہ مین پائی نہایت متحیر ہوا سراج الدولہ نی نو مقام قرب جوار کلکتہ مین کئی روز تک
اوس شہر کا علی نگر رکھا بعد ازان سمت مرشد آباد کی نہضت کی دوسری جولائی کو
ادنی ہوگلی سی عبور کیا اور اہل ڈچ اور فرانسیس سے باج طلب کیا اور یہہ تنبیہا کہلا بھیجا کہ اگر وہ
ادای زر باج مین کچھہ عذر کرین تو حال اپنا مثل انگریزون کی سمجھین اہل ڈچ نی چالیس ہزار
روپی اور اہل فرانسیس نی ساڑھی تین لاکھہ روپی دیکر اپنا تئہ اسکے سی نجات پائی جس سال
مین کہ شہر کلکتہ تحت حکومت انگریزون سی نکل گیا اور وہ حدود بنگالہ سی خارج کئی گئی
اوسی برس یعنی سنہ سترہ سو چھپن عیسوی مین ڈنیز نے تھوڑی سی زمین کا پٹہ پایا اور
شہر سیرام پور کی بنا رکھی سراج الدولہ حصول اس فتح سی خورم و شادان مرشد آباد مین
داخل ہوا اور بارادہ تصدیع پورنیہ کا جو دار الحکومت شوکت جنگ کہ بنی عم اوسکی سی تھا ہی
کیا اسنی واسطی قضیہ کرنی کی ایک اپنی ملازم کو فوجدار اوس ضلع کا مقرر کیا اور اپنی
چچیری بہائی کو لکھہ بھیجا کہ وہ اب اوس عہدہ کو سپرد کردین اسبات سی وہ بہت آشفتہ ہوا
اور در جواب لکھا کہ ہم صوبداران اضلاع کی بموجب قانون کی ہین اور مقرر کہی ہوئی اب
عہدہ پر شاہ دہلی کی اور علاوہ یہہ اور لکھا کہ نواب مرشد آباد کو خالی کردے اور جدہر
اسکی مزاج مین آوی چلا جاوی + سراج الدولہ یہہ جواب سنکر نہایت برہم ہوا اور
بجلدی تمام لشکر فراہم کرکر پورنیہ کی طرف کوچ کیا + شوکت جنگ معہ فوج اپنی کی استقبال
نکلا لیکن وہ فن لڑائی سی بالکل ناواقف تہا اور نصیحت بہی کسکی نہ سنتا تہا اسکی سپہ سالار
افواج ہمراہ لیکر طرف ایک جاہی مستحکم کی سامنی جسکی جہیل تہی اور اوسپر فرش سنگین بہا چلی
اور اس مقام مین اکر خیمہ زن ہوئی کوئی سردار اس فوج کا آئین جنگ سی واقف نہ تہا
ہر ایک سردار نی اپنی اپنی لشکر کو جہان جا مناسب جانا مقام کروایا + شبا سراج الدولہ
آخر کو مخاذی جہیل آگئی اور دشمنون پر اتوار سر کرنی لگی توپ کلان سی فوج شوکت جنگ

جنگ سر انجام ہو گئی سبب جسکی اوسنی از راہ بیوقوفی کی سواروں کو حکم دیا کہ جھیل سی پار
اوترین اور حملہ کرین وہ بمشکل تمام اوس دلدل مین سی گذری اور اونہین زمین سخت پر پہنچی
دیر نہوئی تہی کہ فوج سراج الدولہ نی سخت حملہ کیا جبکہ منگا جہ جدال گرم ہو رہا تہا شوکت جنگ
میدان معرکہ سی خیمہ مین گیا اور عورتون سی مشغول ہوا اور اسطرح مست ہوا کہ کشیدہ قامتی نہ
نہ سکتا تہا سرداران فوج اوس پاس آئی اور مصر ہوئی کہ وہ سر فوج پر چل کر کھڑا ہو اونہون نے
ہاتی پر اوس سوار کیا اور ایک آدمی پیچہی اوسکی بٹہایا تا وہ گر نہ پڑی اور سیدہا میدان کی اور
کنارہ جھیل پر لی گئی جونہین کہ وہ وہان پہنچا ایک گولی فوج عدو سی اوسکی پیشانی پر
اکر لگی اور وہ وہین ہودج مین سرد ہو گیا لشکر اوسکی یہ حالت دیکہہ کر بہاگ نکلا بعد دو تین کی
مومن لال جرنیل ناظم بنگالہ پورنیہ پر قابض ہوا اور خزانہ جو قریب نوے لاکہ روپی کی تہا معہ
حرم سرائے شوکت جنگ کی مرشد آباد مین بہجوا دیا سراج الدولہ اس لڑائی مین بچا تہا
اور اج محل سی آگی نہ بڑہا تہا لیکن بسبب اس ظفر کی اپنا بڑا فخر کیا اور بڑی کروفر سی مرشد آباد
کو مراجعت کی ✤ ہم ذکر کرین گی وہ امور نگاشیہ جو بسبب فتح کلکتہ کی بگڑ گئی تہی ڈریک صاحب
نی بعد ایسی بیحمیتی یعنی مصیبت مین چہوڑ کر جانی اپنی ہموطنون کی مدراس سی مدد مانگی ✤ اور
آپ معہ رفقا کی جہاز پر قریب دہانہ دریا کی ٹہیرا رہا اور وہان بہت سی بیمار ہو کر مر گئی ✤ گاہ
اخبار مصاب جو کلکتہ مین واقع ہوئی تہی مدراس مین پہنچین گورنر اور ارباب کونسل یہہ
احوال سنکر بہت خائف ہوئی اونہون نی ہر طرف سی اپنی تئین گہرا ہوا خوف سی پایا اسواسطی کہ آوے
فرانسیسون سی بہی قریب تہی کہ ہوی اگرچہ فرانسیس جو پونڈچری مین تہی بہت زور آور تہی اور فوج
انگریزی بہت قلیل تہی بہی اونہون نی معاونت بنگالہ اہم مقاصد جانا اونہون نی ایک فوج
بحری بسرداری ایڈمرل واٹسن کی تیار کی اور تہوڑا لشکر بسرکردگی کرنیل کلاو کی جمع کیا تا بر سر
پہنچ اسی کلاو صاحب اٹہارہ برس کی عمر مین ۱۷۵۱ قلم مین ہو کر وارد ہندوستان ہوا تہا بعد ازان

خواہش سپاہگری سی وہ فوج مین بھرتی ہوا اور وہان ایک بڑی شہرت اور ناموری حاصل کی
اکتیس برس کی عمر مین وہ بنگالہ کو گیا اگرچہ وہ کم عمر تہا لیکن تجربہ کار بڑا تہا تیاری اسباب حرب
مین ایک زمانہ دراز مدراس مین صرف ہوا + اور جہاز وہانسی ماہ اکتوبر سنہ سترہ سو چھیانوے
عیسوی کو روانہ ہوئی ہوا متحال مایل مشرق چلتی رہی اور کشتیان جملہ مفقہ مین
کلکتہ مین پہنچی اور دو کشتیان بہت پیچہی آئین اور اس لشکر مین جو تسخیر کلکتہ کو گیا تہا نو سو انگریز
اور پندرہ سو ہندوستانی سپاہی تہی بیسوین دسمبر کو وہ فلٹا مین پہنچی اٹہائیسوین ماہ مذکور کو میلو
کیطرف جہان ایک قلعہ مغلونکا تہا کوچ کیا کرنل کلاوڈنی رات کی وقت اپنی لشکر کو کشتیون سی نکیز
براوتارا لیکن ریہران ہندی اونکو بیراہ لی گئی اور بعد طلوع آفتاب کی وہ قلعہ کے قریب پہنچی
مانک چند دیوان ناظم ناگاہ کلکتہ سی آپہنچا اور اگر فوج اوسکی اوسوقت لڑتی تو یہہ بات
اغلب تہی کہ انگریز شکست پاتی لیکن کلاوڈ صاحب نے جلد تو مین مقابلہ حریف مین لگادین
ایک گولی ہودج مانک چند پر اکر لگی اور وہ مضطرب ہوکر کلکتہ کو بہاگ گیا خوف کی ہاری
وہ یہان بہی نہ ٹہرا اور ایک جمعیت پانسو آدمی کی چہوڑکر شتابی باس آقا اپنی کی مرشد آباد
کو چلا گیا کلاوڈ صاحب راہ خشکی سی کلکتہ کو گئی اور جہاز پیشتر اوسی وہان آپہنچی اور دو گہنٹہ
تک اسپر ایسی توپین مارین کہ آخر کار دوسرے جنوری سنہ سترہ سو ستاون کو وہ قبضہ ایڈ
مرل مین آگیا اور ایسی سہل طرح تہہ قبضہ انگریزون مین آیا کہ صرف دو چار ہی آدمی تلف ہوئی
چونکہ کلاوڈ صاحب کو یقین کلی تہا کہ نواب بی خوف دوڑ کے صلح نکریگا اسلئی دو دن بعد
بہر لینی کلکتہ کی اوسنی جہاز و لشکر موکلی کو جو اوسوقت مین ایک بڑی جای تجارت و دولت
کی تہی بہیجی اور اوسپر متصرف ہوگئی فورا بعد لینی کلکتہ کی اسنی سیٹہون باس کہی آدمی مرشد آباد
مین بہیجی تاکہ وہ معاملہ صلح کا درمیان انگریزون اور نواب کی کروادین + سراج الدولہ کی
ادلا نصیحت انکی بخوشی تمام سنی + لیکن اوسنی یہہ بات معلوم کی کہ کلاوڈ صاحب نے ہوگلی کو

لیا اور اوسکے تجارت گاہ کو لوٹا تب وہ بہت غصہ مین آیا اور حکم دیا کہ فوراً لشکر کلکتہ کو
روانہ ہو اوسنی معہ لشکر کی تسوین جنوری کو دریای ہوگلی سی عبور کیا دوسری فروریکو واو کو
کی فرق کمپو کلا اوصاحب سی وہ گذرا اور عقب شہر کے خیمین نصب کیی فوج کلا اوس
مین ساٹھہ انگریز اور بارہ سو ہندوستانی اور لشکر نواب قریب چالیس ہزار کی تہا سراج الدو
کی پہنچی سی کلا اوصاحب نی پیغام صلح کا پیش کیا اور وہ اسبات پر راضی ہوا اور کیی
ملاقاتین سفیران انگریز اور نواب کی ہوئین + لیکن اونہون نی اوسی رات نجا نگرا اوسکی اقوال
آشتی پر اعتماد نکیا اوسکے آنی سی باشندگان اطراف کلکتہ کی بہاگ گیی اور غلہ انگریزون
پاس کم ہونی لگا اسسبب سی کلا اوصاحب نے ایکبارگی حملہ کرنا مناسب جانا رات کی وقت جوہی
فوریکو وہ جہاز ایڈمرل کو گیا اور جہنہ سو ملاح اسسی لیی آدی رات پر ایک گھنٹہ گذرا
تہا کہ وہ معہ ہمراہیون اپنی کی مین برابر اور ڈوبجی تمام لشکر مسلح ہوگیا اور چار پر کوچ طرف کمپو نواب کے
کیا کلا اوصاحب کی لشکر مین تیرہ سو پچاس انگریز اور آٹھہ سو ہندوستانی سپاہی تہی وہ
اسس جمعیت کو ساتھہ لیکر واسطی حملہ کرنی کی لشکر عدو پر جو بیس مرتبہ اوسنی زیادہ تہا چلا صبح
ہوتی ہی کہرا شدت سی کرنی شروع ہوئی کہ کوئی شخص عرصہ تین گز تک سامنی اپنی ندیکھہ
سکتا تہا اور یہہ اکثر آخر موسم سردی مین پڑا کرتی ہی انگریز لڑتی ہوئی کمپوی دشمن مین
جا گھسے دو سو بیس اونمین سی مقتول اور مجروح ہوئی لیکن نواب کی آدمی بہت آپسی
ماری گئی تہی + اسسخت حملہ اونکی سی وہ سراسیمہ ہوا اوسنی دیکہا کہ کسیی ایک دشمن
دلاور سی اوسی مقابلہ درپیش ہوا تہا اور فوراً کمپو اپنا چار کوس کی فاصلہ پر ہٹا لیا کلا او
صاحب نے دوسرے حملہ کا سامان کیا اب سراج الدولہ جنگ سی بہت عاجز ہوا اور عہد
وپیمان صلح مرقومہ نوین فروری کو منظور کیا تمام حقوق سابقہ اپنی ان لوگون کی پہر حاصل
کیے علاوہ نواب مین انکی اسباب تجارت پر محصول بالکل نرہا اور حصار +

کلکتہ اور بنای ایک دار الضرب جدید کی اجازت پائی نواب نی واپس کردینی تمام اسباب
کا جو لڑائی مین غارت گیا تہا اور ادا کرنی قیمت کاملہ ان اشیاء کی جو ضایع ہوگئی تہین
اقرار کیا بلحاظ ظفر انگریزون کی نواب نی اون عہدو کو اپنی حق مین بہت مناسب جانا لیکن
کلاوصاحب اس سے مطلع تہا کہ ایک لڑائی فرنگستان مین درمیان فرانسیسیون اور انگریزون کی ہوگئی
تہی اور لشکر فرانسیس چاندنگر مین برابر لشکر کلاوصاحب کی تہا اسلئے وہ اندیشناک ہوا اور نواب سی
اول صلح کر کی حملہ کرنا فرانسیسیون پر مناسب جانا خبر جنگ ان دونو قومون کی کلکتہ مین پہنچی
کلاوصاحب نی فرانسیسیون سی پیغام کیا کہ ہم ملک ہندوستان مین بصلح رہین گے اور ایک
دوسرے پر حملہ نکرین گی گورنر چاندنگر نی جواب دیا کہ ہمین یہہ بات منظور تہی لیکن اگر جنرل اعظم
فرانسیسیون کا آتا تو یقین تہا کہ وہ اس عہد و پیمان کو جائز نرکہتا کلاوصاحب نی دیکہا کہ
کوئی تدبیر ایسی نہ تہی کہ جسپر اعتماد ہو اور کلکتہ کو بہی محل خطر مین پایا اسواسطی کہ فوج فرانسیسی
چاندنگر مین کثرت سی تہی اور یہہ بہی جانتا تہا کہ سراج الدولہ نی صلح بخوف کی تہی اور فرصت پا کر
کی وہ بہر مستعد پیکار رہویگا چونکہ نواب فرانسیسیون مین ایک مدت سی موافقت نہی اسنی
کچہہ فوج ان سی واسطی انکی مدد کی بہیجی کلاوصاحب نی حملہ کرنا فرانسیسیون کی بستیون
پر بی اسلئے رضای نواب کی مناسب نجانا اور چند درخواستین اسباب مین اوسپاس بہیجین
لیکن اسنی کچہہ جواب باصواب ندیا اور لیت ولعل مین ڈال دیا ایڈمرل واٹسن نی ایک خط
اوسکو اس مضمون کا لکہا کہ لشکر جتنا ہمین مطلوب تہا موجود ہی اور ہم ناترہ جنگ اسطرح شعلہ زن
کرین گی کہ انطفا اوسکا ساتہہ تمام پانی گنگا کی نہو سکی گا سراج الدولہ اس سی بہت
خوف زدہ ہوا اور دسوین مارچ سنہ سترہ سو ستاون عیسوی کو خط معذرت کا لکہا
جسکے انجام مین یہہ الفاظ مرقوم تہی کہ جو تم بہتر سمجہو سو کرو کلاوصاحب نی اس بات سی جرات حملہ کرنی فرانسیسیون
پر سمجہی اور علی الفور فوج اپنی خشکی کی راہ سی چاندنگر کو لیگیا ایڈمرل واٹسن تری کی راہ جہازون پر

پر گیا اور سامنے شہر کی لنگر گئی کلاو صاحب نی بہت مردانگی اس لڑائی مین ظاہر کی لیکن
حقیقت مین اسجگہ کو فوج بحری نی تسخیر کیا یہہ ایک بڑا جھگڑا تہا جسمین انگریز بہت
پہنسی ہوئی تہی یہہ مقام بعد مخاصمہ نوّاب کی تصرف مین آیا یہہ بات اکثر مفہوم ہوتی تہی
کہ انگریزون نی سپاہیون یا افسرون فرانسیسی کو رشوت دی اور جانبدار کو راضی کیا اور
جو آگی مذکور ہون گی موجب اس افواہ کا ہونگی قلعدار فرانسیس نی ایک بڑا انگرا دریا کا
کشتیان غرق کر کر بند کر دیا تاکہ انگریزی جہاز آگی نہ بڑہ سکین اور ایک چھوٹی سی نہر کہولی تہی جس سے
چند آدمی واقف تہی بڑی فوج نامی ایک شخص افسر فوج فرانسیسی کو رزری نارڈسی
ناخوش ہو کر کلاو صاحب سی جاملا اور مقام نہر سی مطلع کیا اسنی چند روز کی بعد لوگری
انگریزون کی سی کچہہ روپی پیدا کی اور فرانس مین اپنی باپ پاس بہجوا دئے جسکو اوسنی
اہانت سی لیا اور کہلا بہیجا کہ یہہ روپی دغابازی و نمکحرامی کا ہے اسلئی اوسی ایسی غیرت
آئی کہ اوسنی ایک رومال کی پہانسی بنا کر دروازہ اپنی سی لگ گیا اور جان بحق ہوا سبب
عہد و پیمان سراج الدولہ کی انگریز واسطی بنا دار الضرب اور قلعہ کی ماذون ہو گئی وہ شہر
برس تک سعی لاحاصل واسطی ان مطالب کی کرتی رہی کیونکہ قلعہ قدیم جسپر کہ نوّاب سہولت
متصرف ہو گیا خفیہ بنایا گیا تہا کلاو صاحب جلد تیاری فصیل مستحکم مین کہ جسپر توپی سند ستانی
فوج غلبہ کر سکی مصروف ہوا بنیاد قلعہ جدید کی سترہ سو ستاون عیسوی مین بڑی اوسنی
اسکی تمام ہونی مین بہت سعی کی وقت بنا ڈالنی کی اسنی کچہہ لحاظ نہ کیا کہ کتنا اسکی تعمیر
مین صرف ہوگا اور جسطرح ایک دفعہ شروع کیا تہا پہر اوسمین کچہہ تصرف نکر سکتا تہا اگرچہ یہہ بات
بتدریج معلوم ہو گئی کہ اس عمارت مین دو کرور روپی خرچ ہوتے اور ایک دار الضرب اوسنی
سال مین تیار ہوئی اور پہلی ضرب سکہ انگریزونکی نوین اگست ۱۷۵۷ء سترہ سو ستاون عیسوی کو بنگالہ
مین پڑی کلاو صاحب نے جبکہ تصرفات انگریزون کو بزور مقرر کر کر دیکہا کہ یہہ بات

بزور ہی قایم رہی کی اوسنی شروع ہی دیکھا کہ وہ اجارہ نہین سکتی بلکہ اگی جانا اونکو ضرور تہا
وہ اس تدبیر مین تہا کہ فرانسیس ہر بنگالہ مین ایک جا بہر زمین کی مالک ہوتی بسی نامی فر
فرانسیسی اضلاع دکہن مین بہت ظفر یاب ہوا اور زور پکڑا سراج الدولہ باوجودیکہ انگریزون ہی
صلح اور دوستی رکہتا تہا پہر بہی وہ بسی کو بلاتا تہا تا وہ انگریزون پر کری اور چند خط
اوسکی کلا اوصاحب نے پکڑی تباہی اور بربادی جو سراج الدولہ نی تہہ انگریزون ہی کی
تہی اوسکی دل ہی ہولی تہی اور اکثر اس بات سی وہ غصہ مین آتا تہا ایک دن واٹ صاحب
ریذیڈنٹ سی خفا ہوکر وہ کہتا تہا کہ ہم تمہین اپنی دربار سی نکال دین گی اور دوسرے
دن اوسکو خلعت سرفرازی کا دیتا تہا ایک دن خط کلا اوصاحب پہاڑ التا تہا اور دوسرے
دن اوسکی معذرت مین اوسکو خط لکہتا تہا جب انگریزون نی دیکہا کہ جب تک یہہ جوان پرغرور
ریاست بنگالہ پر رہیگا امن ہمارا کسی نوع متصور نہوگا جب کہ وہ تدبیرین اپنی دل مین
واسطی اپنی حفاظت کی کر رہی تہی کہ ایک نی مصاحبین نواب سی اوس پاس خط بہیجا اوسکی
خودسری و ظلم سی دل اونکی پٹ گئی تہی اور عزت و مال و جان اونکی اس سی ہمیشہ خوف مین
تہی سابق اس سی انہون نی اتفاق کر کر چاہا تہا کہ شوکت جنگ کو مسند ریاست بٹہاون
لیکن یہہ تدبیر اونکی کچہہ سرسبز نہوئی بارہا ارادہ اونکا اوسکے اتار دینی پر مسند ریاست سی
ہوا اور خفیہ انگریزون سی مدد طلب کی تہی اور مندولوگ یہہ سمجہتی ہین کہ زمیندارون نی انگریزون
کو بلایا تہا کہ وہ اوس ہی ملک کی لین دی رہا تہہ سراج الدولہ سی اونہین رستگاری دین اس سبب
سی یہہ بات ضرور ہی کہ ہم قول راست بیان کرین زمینداران ہندوستان ہندو یا مسلمان
باکسی اور ضلع کی اوس سرکشی مین شریک نہی تہی کسطرح وہ ہوسکتی ہی یہہ لوگ فقط محصل رہے
سرمنشا اس سرکشی کی یہہ لوگ تہی سیٹہہ معتمول صرافان بادشاہی میر جعفر بخشی و خزانچی
فوجداری چند و خواجہ وزید سرتجاران و دولتمندان لوگون نی کلا اوصاحب پاس دنیوا

درخواست اس مضمونکی بھیجی کہ وہ معہ فوج انگریزی یہان آوی اور سراج الدولہ کو سند
سی اوتاری اور بجای اوسکی میر جعفر کو بٹھاوی انگریزون نی دیکھا کہ بی بی فوج ہماری یہی یہان
ایک سرکشی اوٹھنی والی ہی اور اونکی مدد کرنی مین ہمین منفعت کثیر ہوگے صاحبان
کونسل چون کہ بی ہمت اور بوی شجاعت نر کہتی تہی اسلیے اس سازش مین شریک
ہونی مین تامل کیا بلکہ ایڈمرل ویٹسن نے اوسکو ایک امر عظیم سمجہا اسواسطی کہ وہ
لوگ جو ابتک غریب تجار تہی کیونکر جرات کرکر جاتے اور حاکم اس ملک کو نکال دیتی
لیکن کلا اوصاحب ایک مرد شجاع اور دلیر تہا اور تمامی مشکلات اوسکو موجب باد سوق
کا ہوتین ماہ اپریل اور مئی مین نوشت خواند اس معاملہ کی کلا اوصاحب اور افسران نواب مین
بوسیلہ ویٹ صاحب ریذیڈنٹ مرشد آباد کی مخفی نواب سی جاری رہی اور وہ بالکل اس
معاملہ سی آگاہ نہوا بلکہ سوای ایک مرتبہ کی اوسکو کچہہ شک بہی نہوا اوسنی میر جعفر
کو بلاکر قرآن آگی دہرا اور اس بات کی حلف لی کہ وہ اس سے نمکحرامی اور بیوفائی نکرنا جب
تمام اسباب حرب آمادہ ہوگیا یہہ ارقریب تہا کہ زبانی امی چند کی ظاہر ہوجاوی وہ دولت
بیشمار رکہتا تہا لیکن طامع بڑا تہا اوس سی یہہ اقرار ہوا تہا کہ جتنا روپیہ کہ نواب کا ہاتہہ
لگتا اوس مین سی حساب پانچہ روپیہ سیکڑے کے اوسے دیتے لیکن وہ
اسپر راضی نہوا اخیکدن بوقت شام کے وہ ویٹ صاحب پاس گیا اور یہہ بات کہی
کہ اگر تم تیس لاکہہ روپیہ زیادہ کی نوشت کردوگے تو نواب کو تمہاری سازش سے
مطلع کردونگا اور یہہ بات ظاہر تہی اگر راز افشا ہوتا تو ویٹ صاحب اور وہ لوگ
جو اوسمین شریک تہی ماری جاتی ویٹ صاحب نی اوس مکار و غاباز کو یہہ
دلاسا دیا کہ کچہہ مہلت حاصل ہوتی اور فورا کلکتہ کو یہہ ماجرا لکہہ بہیجا خبر سنکر کلا اوصاحب
مضطر ہوا اسنی امی چند کو دشمن حلق اللہ سمجہا جس نے یہہ فریب دا سیطے

زیادہ لینے روپے کا کیا تہا اسنی خیال کیا کہ جو مکر وحیلہ اوسکی فریب کو شکست دیسکی
مناسب تہا اوسنی واٹ صاحب کو حکم بہیجا کہ تم بموجب کہنی اوسکی کی اقرار کرلو اوسنی
دو کاغذ تیار کئی ایک مین اقرار تیس لاکہہ روپی دینی کا اور حصہ کو درج کیا اور دوسرے
مین وہ رقم بالکل نہ لکہی کاغذ جسمین کہ اقرار تیس لاکہہ روپے کا تہا اوسی دیکہا دیا جس سے
اوسی اطمینان ہوا اور میر جعفر سی یہہ بات اقرار پائی کہ وہ معہ جمعیت اپنی کی ہنگام پہنچنی لشکر
انگریزی کی لشکر اقا اپنی سی جدا ہوکر آملے جب یہہ چیز مہیا ہوچکی کلا اوصاحب نی بلحظ سراج الدولہ کو
لکہا اور اسمین تمام تکالیف جو انگریزون نی اوسکی ہاتہہ سی اوٹہائین بہت مذمت اور بابی نقض عہد کا
الزام دیا اور یہہ بہی لکہا کہ تمنی جو تلافی مین اونکی اقرار کیا تہا ادا کیا اور فرانسیسیونکو واسطی اخراج انگریزون
کی طلب کرتی ہو اور انجام خط مین یہہ لکہا تہا کہ مین خود مرشدآباد کو آتا ہون تا امرا در بار تمہاری کی
قضایا جو ما بین ہماری اور تمہاری ہین فیصلہ کرین ناظم طرز خط اور بہی استماع اس خبر سی کہ کلا او
صاحب آتا ہی مضطر ہوا اور پلاسی کو معہ لشکر کی کوچ کیا کلا او صاحب نی شروع ماہ جون سنہ
۱۷۵۷ء سو سپاہیون کو لشکر انبار روانہ کیا ستروین جون کو وہ کٹوا مین پہنچی اور دوسری دن
اوسکو محاصرہ کیا اور قابض ہوگئی اوگیسوین تاریخ کو بارش شدت سی ہوئی کلا او صاحب کو
اسمین تردد تہا کہ آیا وہ دریا سی گذر کر نواب سی مقابلہ کرتا یا اولٹا مڑ جاتا اسواسطی
کہ نہ کچہہ نشان میر جعفر کا یہان اوسنی دیکہا اور نہ خط اسکا پایا اوسنی ایک شورئی در باب جنگ
کی جمع کیا اور خلاف جنگ کی انکی رای فی کرار پایا اور لا کلا او صاحب نی انکی رای کو مستحسن جانا
لیکن بعد خوب خوض کرنیکے اس مقدمہ مین اوسنی لڑنا مناسب سمجہا اوسنی بغور
دیکہا کہ اگر بعد اتنی دور آنی کی وہ اولٹا پہر جاتا تو البتہ فواید انگریزون کی بنگالہ مین سی
جاتی رہتی با گیسوین کو لشکر قریب طلوع آفتاب کی دریا سی عبور کرنی لگا اور جہاں گنہٹہ بعبور
کی تمام فوج دوسرے کنارہ پر اوترآئی اونہون نی یہان مقام کیا اور آگی کوچ کیا تئیسوین کو دوپہر

دوپہر ایک گھنٹہ گذرا تہا کہ پلاسی مین پہنچی اور صبح ہوتی ہی لڑائی شروع ہوگئی کلائو اور میر جعفر اور اوسکی لشکر کا منتظر رہا لیکن یہان بہی انکا کچہہ اثر نہا یا نواب کے فوج مین پندرہ ہزار سوار اور تیس ہزار پیادہ تہی وہ عقب فوج کی خیمہ مین معہ خوشامدگویونکی بیٹہا رہا اور میر مدن لڑنی گئی میر جعفر اگرچہ معہ لشکر وہان موجود تہا لیکن اوسنی کچہہ مقابلہ نکیا قریب دوپہر کی ایک گولہ میر مدن کی اگر لگا اور ٹانگ اوسکی اوڑ گئی اوسکو نواب کی خیمہ مین لاوسنی حضور نواب مین جان بحق تسلیم کی نواب بہت آسیمہ ہوا اور تمام نوکرون پر شک دغا بازی کا کرنی لگا اسنی میر جعفر کو بلایا اور اپنی پگڑی اوتار اوسکی قدمون پر دہری اور بہت تضرع والحاح سی کہا کہ وہ بواسطہ روح نانا اپنی کی اوسکی تقصیر معاف کرتا اور اوسوقت درماندگی مین اوسی پشت ندیتا جعفر نی اقرار کیا کہ مین تیرا خیر خواہ رہونگا اور بحسبی دغا نکرونگا اور واسطی اظہار دولتخواہی کی اسنی نواب سی نصیحتا کہا کہ اب دن بہت اگیا ہی مناسب ہی کہ ہم لشکر اپنی کو میدان کارزار سی بلالو اور کل انشاء اللہ تعالی ہم دونو باہم ہوکر لشکر کشی کرینگی اور لڑینگی جب موہن لعل سپہ سالار فوج نواب جنگ مین سرگرم تہا کہ حکم واسطی اوسکی مراجعت کے پہنچا اور وہ باکراہ اوسکو بجالایا اوسکی چلی جانی سی سپاہ بددل ہوگئی اور ہر طرف بہاگ نکلی کلائو صاحب ساتہہ اس آسانی کی مظفر ومنصور ہوا سراج الدولہ ساندنی پر سوار ہوا اور دو ہزار سوار ہمراہ لیکر تمام رات چلا اور صبح کے وقت قریب آٹہہ بجی کی مرشدآباد مین داخل ہوا اسنی تمام اپنی افسرون اور مہرون کو طلب کیا کہ اوسکی پاس آکر حاضر ہون لیکن ہر ایک اونمین کا اپنی اپنی گہر جلا گیا بلکہ خبر اوسکا بہی اس سی کنارہ کرگیا اکیدن کامل وہ تنہا قلعہ مین رہا تب اوسنی اپنی جانبازی کا ارادہ کیا رات کی وقت اوسنی اپنی زوجہ اور تہوڑی ایک رفیقون کو رتہون مین سوار کیا اور ندوجوار حتنا انمین آسکا بہرا اور آدہی رات پر مین گہنٹہ گذری تہی کہ وہ بہگوان گولہ کو بہاگ گیا یہان سی اوسنی بارادہ ملنی لاصاحب فرانسیس

کے جسکو اوسنی بٹنہ سی بلایا انہا کشتیون پر سوار ہوکر راہ دریا کی لی جنگ بلا سی سی حکومت
انگریزون نی ہندوستان مین استقلال پایا اونکی اس لڑائی مین صرف بیس انگریز اور پچاس
ہندوستانی سپاہی مقتول اور مجروح ہوئے بعد لڑائی کی میر جعفر نی کلاؤ صاحب سی ملاقات کی
اور مبارکبادی اس فتح کی دی وہ تب مرشد آباد کو گئی میر جعفر قلعہ بادشاہی کو اپنے قبضہ
مین لایا تمام روسا شہر اور امرا ملک وہان جمع ہوئی اور دربار ہوا کلاؤ صاحب اپنی
جای سی اوٹھا اور ہاتھہ میر جعفر کا پکڑ کر تخت پر بٹھایا اور اداب نوابی بنگالہ وبہار و اڑیسہ
کا بجا لایا وہ معہ چند صاحبان دیگر اور رام چند دیوان کلاؤ صاحب اور منوکش اونکے
منشی کی خزانہ پر گئی اوسمین اونہون نی دو کروڑ روپی سی کچھہ زیادہ کی اسرفی اور روپے پائی
مورخ اوس زمانہ کا بیان کرتا ہی کہ یہہ خزانہ فقط باہر کا تہا اور ایک خزانہ اور تہا جو زنانہ مین
رہتا تہا اور اس سی کلاؤ صاحب کو مطلع نکیا اس گنجینہ مین کہا گیا ہی کہ آٹھہ کروڑ روپے
سی زیادہ کا مال جاندی سونی جواہر کا تہا وہ کہتا ہی کہ میر جعفر اور امیر بیگ و رامچند راو منوکش
نی یہہ دولت لی اور یہہ قول ہمین دو نوع معلوم نہین ہوتا اسواسطی کہ رامچند جسکا مشاہرہ ساٹھہ
روپی تہا دس برس بعد مرا اور سوا کروڑ روپی کا مال چھوڑا بابو منوکش جو بعد ازان ملقب
براجہ ہوا اوسکی تنخواہ زیادہ ساٹھہ روپی سی نہی چند روز بعد اوسنی اپنی ماں کی شراد مین
نو لاکھہ روپیہ صرف کیی ایام مصائب انگریزون کی اب منقطع ہوئے جون سترہ سو چھپن
عیسوی مین کوٹھی اور تمام اسباب تجارت اونکا تاراج ہوا تہا اور فرید ریغہ تبع ہوئے
اونکا بنگالہ مین بانور لہنی کا ٹھکانا نہ رہا تہا ✤ جون سترہ سو ستاون کو وہ فقط اپنی
کوٹھی پر ہی متصرف نہو گئی بلکہ سراج الدولہ کو جو اونکا دشمن تہا مغلوب کیا اور ایک اپنی طرف
سی نواب بنایا اور بنگالہ سی فرانسیسون کو جو اونکی مخالف تہی نکال دیا اب فقط یہہ
بات رہی تہی کہ وہ نقصان اپنی کو خزانہ مرشد آباد سی وصول کرتی اس بات نے

نے قرار پایا کہ ایک کروڑ روپی کمپنی واسطے نقصان سرکار کی اور پچاس لاکھ روپے
صاحبان انگریز عوض اپنی اپنی اثاث البیت کی جو کلکتہ کی شکست مین غارت گیا تہا اور
پچیس لاکھ روپی ہندوستانی اور سات آرمنی لیتی علاوہ اوسکی بہت روپی انعام مین فوج بحری
و بری کو عطا کیتی بلکہ نوکران سرکاری بہی جو ساعی واسطی مسند نشینی میر جعفر کی ہوئی تہی
محروم نہی رہی کلاؤ صاحب نی نو لاکھ روپی لیتی اور دوسرے صاحبان کونسل نی کم و بیش
اسبات کا عہد و پیمان ہوا کہ انگریز جمیع حقوق اونون پر بطور سابق کے قابض رہین اور
زمین جو باہر خندق کی تہی اوجہہ سو کز برے اوسی تحت انگریزون مین رہتی اور اختیار زمیندار
شہرون جنوبی کلکتہ کا کالپی تک سرکار کمپنی کو ہوتا اور فرانسیس اون اضلاع مین نہی رہنے
سراج الدولہ بہگوان گولہ کو روانہ ہوکر راج محل مین پہنچا اور کشتی سی اوترکر قریب جہونپڑی
ایک فقیر کی جسکو اوسنی قبل اسکی بہت اذیت دی تہی کچہہ کہا نا واسطے بی بی اور بیٹے
اپنی لگانی لگا اس شخص نی آنی سراج الدولہ سی اون لوگون جو اوسکی متلاشی تہی آگاہ
کیا اور اونہون نی انکر اوسے گرفتار کر لیا اسنی بہت منت و سماجت ان لوگونکی جسپر
بہی بستور ہمکلام مشکل ہوتا تہا لیکن اونہون نی ایک بات اوسکی نہ سنی اور تمام
زر و جواہر اوسکا لوٹ لیا اور مرشد آباد کو لیگئی جب کہ وہ شہر مین پہنچا میر جعفر نی بہت
سی افیون پی تہی اور موافق عادت کی اوسکی خمار مین پڑا ہوا تہا یہ خبر سنکی اوسکی نے
جو ایک بڑا فاسق و فجار تہا سنکر کہ سراج الدولہ آتا ہی حکم دیا کہ اوسی متصل مکان ہماری کی
قید کرین بعد ایک یا دو گہنٹہ کی اوسنی اپنی رفیقون سی اوسکی قتل کرنی کی لیتی کہا
لیکن اون سب نے انکار کیا مگر ایک شقی محمد بیگ نامی نی جسکو علی وردی خان نی پرورش کیا
تہا اس امر شنیع پر مبادرت کی جونہی کہ یہہ شخص اوس مکان مین داخل ہوا کہ نواب
بدنصیب اوسکے ارادہ سی واقف ہوا اور بولا کہ مین بعوض خون حسین قلی خان

کی مارا جاتا ہون جوہین کہ اوسنی یہہ الفاظ بولی ہی کہ قاتل نی شمشیر نکالی اور کئی ضربون
مین کام اوسکا تمام کیا وہ اوسکی پانون مین گر پڑا اور دم واپسین اوسنی یہہ الفاظ بولی کہ اب
حسین قلیخان کا انتقام ہوا بعد ازان اوسکی لاس کی ٹکڑی کئی اور ہاتی پر پی اعتنائی سی ڈالدیا
اور بطور تشہیر کی تمام شہر مین پہراکر اوسکی مدفن کو لیگئی یہہ بات مشہور ہی کہ جب فیلیان
نی واسطی کسی ضرورت کی ہاتی کو ٹہیرانا چاہا ہاتی اوسی مقام پر جاکر اہوا جہان سراج الدولہ
نی حسین قلیخان کو اٹہارہ مہینی پیشتر مارا تہا اور چند قطرہ خون اوسکی لاش مجروح سے
اسجا پر جہان کہ اوسنے اوس بیگناہ کا خون بہایا تہا گرے ✣ ✣ ✣

وہ حسین قلیخان نائب صوبہ دار ڈہاکہ اور اوسکی عشایر کو بہت ناپسند کرتا تہا اور اونکی بربادی کی دہن
واسطی اسبا کی اوسنی پہلی ایک ملازم اپنی کو اوس شہر کو بہیجا جسنے اوسکی بہانجے کو دن کی وقت سامنی سب لوگون کی
مارڈالا بعد ازان اوسنی واسطی قتل حسین قلیخان کی اجازت نامہ اپنی سی چاہی اللہ وردی خان نی جواب دیا کہ یہہ
بات بی اجازت نویس محمد اوسکی آقا کی ممکن نہین کہ وقوع مین آوی اوسنی اسکا رد سے اوسی کہنہ خبر و توبیخ نکی
بلکہ شہر چہوڑکر واسطی شکار کی راج محل کو چلا گیا تا وہ بعد اوسکا تکرار اوسکی وجہ پر نانی سراج الدولہ خود
نویس محمد پاس گئی اور اجازت قتل اوس بیگناہ رفیق نوکر کی حوالت کی گیسیٹے بیگم زوجہ نویس محمد نی اسمقدمہ مین بہت سعی
کی اوسنی اونکی منتون سی عاجز ہوکر اسبا کو منظور کیا سراج الدولہ بعد ملاقات کی وانہ اپنی دولتخانہ کا ہوا اور حسین
قلیخان کی گہر کی پاس سی گذرا اوسکو حکم دیا کہ اوسکو گہر سی نکال لاوین اور اپنی سامنی اوسکی ٹکڑی ٹکڑی کرڈالی اوسکی برادر
نانیا کو بہی اوسیوقت دیہ کیا مورخ محمدی کہتا ہے کہ بسبب اوس قتل بیدریغ کی غضب الہی اوپر گنہگاران
خاندان آلہ وردیخان کی نازل ہوا چند روز نگذری ہی کہ نویس محمد مرگیا اوسکی بہاتی سید محمد صنوبر اور تیسرے
بہی بعد دو مہینی کی عالم بقا کو کوچ کیا آلہ وردی خان بسبب اطلاع اپنی نواسی بہت آزردہ و شکستہ خاطر تہا
اور مرنی اونکی دونو بہتیجون سی اوسکی کمر ٹوٹ گئی ہی اور اوسی غم مین نوین اپریل سنہ سترہ سو
چہپن عیسوے کو اس دار فانی سی رحلت کی ✣ ✣ ✣ ✣ ✣

اقت ار میر جعفر کو اہل سرشتہ صوبہ معترف ہوئی اور یہہ بات جلد ظاہر ہوگئی کہ وہ لایق
سرانجام امور سلطنت کی نہ تہا اور وہ نامرد بی رحم وطامع تہا اسکا اول ارادہ بربادی
سرداران منود کا جو زیر حکومت اسکی تہا اور بہی ابام ناظمین سابقین کی اونہون نی دولت
بیشمار جمع کی تہی ہوا وہ اول راجہ رای دولب منصرم اعظم پر جو علاوہ دولت بیقیاس کے ایک
لشکر جہہ ہزار آدمی کا رکہتا تہا گرایہہ مرد صاحب سلیقہ اون اشخاص مین سی جنہون نی کہ اوسے
مسند پر بٹہایا تہا بہت چالاک اور ذی ہوش تہا جب مشورہ اسطی اوتاری سراج الدولہ کی مسند سے
ہوا رای دولب نے اوسکی مخالفین کو صلاح دی کہ مسند نشینی بجای اوسکی میر جعفر کو نزاوا
تہی جسکی عوض مین میر جعفر خواہان بربادی اوسکی کا ہوا اور اوسی دن سے ایسی نفرت ہوئی کہ
بگمان اسکی اوسکی چہوٹی بہائی سراج الدولہ سی دوستی ہی اون معصوم کو مروا ڈالا اور دولب بسبب
حمایت انگریزون کی اوسکی ہاتہہ سی بچ رہا ناظم بعد ازان دربی بربادی رام نراین کی
جو ایکمدت سی نایب صوبہ دار بہار رہتا ہوا اور صوبہ داری اس مقام کی بنام بہائی اپنی
کی جو موجب روایت کلاا وصاحب کی میر جعفر سی زیادہ تر موقوف تہا نجوبر کی راجہ رام سنگہ
حاکم مدناپور بسبب قید کرنی اوسکی بہائی کی برگشتہ ہوگیا راجہ اوجل سنگہ بب بورنیہ
نی بسبب اغوای کرنے اہل دربار کی بغاوت قبول کی بعد بیٹہنے میر جعفر کے
مسند ریاست پر عرصہ پانچ مہینی مین تین سرکشیان ان اضلاع مین واقع ہوئین پہلی
رجوع طرف کلاا وصاحب کی جسپر ایک انگلی اعتماد رکہتا تہا یہہ کہ کرنا اوسکا فایدہ ہوا
اسواسطی کہ اوسنی تین سرکشیان بغیر تہانے ایک قطرہ خون کی دیا دین بسبب کامل
دعا جزی نواب کی وہ معہ لشکر کی پٹنہ کو جاتی ہوئی مرشد آباد ہوتا گیا وہ روپے
جو نواب نی انگریزون کو دینا کیا تہا بہت سا اوسمین کا اب
تک ادا نہوا کلاا وصاحب نی بعد پہنچنے کے دار الامارت

مین کہا کہ کوئی سبیل واسطے ادای زر موعود کے ضرور ہے نواب نے اکبت اوپر
محصول بردوان و ندیا و سوگلی کے لکھدیا جب کہ یہہ مقدمہ فیصلہ پاچکا ہندوستانی
و انگریزی فوج نے پٹنہ کو کوچ کیا رام نراین کلا اوصاحب پاس آیا اور کہا کہ انگریز
اوسکے حامی ہوتے تو البتہ وہ اپنی آقا کے مطیع و منقاد رہتا کلا اوصاحب نے بہت سی
قیل و قال درباب قبول کرنے اطاعت اوسکی کی نواب سی کی اور آخر کار اوس نے
منظور کیا رام نراین فورا مکیو کو گیا اور اداب تسلیمات میر جعفر کو بجا لایا اور اپنی ریاست
پر پھر مستقل ہوگیا نواب اور کلا اوصاحب نے معہ رائے دورلب کی مرشد آباد کو مراجعت کی
اس شخص کو اسبات کا ظن تہا کہ بصرف جب تک یہان انگریز ہین مین ماہون رہونگا میرن
اس معاملہ کی ہونی سی بہت خفا ہوا مطلب اوسکا اور اوسکی بالکل برباد ہی اور کمر کرنا طاقت
ہندوستان کا تہا لیکن برخلاف اپنی خواہش کی اونہون نے اس سفر مین اونکی طاقت کو مضبوط کیا
وہ دونو کلا اوصاحب سی بدظن ہوئی میر جعفر برای نام صوبہ دار تینون ضلعون کا تہا لیکن
حقیقت مین کلا اوصاحب مالک تہی سردار جنکو انگریز دو برس پیشتر واسطے کہنی کلکتہ کے
حضور نواب مین بہت سی منت و عاجزی کرتے تہی اور روپی دیتی تہی اب وہ انکی جاپلوسی
و خوشامد کرنے لگے مسلمانون نی دریافت کیا کہ سند و جوصاحب شعور تہی اونہون نی جاپلوسی
نواب کی چہوڑدیا اور کلا اوصاحب ہی اپنی مطالب معروض کرنے لگی لیکن اوسنی ایسا
طریقہ دانائی و اعتدال کا اختیار کیا کہ جسکے وہ اون امور مین مداخلت رکہتا تہا
ذرا بہی خلل نہوا ایک نیا دشمن حدود بنگالہ مین پیدا ہوا شاہ عالم پسر شاہ دہلی کا باپ
اپنی سی مخالف ہوگیا اور صوبہ دار الہ آباد واودہ سی سازش کی اور ایک سپاہ عوام
الناس کی تیار کرکر واسطے تسخیر بہار کے اوترا مقصد اون دونو صوبہ داروں کا مدد کرنا شاہزادہ کا تہا
بلکہ وہ یہہ چاہتے تہے کہ اونہین بہی کچہہ اصلاع مابین مین مداخلت ہوتے

ہوتی شاہزادہ نی چند خطوط کلا اوصاحب کو باین مضمون لکھی کہ اگر تم ہماری اعانت
کروگی تو تمہین ہم اضلاع متعددہ عطا کرین گی لیکن اوسنی جواب دیا کہ مین عہد و پیمان میر
جعفر سے کر چکا ہون اور یہہ نہوگا کہ مین اوسی دغا کرون اسطرف شہنشاہ نی کلا اوصاحب کو لکھا کہ
اوسکے پسر گشتہ کو جہان کہین پاوگرفتار کرکر ہماری سپرد کرو لشکر میر جعفر بسبب چڑہنے تنخواہ
کے اوسی مخالف تہا اور وہ باعث بی انتظامی کے لڑنے پر قادر نہ تہے اوسنی دوبارہ
درخواست مدد کلا اوصاحب سے کی جسنے بشتابی تمام سترہ سو ساٹہا ون مین پٹنہ کی طرف
نہضت کی پیشتر اوسکی پہنچنے کی مقدمہ فصیلہ پاگیا تہا شاہزادہ وصوبہ دار آلہ اباد نے
نو دن تک پٹنہ کو محاصرہ کیا اور اغلب تہا کہ وہ اوسپر قابض ہوجاتی لیکن جسکی متصل پہنچی
انکر پڑونکا اور یہی دغا کرنا صوبہ دار اودہ کا کہ جو غائبانہ صوبہ دار آلہ آباد کی اوسکی دارالحکومت
پر متصرف ہوگیا تہا اونہین معلوم ہوا تب اسنی شاہزادہ کو چہوڑا کہ وہ خود اپنی کام سی
نبٹ لیتا اور آپ جلد واسطے بچانے ملک اپنی کی روانہ ہوا لیکن وہ لڑائی مین مارا
گیا لشکر شاہزادہ فورا بعد اسسے کنارہ کر گیا اور تین سو آدمی اوسکے ساتہہ رہگئے
اور وہ ایسا مفلس ہوگیا کہ اسنے کلا اوصاحب سی کچہہ روپی طلب کیا جسنے کہ
ازراہ فیاضی کی ایکہزار اشرفی بہجوادی جب میر جعفر کی اس خوف سی خاطر جمع ہوئی
اوسنی ممنون ہوکر کلا اوصاحب کو ایک اپنا امیر بنایا اور بطور جاگیر کے زمیندنی کو جو
کمپنی نی واسطے زمینداری کلکتہ کی دینا مقرر کیا تہا معاف کیا وہ قریب تین لاکہہ روپیہ
سالیانہ کے امدنی تہی چند روز بعد اس معاملہ کی میر جعفر نی کلکتہ مین جاکر کلا اوصاحب سی ملاقات کی اور وہ وہان کمال عزت سی استقبال کیا گیا جب کہ وہ
بہان مقیم تہا کہ ایک اہل درج کا بڑا لشکر بحری پندرہ ہزار آدمی کا سات جہازون مین
آیا اور وہانہ دریا پر لنگر کئے اور یہہ بات جلد معلوم ہوگئے کہ وہ

برضی نواب یہان آئی تہی وہ چند مدت تک حیدرآبن بامید لانی فوج فرنگ کے
جو مقابلہ انگریزون کا کرسکتی سازش کرتا رہا یہہ سازش بواسطہ خواجہ حبیدسوداگر کشمیر
کی جسپر سے وردے خان بہت مہربان تہا ہوئی اوسنی نمک کا ٹہیکا لیا تہا اوسکے سبب
بڑا دولت مند ہوگیا یومیہ اخراجات اوسکی ہزار روپی کی تہی اور ایک مرتبہ اوسنی نذر مندرہ لاکہ روپیہ
کی نواب کو دی ابتدا مین وہ فرانسیسون کی طرف سی گماشتہ مدراس آیا تہا لیکن جسکیہ اونکے
دولت کو بسبب تسخیر چندرنگر کی زوال آیا وہ انگریزون پاس چلا گیا اگرچہ سراج الدولہ اسپر
بہت اعتماد تہا لیکن یہہ بہی انہین لوگون مین سی تہا جنہون نی انگریزون کو واسطی آنی
اوسکی کی مسند پر ستاسی بلایا تہا بعد رسیدگی کی جب اوسنی دیکہا کہ اوسکی مطالب خاطرخواہ
پوری نہوتی اسلئی اوسنی فوج دچ کی لایکا بنگالہ مین ارادہ کیا تاکہ وہ انگریزون سے مقابلہ
کرین اوسوقت مین ستوری چندر کی دوگروہ تہی ہر ایک طایفہ بزڈم گورنر جودوستی
کلاو صاحب سی رکہتا تہا اور وہ واسطی مداومت صلح کی متردد تہا اور دوسری کارنیس
ورنیٹ صاحب اوسکی تابعین جنکا تسلط چندرنگر مین تہا بہت مفسد شریر تہی انگریزون نے
واسطے امن اپنی کی بیشتری اہل دچ کو اونکے اپنی قوم کی ناخداون کی رکہنی سی
ممانعت کی تہی اسواسطی انہون نی بیٹویا کو لکہا اور ایک بڑا لشکر ہمیدان کی کہ وہ دو
اس ملک سی نفع اپنا حاصل کرین منگایا کلاو صاحب آنی اس لشکر کی سی بہت متردد
ہوا چونکہ انگریزون اور اہل دچ مین صلح تہی اسلئی اسکی اپنی فوج فرنگ زیادہ تر
حصہ اس فوج اہل دچ سی جواب اون پاس موجود نہی نہ تہی وہ بیباکی سی اپنی کامین
مصروف رہا اور اسوقت مین اوسنی کہا کہ نوکران سرکار گورمنٹ ہندوستان بیشتر
معرض خطر مین ہین فائدہ فرانسیسون کا بنگالہ سی معدوم کرکر اوسنی یہہ ارادہ کیا کہ
اہل دچ بہی یہان زور نہ پکڑنے پاوے اسنی میر جعفر سی التماس کی کہ وہ فی الحال یہان سے

یہان سی فوج ڈچ کو رخصت کرنا نواب نی کہا کہ مین خود ہوگلی کو جاکر تصفیہ اس امر کا
کرتا ہون وہان جاکر اوسنی کلا اوصاحب کو ایک خط بہیجا جس مین یہہ مرقوم تہا کہ مین نے کچہہ
عہد پیمان اہل ڈچ سی کر لیا تہا اور وہ کہ اپنی جہاز کو بعد گذرنی موسم کی یہانسی لیجائینگے
کلا اوصاحب بسہولت اس فریب کو دریافت کر گیا اور رہہ جاہا کہ کشتیان اہل ڈچ کی چڑہاوے
نہ آنی پائین اوسنی مورچال مٹیا کو جو زیر کلکتہ واقع ہی مستحکم کیا لیکن پہر بہی پہلی حملہ کا ارادہ نکیا
کشتیان اہل ڈچ کی محاذی قلعہ کی آئین اور فورا حملہ کیا لیکن انہون نی نہ رسیت پائی تب
اونہین سے سات سو اہل فرنگ اور آٹہہ سو ملایا زمین پر اوتری اور خشکی کی راہ ساحل بمبئی دریا
سی چنسورا کیطرف روانہ ہوئی کلا اوصاحب نی کرنیل فورڈ کی کچہہ فوج ہمراہ کی تا وہ پیشتر سے
جاکر اوس حلقہ کو جو مابین مقام مذکور و چندرنگر کے واقع ہی قابض ہو جاوی فوج ڈچ کی
آگی بڑہی اور بفاصلہ ایک کوس اس خوبی چنسورا کی خیمہ زن ہوئی چون کہ فورڈ صاحب جانتا
تہا کہ ان دونو قومون مین صلح و اتفاق ہی اسلئی اوسنی بی اجازت ارباب کونسل کی
حملہ کرنا مناسب نجانا اور اسبات مین اونہین ایک خط لکہا اور انکا حکم قطعے چاہا کلا اوصاحب
گنجفہ بازی مین مشغول تہا کہ خط اوسکا پہنچا اوسنی اوسی مقام سی جواب اوسکا بقلم سرخی لکہا
عزیزمن فورڈ تمہین لازم ہی کہ تم بی تامل جنگ کرو اور مہلت بلکہ لحظہ کو روا نرکہو اور کل
مین تمہین حکم باجلاس کونسل کی بہیجون گا فورڈ صاحب بہ مجرد پہنچنے اسحکم کی
فوج ڈچ سے لڑنے لگا اور عرصہ آدہ گہنٹہ مین اونہین شکست دی اوسی دن انگریزون نی
جہازون کو جو دریا مین آئی تہی تسخیر کر لیا اور اس مہم سی اونہین کچہہ منفعت نہوئی
بعد اختتام جنگ چنسورا کی نواب میرن ساتہہ جمعیت چہہ ہزار یا سات ہزار سوارون کی
آپہنچا یہہ بات ظاہر تہی کہ وہ بی بشبہ امداد اہل ڈچ کی کرتا اگر وہ ظفریاب ہوتے
لیکن اب اسنی انگریزون سی شریک ہوکر انکا تعاقب کیا کرنیل فورد صاحب نے

ورا لبعد ہزیمت دینی کے چنیرا کو محاصرہ کرلیا اور یہہ مقام مدت تک لڑتا رہا
لیکن اہل دج نی جلد کلا او صاحب سی عذر خواہی کی اونہون ادا کرنا روپیہ جو اس لڑائی
مین انگریزون کا صرف ہوا تہا اقرار کیا اور اوسنی اونکی جہازونکو چہوڑدیا چند روز بعد انفراغ
ہونے کے ان امور سی وہ بڑی شان وشوکت سی ماہ فروری سنہ سترہ سو ساٹہہ
مین ولایت انگلنڈ کو بسواری جہاز روانہ ہوگیا لیکن تین برسکی مشقت دریا سی
جو اوسنی اوٹہائی تہی بہت ضعیف ولاغر ہوگیا تہا اوسنی عنان حکومت ہاتہہ دین
سارٹ مین چہوڑی وہ ملک اب اس مین نہ تہا نواب میر جعفر نی جواب بہت ہی سن
ہوگیا تہا اختیار حکومت اپنی بیٹے میرن کو دیا وہ نوکران سرکاری سی گستاخانہ پیش آیا
اور اونکی بہت سی تحقیر کے اور رعایا اسکے سفاکی و بیرحمی سی ظلم و تعدی سراج الدولہ
کو بہول گئی شاہ عالم پسر شاہنشاہ دہلی نے بسبب اس فساد عام کے واسطے نصوبہا
کی دوبارہ جرات کی خادم حسین خان صوبہ دار پورنیہ نے تہیہ کیا کہ وہ معہ فوج اوسکی لشکر
مین آملے جو مین کہ شاہزادہ کرم ناسر سے جو حد بہار سے گذرا تہا کہ اوسے یہہ خبر
پہنچے کہ وزیر عماد الملک نی اوسکی باپ کو مار ڈالا تہا اس حادثہ کی واقعہ ہونے سی وہ شہنشاہ
ہندوستان ہوگیا اور صوبہ دار اودہ کو اپنا وزیر بنایا لیکن یہہ شہنشاہ زور و رعایا کہتا تہا
بلکہ اوسکی دار الخلافت پر بہی اوسکی اعدا مسلط تہی حال اوسکا اور ایک فرار یکا اوسکے
اپنی قلمرو سی چندان فرق نرکہتا تہا اوسنی پٹنہ کو نہضت کی رام نرائن جو ایک مرد
شجاع تہا اوسنی اسکی حفاظت مین بہت سعی کی اور مرشد آباد کو ساتہہ بہت عجز و
انکسار کی لکہا کہ ایک لشکر اوسکی مدد کی لئی بہیجا جاوی کرنیل گیلی ایڈ جو فی الحال حکومت
فوج کی رکہتا تہا فوراً ساتہہ فوج انگریزی کی برفاقت میرن معہ فوج نواب کے روانہ ہوا
اوسی ملعون شقی نی چند روز نہوئے تہی کہ دو اپنے افسرونکو مروایا تہا اور دو عورتونکا

اپنی حرم سرا مین سی ساتھہ خنجر کے جدا کیا تہا گھسیٹے بیگم اور امینہ بیگم جو صاحبزادیان
آلہ وردیخان اور بیٹیان نوشش محمد اور سید احمد مرحومین کی تہین چند روز سی پوشیدہ
ڈہاکہ مین رہتی تہین وقت روانگی کی اس مہم پر اسنی احکام اونکے قتل کی بھیجی حاکم
ڈہاکہ نی اونکی خون مین ہاتھہ آلودہ کرنی سی انکار کیا جسپر میرن نی ایک اپنی مامین کو
بھیجا اور حکم دیا کہ اونہین بہانہ لیجا نلے مرشد آباد کے کشتی پر سوار کر کر معہ کشتی کی غرق
کر دینا یہہ احکام بے تفاوت عمل مین آتے قاتلین جب واسطے غرق کرنی کشتیونکی ڈیلز
نکال رہی تہی جھوٹی بہن بولی کہ ای خدا ہم دونو عاصی گناہگار ہین لیکن ہمنی کچھہ خطا بنکے
نہین کی تہی بلکہ تمام حشمت وجاہ اوسکو ہماری خاندان سی حاصل ہوئی میرن نی وقت اپنی آگی
کی اسم تین سو آدمیون کا ایک بند کاغذ پر لکھا اور ارادہ کیا تہا کہ بعد معاودت کے
اس سفر سی اونہین قتل کرونگا لیکن بہراوسی الٹا بہرنا فصیب نہوا کرنیل کلیڈ نی ام
نراین کو لکھہ بھیجا کہ وہ شہنشاہ سی اوسکی آنی تک نہ لڑتا لیکن اوسنی اس نصیحت سی تغافل
کی اور دشمن سی لڑنی گیا اور شکست فاحش پائی پٹنہ کا کوئی اب محافظ نہ تہا اور شہنشاہ
ایک حملہ مین اوسپر قابض ہوجاتا لیکن وہ غارتگری ملک مین مصروف ہوگیا اس اثنا مین
کلیڈ صاحب آپہنچا اور التماس فوراً حملہ کرنیکی غنیم پر کی لیکن میرن نی کہا کہ بائیسوین
فروری تک ستاری نا مسعود ہین بیسوین کو شہنشاہ نی حملہ اوپر دونو لشکر متفق کی
کیا میرن کی پندرہ ہزار سوار الگ ہوکر بہاگ گئی لیکن کرنیل کلیڈ نے سات استقلال
و مردانگی کے حملہ اوپر لشکر شاہ موصوف کی کیا اور تہوڑی عرصہ مین اونہین ہزیمت
دی اوسی شب کو شاہ عالم نی وہانسی خیمی اوٹہا ڈالے اور پانچ کوس کی فاصلہ
پر میدان رزمگاہ سے استادہ کئی اوسکی سپہ سالار فوج نلے اسے
صلاح دی کہ وہ پہاڑون مین سی جاتا اور مرشد آباد کو دفعتہً لی لیتا اگرچہ وہ

بشتابی تمام گئی لیکن میرن نی فی الحال ایک کشتی تیز رو روانہ کی اور اپنی باپ کو خوف
سی مطلع کیا شہنشاہ عرصہ قلیل مین پہاڑون سی جو پندرہ کوس دارالریاست سی ہی
باہر آیا اور فوراً حملہ نکیا بلکہ اس مملکت مین دیر تک ہا کرنیل کلیڈ نی اسکا تعاقب کیا
دونو لشکر مقابلہ مین ایک دوسرے کی بڑی اور فوج انگریزی نے شہنشاہ سی
لڑنا چاہا لیکن وہ سراسیمہ ہوکر پٹنہ کو چلا گیا اور اسی محاصرہ کیا خادم حسین خان حاکم پورنیہ نے
فی الحال بادشاہ سی عرض کیا کہ وہ اعانت حضور کی کرنا چاہتا ہی اور اپنی لشکر کو روانہ
کیا شہنشاہ نو دن تک پٹنہ پر حملہ کرتا رہا لیکن یہہ بات ظاہر تہی کہ وہ اس شہر پر مسلط
ہو جاتا لیکن اس اثنا مین کپتان نوکس ساتھہ جمعیت قلیل کی پٹنہ مین گیا اور سی کرنیل کلیڈ
نی بھیجا تہا اور تیرہ دن مین بردوان مین پہنچا وقت شب کی اوسنی مقام دشمن کو نعبور
دیکھا اور دوسرے دن اوسنی جب وہ قیلولہ مین تہی اوسپر یورش کی لشکر شاہ نے
شکست پائی اور اپنی خیمون کو آگ دیکر بہاگ گیا خادم حسین خان بعد ایک دو دن کی معہ
لشکر کی جسمین سولہ ہزار آدمی تہی حاجی پور مین آیا اور آمادہ یورش کرنی پٹنہ کا ہوا
کپتان نوکس نے سات ایک چھوٹی لشکر انگریزون اور ہندوستانیون کی جو ہزار
آدمی سی زیادہ نہ تہی دریا سی عبور کیا اور اسکو ہمت دی یہہ ایک بڑا معرکہ اور
دلاوری کا تہا جو اس لڑائی مین واقع ہوا اور اسی سبب سی ہندوستانیونکو انگریزونکا
کمال اعتقاد ہوا راجہ ستاب رای نی اس لڑائی مین ایسی شجاعت اور مردانگی ظاہر کی کہ انگریز
اوسکی مداح ہوئی بعد ہمت کہانیکے حاکم پورنیہ واسطے رفاقت شہنشاہ کی روانہ ہوا
اور کرنیل کلیڈ و میرن نی اسطرف سی آتی ہوئی اوسکا تعاقب کیا برسات شروع ہوگئی تہی
لیکن فرار اوسکی تعاقب سی باز نہ آیا دوسرے جولائی سنہ بارہ سو سات کو بوقت شب
ایک طوفان شدید واقع ہوا اور میرن جبکہ اپنی خیمہ مین قصہ سن رہا تہا کہ ایک بجلی گری اور وہ

اور دونو کو اوسکی مرگئی کرنیل کلیڈنی اس واقعہ سی مجبور ہوکر تعاقب چھوڑدیا اور پٹنہ
کو پہرآیا اور برسات بہر یہان رہا میرن اگرچہ عیاش تہا لیکن اپنی باپکی سلطنت کا ایک
بڑا رکن تہا مورخ محمدی اوس زمانیکا یون لکہتا ہی کہ جو اس اس مرد عیش دوست کی ہمت
اب بالکل جاتی رہی اور نظم و نسق ملک مین خلل کلی واقع ہوا شکرنی قلعہ کو گہیر لیا اور
واسطے باقیات تنخواہ اپنی کی شور و غل کرنی لگی میر قاسم داماد نواب اون پاس آیا اور
اقرار کیا کہ مین تنخواہ تمہاری اپنی پاس سی دونگا انگریزون کو عنقریب ایک جنگ دیش
تہی جسمین کہ روپے بہت مطلوب تہی لیکن اونپاس اتنا روپیہ نہ تہا جو لڑسکین وہ دولت
بیقیاس جو اونہین غیر مترقب ہاتہہ لگی تہی نی تامل اوٹہادالی اونہون نی نواب سی روپی
درخواست کیا لیکن اوسکی خزانہ مین بہی کچہہ نہا اس سبب سی اونہین بحر لینی فرصکی کچہہ اور
چارہ نہا یہہ بات ظاہر ہی کہ حال اسطور ہمیشہ نرہیگا نواب نی میر قاسم کو سفیر کر کلکتہ کو بہیجا
اور وہان اوسکا شعور و لیاقت وین سٹارٹ صاحب ہنکر صاحب حوبالفعل مدار المہام
امور کمپنی تہی ظاہر ہوا میر قاسم بار دگر واسطی ایک دفعہ سری معاملہ کی بہیجا گیا اور گورنر
صاحب کی نزدیک یہہ بات ثابت ہوئی کہ اس شخص سی نظم و نسق بنگالہ دوبارہ ہوسکیگا
اوسنی اوس سی کہا کہ وہ نایب ناظم اون اصلاح کا ہوتا جسکو اوسنی بی تامل منظور کر لیا وین سٹارٹ
و ہنکر صاحب معہ کچہہ لشکر کی مرشد آباد کو روانہ ہوئی اور یہہ مقدمہ میر جعفر سی عرض کیا
وہ لیکن اوسکی اقبال کرنی سی بہت ناراض تہا اوسنی سمجہا جس صورت مین کہ
تمام طاقت اوسکی داماد کی ہاتہہ مین چلی گئی تو وہ مرجع انام ہوگا اور مجہسی کوئی رجوع
نکریگا وین سٹارٹ صاحب نی نواب کی مرضی نہ دیکہی خاموش ہورہا اور میر قاسم نے
ڈرایا کہ مین شہنشاہ سی جاملتا ہون کیونکہ وہ خوب سمجہتا تہا کہ بعد اس قتل و قال کی
رہنا اوسکا مرشد آباد مین خالی خوف سی تہا وین سٹارٹ صاحب نی اس لحاظ سی

سختی کرنا مناسب جانا اوسنی حکم دیا کہ لشکر انگریزی قلعہ مین مرتا اور میر جعفر نی یہہ حالت دیکھکر قبول کرلیا اور اس سی التماس کی کہ تمہین مرشد آباد یا کلکتہ مین سکونت کرنیکا اختیار ہی اوسنی غور کی کہ یہہ مقتضای غیرت نہ تہا کہ مین مرشد آباد مین بی حکم و اختیار جہان انگلیت ہی حاکم تہا رہون اور سرانش اپنی داماد کی وٹہاون اس سبب سی کلکتہ کا جانا پسند کیا اوسنی اپنی حرم سرا مین ایک کنچنی ڈال لی تہی اور اوسنی ایسا فریفتہ کرلیا تہا کہ جو کہتی تہی سو کرتا تہا اور بعد ازان وہ منی بیگم کر مشہور ہوئی مورخ محمدی بیان کرتا ہی کہ قبل روانہ ہونیکے وہ عورت اور میر جعفر بیوتات مین جو اندر محل کی تہی گئے اور جواہرات نایاب جو حکام سلف مرشد آباد نے جمع کئے تہے لے لئے اور ساتہہ ایک لشکر جلو کے روانہ کلکتہ کو ہوئے ✤

میر قاسم

۱۷۶۰

میر قاسم باستعانت انگریزون کی جو تہی مارچ سنہ سترہ سو ساٹہہ عیسوی کو صوبہ دار بنگال دبہار ہوگیا اور اس خدمت کی شکریہ مین اوسنی کمپنی کو ضلع بردوان پیشکش کیا صاحبان کونسل کو بیس لاکہہ روپی دیئی جنکو اونہون نی آپسمین تقسیم کرلیا وہ ایک مرد لئیق اور مستعد مزاج رکہتا تہا بعد مسند نشینی کے اوسنی پہلی ایک صحیح کاغذ حساب اس روپی کا سبکو اوسنی انگریزون اور فوج میر جعفر اور اوسکی نوکرون اور اپنی خادمین کو دینا کرلیا تہا تیار کیا اور بعد اوسکی اوسنی تجویز اوسکی ادا کرنے کی نکالی اوسنی خرچ اپنی دربار کا کم کیا اور بہت سی تنخواہ سی کو از سر نو حساب دیکہی اور اوسنی روپی جو سردارون نی ایام بیخبری حکومت میر جعفر مین لی لیا تہا واپس کروایا اوسنی زمینداردن سی فقط زر باقیات ہی نہین طلب کیا بلکہ اوسنی سر نو محالات کی ایک نئی تشخیص کے تحصیل سالیانہ دونو صوبونکی پیشتر اوسکی زمانہ کی ایک کروڑ بیالیس لاکہہ پچتالیس ہزار روپی کی تہی اب اوسنی دو کروڑ چہیالیس لاکہہ چوبیس ہزار روپی کی تحصیل مقرر کی فی الحقیقت یہہ جمعبندی جو اوسنی مقرر کی ادا کرنا اوسکا وہانکی باشندونکو دشوار تہا

تہا اسطوسی خزانہ اوسکا جلد بہر گیا اور قابل ادای زر باقیات ہوا چونکہ وہ تنخواہ فوج اپنی کو ماہ بماہ دیتا تہا اسلیئے وہ اوسکی مطیع تہی اگرچہ اوسنی ریاست بدر انگریزون کی حاصل کی تہی لیکن اب اوسکا ارادہ یہہ ہوا کہ وہ اونکی متصلتین سی رہوتا اوسنی خیال کیا کہ اگرچہ وہ نواب بنایا گیا تہا لیکن حقیقت مین طاقت اون لوگون کی ہاتہہ مین تہی جو اوسنی مسند پر لاتی تہی اوسنی دیکہا کہ بجز لڑائی کی کوئی صورت اوسکی رہائی کی ارباب کونسل کلکتہ کے ہاتہہ سی نہ تہی اور اسی سبب سی وہ انتظام فوج مین مشغول ہوا اوسنی سپاہیون کو جو نوکری کی قابل نہ تہی خارج کیا اسنی فوج اپنی کو قواعد انگریزی سکہلائی اوسنی ایک شخص ارمنی گرگین خان کو جسکا مولد اصفہان تہا جو ایران مین واقعہ ہی سردار فوج اپنی کا مقرر کیا وہ ایک مرد صاحب سلیقہ تہا ابتدا مین وہ ایک مرد بزار تہا لیکن چونکہ وہ فن سپاہ گری سی بہت ماہر تہا اسلیئے میر قاسم نے اوسی اپنا نوکر کرلیا اور اوسنی بہی اسنی آزادی خداوند نعمت اپنی کی ہاتہہ انگریزون سی بہت سی سعی کی اوسنی بندوقین تیار کروائین اور توپین ڈہلوائین اور گولہ اندازون کو تعلیم کیا اور فوج جسپر کہ وہ حاکم تہا بہترین تمام فوج ہندوستانی امیرون کی تہی واسطے اخفا پختگی اس راز کی انگریزون سی میر قاسم نے مرشد آباد چہوڑکر مونگیر کو دارالریاست اپنا مقرر کیا اوسکی ارمنی سپہ سالار نے یہان کارخانہ بندوقونکا کہڑا کیا یہہ شہر واسطے بندوقونکی سبب گرگین خان کی جسکی عمر تیس برس سی کچہہ زیادہ تہی ابتک مشہور ہی بعد گذرنی برسات سنہ سترہ سو ساٹہہ کی میجر کارنک واسطے مقابلہ شاہ عالم کی جو ابہی تک اطراف پہاڑ مین تہا گیا اور شکست فاش دے بعد لڑائی کے کارنک صاحب نے راجہ شتابرای کو ساتہہ پیغام صلح کی اس پاس بہیجا جسکو اوسنی بعذر قبول کرلیا اور انگریزی سپہ سالار اوسکی لشکر مین ادب اوسکو بجالایا میر قاسم باستماع معاملہ انگریزون اور بادشاہ کی مضطر ہوا اور جلد پٹنہ کو گیا

تاکہ کوئی فساحت اوسپر واقع ہو کارنک صاحب نی اوس سے عرض کیا کہ وہ تابعداری
شاہ عالم کی کری لیکن اس شخص کو بسبب اپنی غرور کی یہہ مزا گوارا نہا انجام کار سہاتانی
قرار پایا کہ طرفین مکان تجارت انگریزون مین اگر ملاقات کرین کی یہان تخت کہا گیا اور
بادشاہ ہندنسل تیموریہ جو اپنی قلمرو مین بہاگا بہاگ پھرتا نہا اس تخت پر بیٹھا میر قاسم رسومات
مقررہ بجالایا اور شہنشاہ نی اوسی صوبہ داری بنگال و بہار و اوڑیسہ عطا کی اور انسی
اقرار کیا کہ چوبیس لاکھہ روپی سالیانہ خزینہ مین دیا کرونگا بعدازان بادشاہ نی دہلی کو مراجعت کی
اور کارنک صاحب ہمراہ رکاب اوسکی کنارہ کرم ناسہ تک گیا بادشاہ نی وقت رخصت
کی اقرار کیا کہ ہم بروقت درخواست انگریزون کی دیوانی ان تینون اضلاع کی انہین عطا
کرینگی یہہ بات ہمین بیان کرنی ضرور ہی کہ اوڑیسہ اگرچہ سنہ سنتیرہ سو پچین عیسوی مین دوسرے
ضلعون سی جدا کر کر مرہٹون کو دیا گیا نہا لیکن پرگنات شمالی دریای سون یکہہ کی آمدنی سی
نہین دی جاتی نہی اور انکا مامل وڑیسہ کہا جاتا نہا قاسم علی نی تمام زمیدارون کو سوای رام نرائن حاکم
پٹنہ کی اپنا مطیع کر لیا وہ بہت صاحب دولت مشہور نہا لیکن حمایت انگریزون کی
رکھتا نہا اوسنی تین برس تک خراج کا حساب نکیا لیکن یہہ بات ملحوظ خاطر رہی کہ بہا
مین اوسوقت فوج غنیم سی بہت سی سختیان پیش آئی تہین نواب نی کہلا بہیجا کہ مین زر
باقیات انگریزون کو جبتک رام نرائن زر باقی ادا نکریگا نہ دونگا اوس زمانہ مین دو گروہ
کونسل کلکتہ کی تہے ایک اون مین کا مخالف میر قاسم کے اور دوسرا جس گروہ کا سرگروہ وین
سٹارٹ صاحب موافق اور گروہ کی رای وین سٹارٹ صاحب کی آخر کار غالب آئی لشکر
انگریزی پٹنہ سی بلایا گیا اور رام نرائن تہا نواب کی اختیار پر چہوڑا گیا اوسنی فی الفور اوسی گرفتار
کر کر قید کیا اوسکی نوکرون پر بہت تشدد کیا تا وہ خزانہ سی اطلاع دیوین کہ کس مقام
مین پوشیدہ ہی لیکن روپی جو ہاتہہ لگی زیادہ خرچ روزمرہ ریاست سی نہی یہہ ایک

بڑی غلطی ایام حکومت وین سٹارٹ صاحب مین واقع ہوئی اسواسطے کہ اب
ہندوستانیون کو حمایت انگریزون پر اعتماد نرہا اب تلک نواب اپنی حکومت پر
بخوبی کامران رہا لیکن اب بیان کرنا کہ کیونکر وہ غارتگری ملازمان کمپنی سی برباد
ہوا ضرور ہی بہت سی روپی ہندوستان مین محصول اشیاء تجارت سی جو ایک
ضلع سی دوسرے ضلع کو منتقل ہوتی تہین تحصیل ہوتا تہا بہ طور تحصیل کا معقول
نہ تہا کیون کہ اسکی سبب سی تجارت مین قصور ہوتا تہا لیکن اسنی ایسا رواج پایا
تہا کہ بہی انگریزون نی پیشتر سنہ اٹہارہ سو سینتیس کی اسکو موقوف نہین کیا جبکہ
کمپنے نے باقرار پیشکش تین ہزار روپیہ سالیانہ کی اجارت کی حاصل کی اونکے
مال پر محصول نرہا پریسڈنٹ کلکتہ نی ایک دستک اپنی دستخطے تیار کی اور بسبب اسکی
کوئی مال کمپنی کا مزاحم واسطی محصول کی نہوتا تہا اور یہہ اجازت فقط واسطی مال سرکار
کی تہی ہرگاہ انگریزون نی اپنی طرف سی ایک نواب مقرر کیا اور اس ملک مین
زور آور ہوگئی تہی ہر یک نوکر کمپنی کیا اہل قلم اور کیا اہل سیف تجارت اپنی اپنی
مال کی کرنی لگی جبتک کلاو صاحب اس ملک مین رہی وہ محصول بموجب
سوداگران ہندوستانی کی ادا کرتی رہی لیکن جب کہ وہ ولایت کو گئی اور صاحب
کونسل نی دوسرا نواب مقرر کیا تب اختیار انکا بہت ہوگیا اور ارادہ کیا کہ وہ تجارت
کرتی اور محصول یک جہہ ندیتی وہ بنگالہ مین ایسی زور آور تہی کہ نوکران نواب
جرات اونکی مقابلہ کی نر کہتی تہی وہ دن بدن خرابیان زیادہ کرتی تہی اونکے
گماشتی جہان اونکی مرضی مین آتا فسان انگریزی نصب کر دیتی تہی اور نوکران
سرکار اور تجاران ہندوستانی پر زیادتی کرتے تہی جو شخص کہ ایک دستک
بدستخط کسی انگریز کے اپنے پاس رکہتا وہ اپنے تئین بمنزلہ

کمپنی کے سمجھتا تہا ہر گاہ کوئی جھگڑا واقع ہوتا انگریز کچھہ سپاہی بہیجکر افسران
نواب کو پکڑ بلا لیتے اور قید کر دیتے جب کہ کوئی کشتی خانگی محمولہ اموال تجارت چاہتی
کہ بی ادای محصول گذر جای تب بلا نشان کمپنی کا کہڑا کر دیتی تہی نواب کا حکم کچھہ
نرہا اور سوداگران ہندوستانی تباہ ہوگئی اور انگریزون کی بہت روپی پیدا کیا امدنی
نواب کی کم ہوگئی اسواسطے کہ فقط نہین انگریزی محصول دیتی تہی بلکہ ہر ایک شخص
اپنی تئین انکا نوکر قرار دیکر اپنا مال بی محصول نکال لیجاتا تہا میر قاسم نے بہت سی
نالشین ان تکالیف کی ارباب کونسل سی کین اور آخر کار تہدید اکہلا بہیجا کہ اگر وہ
ان باتون سی ممانعت نکرین گے تو مین حکومت اپنی سی دست بردار ہونگا وین
سٹارٹ صاحب اور ٹیکر صاحب نی واسطے رفع ان برائیون کی بہت سی
کوشش کی لیکن چونکہ دوسری اصحاب کونسل کو اونکی سبب سی منفعت کثیر تہی اسلیے
سبی اون دونون کی مفید ہونی انجام کار یہان تک ہوا کہ انگریزون نی گماشتون نی
ہندوستانیون کو مجبور کیا کہ تم خرید و فروخت ہماری قیمت پر کیا کرو میر قاسم نے
اب انگریزون کو اپنا دشمن سمجہا اور انا رجنگ کے دو نو گروہ مین ظاہر
ہوتے واسطے رفع کرنے اسبات کی وین سٹارٹ صاحب خود پیچ ہونگیر
کے پاس گئے اور ملاقات کی اور وہ مخلصانہ پیش آیا جب کہ مکالمہ اس
معاملہ کا ہونے لگا نواب نے بہت سی شکایتین زیادتی نوکران سرکار کمپنی کی
اور نقصان جو بسبب موقوف ہونے محصول کی اس ملک مین واقع ہوتے
تہی آگی اوسکی ظاہر کئے وین سٹارٹ صاحب نی اوسکو بہت سی تشفی
دیکر کہا کہ تم خاطر جمع رکہو کہ دونو ہندوستانی اور انگریز محصول مقرری یعنی نو
روپے سیکڑا تمام اسباب پر جو تمہارے ملک مین سے گذریگا ادا کرینگی

اسنی نواب سی کہا کہ مین خود اس بندوبست کو بہ مشارکت صاحبان کونسل
کلکتہ کی جاری نہین کر سکتا ہون لیکن واسطے منظوری اسکے کے مین انہین
بہت سمجھاؤن گا اسسی دلگیر ہوکر یہہ بات قبول کی اور کہا کہ اگر اس سے بہتر ایمان
رفع نہون کی تو مین بالکل محصول موقوف کردونگا اور ہندوستانیون اور انگریزون
مین بلحاظ تجارت کی کچھہ فرق نہ رکھونگا وین سٹارٹ صاحب بعجلت تمام کلکتہ
کو گئی اور یہہ تدبیر کونسل مین پیش کی میر قاسم نے منظوری کونسل کا انتظار کیا
اور فورا اپنے عاملون اور باج گیرون کو لکھہ بھیجا کہ وہ انگرون سی اونکی مال تجارت
پر بحساب نو روپی سیکڑہی کے محصول لیوین انگریزون نی اسکی دینی سی انکار
کیا اور فرمان ہندوستانیون کو گرفتار کیا سرداران مختلف کو ٹھیون کی
بھی اپنی اپنی مقام چھوڑ کر کلکتہ مین بجلدی تمام چلے آئی وین سٹارٹ صاحب
نے جو محصول نو روپی سیکڑہی کا تجویز کیا تھا سب نے سوای ایلیس صاحب کی نا
منظور کیا اونہون نی بالاتفاق ہوکر کہا کہ ہم ڈہائی روپے سیکڑہ کا محصول صرف
نمک پر دینگی میر قاسم اوسوقت مین جنگ نیپال پر گیا ہوا تھا اور وہان وہ مظفر نہوا
جب کہ اوسنی وہانسی مراجعت کی اوسنی سنا کہ انگریزون کو محصول کی دینی مین
انکار ہی اور اوسکی افسرون کو قید کر لیا تھا اوسنی فورا موجب اپنی کہنی کی اضلاع
بنگال وبہار سی بالکل محصول موقوف کردیا صاحبان کونسل اسبات سی نہایت
برہم ہوئے اور مصر ہوئی کہ نواب محصول قدیمی اپنی رعایا سی لیوی اور انگریزی
محصول کی تجارت کیا کرین گے اسمقدمہ نی طول کھینچا ایلیس صاحب نی
کہا کہ اوسکا کچھہ سبب معلوم نہین ہوتا کہ کیون حاکم قہرمان مثل میر قاسم کو
بہبودی رعایا اپنی کے مطلوب نہین ایلین صاحب نی جوابس کو ہٹی دیا کہ

تہا کہا کہ اس طرح کا کلام مناسب حال نایب نواب کے تہا نہ کہ صاحب کونسل
کی میٹنگ صاحب نے جواب دیا کہ کوئی شخص سوای دغابازی کی ایسی بات کہنی
سی باز نرہتا آخر کو یہہ ہٹیرا کہ امیٹ صاحب اور حی صاحب میر قاسم پاس
جاوین اور تکرار کرین کہ وہ محصول قدیمی اور پرتیا ہند کی مقرر کرین بعد بہیجنی کی
اونہون نی اس سی کئی ملاقاتین کین اور اول یہہ بات ظاہر تہی کہ مقدمات فیصلہ
پاجاوی لیکن بسبب درشت کرداری اس صاحب کی جو رہتس پٹنہ اور جمیع نوکران
کمپنی سی تند مزاج تہا امیدین صلح کی جاتی رہین نواب نی امیٹ صاحب کو رخصت
کیا اور حی صاحب کو یرغمال مین اپنی افسرون کے جو مفید تہی رکہہ لیا ہرگاہ اس
صاحب نی دیکہا کہ امیٹ صاحب دایرہ حکومت نواب سی نکل گیا تہا اونسی
پٹنہ پر حملہ کیا اور قابض ہوگیا لیکن لشکر اسکا مست ہوکر پراگندہ ہوا اور بڑے
جمعیت فوج میر قاسم کے آئی اور شہر کو پہر چہین لیا اس صاحب اور دوسرے
فرنگیون کو قید کردیا قاسم علی پٹنہ مین اس ماجری سی مطلع ہوا اور دیکہا کہ
اب جنگ ناگزیر ہی اونسی حکم دیا کہ تمام فرنگیون کو کوٹہیون مین گرفتار کرلین اور
امیٹ صاحب کو رستی مین روک رکہین اور کلکتہ کو جانے ندین جب کہ صاحب
موصوف جوار مرشد آباد مین تہا کہ یہہ فرمان حاکم اس شہر پاس پہنچا جسنی کہ اونہی
بلایا اور اسنی انکار کیا جسپر ایک ہنگامہ برپا ہوا اور امیٹ صاحب مارے گئے
صرافان آسودہ حال کو جو اس جگت سیٹھہ کو جو واقع مرشد آباد تہی میر قاسم نے
گمان کرکر کہ وہ موافقت انگریزون سی رکہتے تہے حکم دیا کہ وہ مونگیر مین رہین
اور وہان اونہین قید کیا جب کہ خبر موت امیٹ صاحب اور مقید ہونیکی اس صاحب
کی معہ رفقا کی کلکتہ مین پہنچے صاحبان کونسل نی فورا پیکار کا ارادہ کیا

وین سٹارٹ صاحب اور مسٹر کنر صاحب نی ہر چند کہ اونہین سمجہایا کہ وہ اس
بات کو جبتک کہ صاحب جو پٹنہ مین ہی ہاتہہ میر قاسم سی نکل آوی موقوف
رکہین فوج انگریزی باتفاق گروہ اعظم صاحبان کونسل کی مامو بیگ مونگی
اور مرتبہ ثانی تخت نشین کرنا میر جعفر کا اس شرط پر کہ وہ اسباب ہندوستانیون
سی محصول لیتا اور کہ انگریز اپنی اسباب خانگی تجارت پر محصول ندیتی تجویز
کیا یہہ مرد پیر بہتر برسکی عمر کا جو بسبب بیماری جزام کی بمشکل حرکت کر سکتا تہا
کلکتہ سی مرشد آباد کو معہ فوج انگریزے کی روانہ ہوا میر قاسم نی واسطی تربیت لشکر فوج
اپنی کی بہت محنت کی اور فی الحقیقت یہہ فوج ایسی تہی کہ کبہی کسی حاکم بنگالہ کو
نصیب نہوئی تہی گرگین خان اسکا ارمنی سپہ سالار اگرچہ فن سپاہگری سی بہت
واقف تہا لیکن پہر بہی جنگ نی اختتام پایا بسبب مخالفت افسران نواب
کی اوسکی لشکر نے اودنیسوین جولائی سنہ سترہ سو ترسیٹ کو کٹوا مین ہزیمت پائی
چوبیسوین کو لشکر انگریزی نی موتی جہیل پر حملہ کیا اور مرشد آباد پر متصرف ہوا
دوسرے اگست کو جہیڑا پر جو متصل سونی کی ہی دوسرے لڑائی واقع ہوئی اور
فوج میر قاسم نی پہر شکست پائی اوسنی خندق مستحکم اودوانلا مین فریب راج محل کے
کہودوائی تہی جہان کہ اوسکا لشکر آپ چلا گیا اتبلک وہ مونگیر مین تہا اور لڑائیان
جو اس عرصہ مین واقع ہوئین اونمین وہ شریک نہ تہا اوسنی اب چاہا کہ مین لشکر
اپنی سی جو متعین اودتہا شامل ہوجاؤن لیکن اوسنی قبل اپنی روانگی کی تمام
اسیران ہندوستانی کو مار ڈالا یہہ منقول ہی کہ راجہ رام نراین کو جو سابق مین
حاکم بنگالہ تہا سانہہ ایک تہیلی ریگ کی دریا مین غرق کر دیا اونہین ایام مین راجہ
راج بلبہب جو سابق مین نایب حاکم ڈہاکہ تہا معہ تمام فرزندون +

اوسکی کی اور ہم گمان کرتی ہین کہ کشن داس جسکا کہ ابہی مذکور ہوا اور رای رایان
راجہ امید سنگہ اور راجہ بنیا دسنگہ راجہ فتح سنگہ وغیرہ کو مروا ڈالا دوصراف
دولت مند اور سیٹھون کو باہر لائے اور برج قلعہ مونگیر سی اونہین دریا مین
گرا دیا اور ایک نامہ دار تک ملا حراوس مقام کا جہان کہ اونہین ڈبویا تہا نشان
دیتی تہی بعد فراغ ان خون ریزون کی قاسم علی او دا مین اپنی لشکر سی شریک ہوا
شروع ماہ اکتوبر مین انگریزون نی اوسپر حملہ کیا اور شکست دی ایک یا دو دن بعد شکست
کی وہ مونگیر کو راہی ہوا لیکن اوسنی تاب مقابلہ فوج انگریزی کے جو اسکی دربی تہی
اپنی مین نپا کر پٹنہ کو معہ فوج کی بہاگ گیا انگریز جو اوسکی اسیر تہی اونہین ہمراہ اپنے
لیگیا دوسرے دن بعد روانگی کے اوسکا لشکر کنارہ او دا پر پہنچا دفعۃً ایک شور عظیم
اوسکی لشکر مین ہوا ہر ایک شخص واسطے عبور دریا کے مضطر تہا اور دیکہا کہ کچہہ آدمی
ایک نعش مردہ کو دفن کی ای ——— میدان مین لیی جاتی ہین جب اُنسی پوچہا
کہ یہہ کیا ماجرا ہی اُنہون نی جواب دیا کہ لاش گرگین خان سپہ سالار کی ہی اور اس ہی نوابکو
خوشی کمال حاصل ہوئی یہہ بات اسطرح معلوم ہوتی ہی کہ عنقریب غروب ہونی آفتاب
کی تین یا چار منٹ اُوسکی خیمہ مین گہسی اور کام اوسکا تمام کیا یہہ بات افواً مشہور ہے
کہ وہ واسطی مانگنے تنخواہ کے گئی تہی اور جب کہ سپہ سالار اونہین نکالنی لگا اونہون نے
تلوارین اپنی کہینچ اوسپر گر پڑی لیکن اونکی تنخواہ کچہہ بڑہی نہ تہی کیون کہ نو دن پیشتر
اس واقعہ سی وہ تنخواہ تقسیم کر چکا تہا یہہ بات بہت قریب یقین ہے کہ اونہین
قاسم علی نے واسطے قتل گرگین خان کے بہیجا تہا اوسکا بہائی خواجہ
پیٹرس ایک مرد مشہور کلکتہ مین تہا اور وہ وین سٹارٹ صاحب اور مسٹر کلارک صاحب
سی کمال دوستی اور محبت دلی رکہتا تہا پیٹرس نے خفیہ گرگین خان کو لکہا کہ

تم نوکری نواب کی چھوڑ دو اگر گرفتاری اوسکی کسی نوع ممکن ہو در یغ نکرتا تیس نے
مخبرون کی جو کہ نواب کی خدمت مین تھی اس معاملہ سی آگاہ ہو کر دو پہر رات گئے گھنٹہ کڑا
تہا کہ اوسنی اپنی آقا کو بیدار کیا اور دغابازی سپہ سالار سی اطلاع دی جو بیس گھنٹہ بعد
اوس خبر کے گرگین خان ارمنی جنرل جو اس زمانہ مین بہت شہرت رکہتا تہا مارگیا
میر قاسم بجلدی تمام پٹنہ کو بہاگ گیا مونگیر تصرف انگریزون مین آگئی اوسنی
دیکہا کہ اوسی لازم ہے کہ وہ پٹنہ کو بہی چھوڑ دیتا اور اوس ملک سی نکل جاتا وہ اب
انگریزون پر بہت خفا ہوا اور بیشتر چھوڑنے پٹنہ کے اوسنی ارادہ کیا کہ وہ اپنی قیدیون
کو مار ڈالتا اسنی اپنی امیرون کو حکم دیا کہ وہ قید خانہ مین جاکر اسیرون کو قتل کرین
اونہون نی جواب دیا کہ اونہین صلح کرکر ہماری مقابلہ مین بہیجو تاکہ ہم اونسی لڑین اور ہم
جلاد نہین ہین کہ اونہین بیکس کرکر مارین تب نواب نی اپنی افغان فرنگ سی ستمگر کو
حکم دیا کہ وہ اس امر کو بجالاوے یہہ شقی اولا فوج فرانسیس مین نوکر تہا
اور بعد ازان ملازمین میر قاسم مین داخل ہوا اوسنی اسبات کو فوراً قبول کرلیا
وہ ساتہہ اپنی تہوڑی سپاہی لیکر گیا جنہون نی اون بیکسون پر حملہ کرکر
اور سوای ڈاکٹر فارٹن صاحب کی کام اون بیچارون کا تمام کیا اڑتالیس انگریز
ممتاز اور ڈیڑہ سو سپاہی مارے گئی ستمگر بعد ازان بہت سی حاکمون کے نوکری
مین رہا اور انجام کار سردہنہ کا حاکم ہوگیا اس صاحب اور جی صاحب کو سنک
ٹن صاحب جو ارباب کونسل بہی اس واردات مین مارے گئے چھٹے نومبر
سنہ سترہ سو ترسیٹ کو پٹنہ دست تصرف انگرون مین آیا اور میر قاسم
بہاگ کر صوبہ دار اود کے حمایت مین گیا اور اس سبب سی جا مہینی مین
لڑائی ختم ہوئی دوسری برس بائیسوین اکتوبر کو بکسر مین جنرل انگریزی

اور لشکر صوبہ دار اود کا مقابلہ ہوا اور انگریزون کو فتح کامل حاصل ہوئی معاملات
جو انگریزون اور وزیر مین ہوئی انکا تعلق کچھہ تواریخ بنگالہ سی نہین ہی یہہ اتنا
ذکر کفایت کرتا ہی کہ اوسنی اولا میر قاسم کو اپنے حمایت مین رکھا اور بعد ازان
اسکا خزانہ لوٹ کر اوسی بھگا دیا لیکن نواب نی پھر بنگالہ کی طرف رخ نکیا

میر جعفر

مرتبہ ثانی میر جعفر نی جب کہ مسند بنگالہ پر قدم رکھا اسنی دیکھا کہ ولی جو انگریزون
کو دینا اقرار کیا تہا سرانجام اوسکا ممکن نہ تہا وہ اب بہت بوڑہا ہو گیا تہا اوسکی
بیماری نی غلبہ کیا اور چوتہر برسکی عمر مین ماہ جنوری سنہ سترہ سو پینسٹہہ مین بیچ
مرشد آباد کی طائر روح اسکی نی پنجرہ قالب سی پرواز کیا اوسکا خلیفہ مقرر
کرنا اختیار مین بادشاہ کی تہا لیکن اوسکا کچھہ حکم نہ تہا ایسا مفلس ہو گیا تہا
کہ اوسی تجہیز و تکفین کو بہی بچنا دشوار تہا اس سبب سی انگریزون نی جو چاہا سو کیا اب
کونسل نی بہت سا روپی نجم الدولہ پسر میر جعفر جو بطن منی بیگم سی تہا لیا
اور اسی نواب کیا اس سی اباونہون نی نیا عہد و پیمان کیا اونہون نے
حفاظت ملک اپنی اختیار مین رکہی اور اوسی تنگ کیا کہ وہ ایک نایب اپنا واسطی
سرانجام امور دیوانی اور فوجداری اوس ملک کی مقرر کری اسنی درخواست
کی کہ نند کمار جو بہت بداطوار تہا اس عہدہ پر مقرر ہو جسکو ارباب کونسل
نی بالکل انکار کیا وین سٹارٹ صاحب نی اوسکی جمیع خطایا اور شرارت مین ایک
بڑی بیاض واسطی ملاحظہ گورنرون کی جو بعد اسکی آئی جہوڑ گیا محمد رضا
خان جو اللہ وردی خان کے اقربا مین سے تہا اس عہدہ پر منصوب

ہوا

لارڈ کلااو گورنر

صاحبان کورٹ اوف ڈائرکٹری رکٹری نی اخبار نے انتظامی جو سبب بدچلنی اونکی نوکرون کی ہندوستان مین واقع ہوئی تہی اور جنگ سانہہ میر قاسم اور وزیر اور قتل پٹنہ کی سنکر بہت پریشان ہوئی اونہون نی خوف کیا کہ ملک جسکو اونہون نے لیا تہا شاید اونکے ہاتہہ سی جاتا رہی اور دیکہا کہ کوئی شخص سوای اوسکی جسنے کہ یہہ فتوحات حاصل کی تہین اس ملک کو بچا نہین سکتا تہا باین لحاظ اونہون نے کلااو صاحب کی طرف جسکو شاہ انگلنڈ نے عہدہ امیری پر مختیار کیا تہا رجوع کی اور کہا کہ وہ ہندوستان کو جاوی اور مقدمات اونکے درست کری اگرچہ صاحبان ڈائرکٹر نے جب وہ انگلنڈ مین پہنچا اسکی توقیر و عزت جیسا کہ چاہتے نہ کی تہی بلکہ جاگیر بہی اوسکی قرق کرلی تہی تبہی اوسنی قصد ہندوستان کا کیا وہ کمنڈر انچیف یعنی مالک سپاہ اور گورنر بنگالہ کا مقرر ہوا اور وہ اختیار کل رکہتا تہا صاحبان ڈائرکٹر نے اسی کہا کہ وہ تجارت نوکرون ہمارے کی جو موجب ایسی تکلیف کا ہوتے تہے موقوف کردیا اور نوکرون ہمارے نے اس آٹہہ برسکی عرصہ مین جسمین کہ ایک نواب بعد دوسرے کے مسند نشین ہوا دو کرور سے زیادہ روپے بطور پیشکش کے ہندوستانیون سے لئے اور ہم چاہتے ہین کہ آیندہ کو یہہ رسم جاری نرہی اونہون نی حکم دیا کہ جمیع نوکران ہماری کیا اہل قلم و کیا اہل سیف عہد و پیمان کرتے کہ سوائے چار ہزار روپے کے جو کچہہ کہ اور بطور تحفہ کے لیوین وہ داخل خزانہ عامرہ کرین اور کہ آیندہ کو پیشکش زیادہ

ہزار روپیہ سی بی اجازت نہ لیوین ساتھہ ان نصایح کی لارڈ کلاڈ صاحب ہندوستان کو رخصت ہوا وہ تیسری مئی سنہ سترہ سو پینسٹھہ کو جہاز سی اُوترا اور کلکتہ مین داخل ہوا اوسنی دیکھا کہ تمام خوف جنکی سبب سی صاحبان ڈائی رکٹر کے خاطر پریشان ہوئی تہی جاتی رہی لیکن بے بندوبستی نظم و نسق مین بہت تہی ہر ایک شخص بلکہ ارباب کونسل کو بہی خیر خواہی سرکار کمپنی کی مطلوب نہ تہی بلکہ غرض اونکی نوکری سرکار مین یہہ تہی کہ کچہہ روپے حسبطور بنی جمع کر کر جلد ولایت انگلنڈ کو چلے جاوین ہر سررشتہ مین بے منصفے پہیل گئی تہی ہندوستانی انگریزون کے ہاتہہ سی ایسے تنگ ہوئی کہ وہ اونکے نام سی بیزار تہی بوی دیانت و عزت کسی محکمہ مین نہی صاحبان ڈائی رکٹر سال گذشتہ مین پیشکش کی ممانعت مین حکم سخت واسطی اپنی نوکرون کی بہیج چکے تہی میر جعفر قریب الموت تہا جب کہ احکام آئے صاحبان کونسل نے ان احکام کو کتاب کونسل مین درج نکیا بلکہ بعد اوسکے مرگ اونہون نے ایک نیا نواب مقرر کیا اور آخر بہت سا پیشکش لیا اسی خط مین صاحبان ڈائی رکٹر نے لکہا کہ اونکے نوکر اپنے مال کی تجارت نکرتے برخلاف ان احکام کے صاحبان کونسل نے ایک عہدنامہ نواب حال سے لیا جسمین یہہ لکہا تہا کہ انگریز بطور سابق کے محصول تجارت کرتے کا اوصاحب نے بمجرد پہنچنے کے تعمیل حکم صاحبان ڈائی رکٹر کا ارادہ کیا ہرچند صاحبان کونسل نے اوسی بہت دہمکایا تاکہ وہ اونکے قابو مین آ جاوے لیکن چونکہ سررشتہ شخص اور دین سٹارٹ صاحب مین بہت فرق تہا اس لئے

تدبیرین اونکی مفید ہوئین اس نے اصرار کیا کہ وہ تمام اسباب پر اقرار نامہ
اپنی مہرون سی لکھہ دینے کہ ہم آیندہ کو پیشکش نہ لینگے جسنے کہ اسکا انکار
کیا اوسے اسنے بی تامل موقوف کردیا بعضے اوسکا کہنا بجالائی اور وہ
جنہون نے کہ خاطر خواہ روپے جمع کرلیا تہا ولایت کو چلے گئے لیکن سب اسکے
دشمن ہوگئے چوبیسوین جون کو کلاآو صاحب بارادہ صلح کی طرف اصلاع
غربی کے کلکتہ سے روانہ ہوئے کیونکہ لڑائی مین روپی تحصیل کا ضایع
ہوا تہا نجم الدولہ نے ایک نیا وثیقہ لکہا جس سے کہ انگریز نظم ونسق ملک مین بالکل
مختار ہوگئے انہون نے واسطے خرچ اوسکے دربار کے پچاس لاکہ روپے
سالیانہ مقرر کردئے مصارف اس روپیہ کا بمشورہ محمد رضا خان
اور راجہ دورلب رام اور جگت سیٹھہ کے مقرر ہوا چند روز بعد نواب اودہ سے
صلح ہوگئی مطلب اس سفر سی یہہ تہا کہ شہنشاہ بنام صاحبان کمپنی کے
دلوانے صوبہ الہ آباد کے مقرر کردیتا اسکا ہم پیشتر ذکر کرچکے ہین کہ اسکی عادت
تہی کہ جب اونکی خوشی ہووے وہ اوسے لے لین کلاآو صاحب نے اوسکی
ملازمت اکہ آباد مین حاصل کی اور ایفاء وعدہ چاہا جسکو اوسنے بعد قبول
کرلیا بارہوین اگست کو شہنشاہ کلاآو صاحب کو دیوانی بنگالہ وبہار
واوڑیسہ بنام کمپنی کے مرحمت کی اوسنے آمدنی مین بادشاہ کو ماہیانہ
دولاکہ روپے دینے کا اقرار کیا یہہ بات بہی قابل لکہنے کی ہی کہ ہرگاہ سلطان
دہلی کو اپنے ممالک محروسہ مین قرار نہ تہا اسلئے ہمراہ اوسکے کچہہ اسباب
تجمل نہ تہا بجای تخت کے دو میزین جن پر کہ صاحبان انگریز کہانا کہاتے
ہین برابر بچہا کر بارحہ زردوزی سے پوشیدہ کردی اوس پر شہنشاہ نے

جلوس کیا اور تین کروڑ رعایا معہ آمدنی دو کروڑ روپی کی انگریزون کو عطا کی
مورخ محمدی اس مقدمہ مین یون لکھتا ہی کہ فیصلہ ایسی بڑی کام کا جو اوزمانہ
مین بغیر مدبران ذی شعور اور وکلای دانشور اور بہت گفتگو کی نہو سکتا کم از کم
عرصہ قلیل سی بہی جو بیع خرما یوستی مین صرف ہوتا ہو گیا بعد جنگ پلاسی کے
اب یہہ بڑی بردہاہہ انگریزون مین آئی فی الحقیقت اس لڑائی مین وہ مالک
اس ملک کی ہو گئی لیکن پہر بہی اہل بلاد اونہین غاصب وجبار
جانتے تہے اب اس عطاے شاہی سی ملکیت اور حقیقت اونکی واسطے
صوبہ نظامہ کے ثابت ہو گئے اور نواب مرشد آباد کی کچہہ حقیقت نرہی ساتوین
ستمبر کو کلااو صاحب نی کلکتہ کی طرف مراجعت کی مال نوکران کمپنی سے
قباحتین بہت سی پیدا ہوتین تہین صاحبان ڈائرکٹر نے بارہا اوسکی
ممانعت لکہہ بہیجی لیکن ملازمین اونکے ان احکام کو بجا نہ لاتی اونکی احکام
حال مبہم و مشکوک تہی اور کلااو صاحب نی دیکہہ کر کہ مشاہرہ اہل قلم کا بہت
کم تہا اوسکی جبس کمی کو کہ وہ بڑے طور سی پورا کرتے تہے چاہا کہ بیشہ تجارت اوپر
قاعدہ اچہی کی جارے رہتا اوسنی ایک طایفہ تجارون کا تجویز کیا اور
واسطے سوداگری نمک وچہالیا اور تنباکو کے اونہین رخصتے دیئے تین
روپی سیکڑے کا محصول واسطے خزانہ کمپنی کی مقرر کیا اور اوسکی منافع کو
ملازمین اہل قلم اور اہل سیف تقسیم کرتے اسباب کونسل کا بڑا حصہ تہا اور
جو اس سی رتبہ مین کم تہی چہوٹا اوسنی صاحبان ڈائرکٹر کو اس اپنی تجویز سی
آگاہ کیا اور واسطے اضافہ تنخواہ گورنر کی بہت سعی لکہہ بہیجی تاکہ وہ کچہہ غرض
تجارت سی نرکہتا لیکن یہہ رای صایب اوسکی بعد پندرہ برس کے

منظور ہوتے جب کہ صاحبان ڈائی رکٹر حال اس طایفہ سی واقف موی
اونہون نے اوسکی پروا نہ کہنی مین حکم غصبناک لکہہ بہیجا اور کلاا وصاحب کو اوسکی تقرر مین
ملزم کیا اور حکم دیا کہ وہ جلد موقوف کیا جاوی اور کوئی نوکر سرکار تجارت املاک مین
نکرے ابتک اخراجات گورنمنٹ ہندوستان کا بہت تہا اور تمام آمدنی بہی صرف ہوتے
تہی اگرچہ ظاہر مین آمدنے صاحبان کمپنی کی بہت تہی لیکن وہ ہمیشہ قرضدار رہتے
تہی کیا فرنگے اور کیا ہندوستانی جتنے اونکے نوکر تہے سب نے اونہین سے ٹرک لوٹا لارڈ
کلاا وصاحب سی انگلنڈ مین سوال کیا کہ کیون کمپنی باوصف اسقدر آمدنی کی ہمیشہ
مفلس رہتی ہے اوسنی جواب دیا کہ جو شخص کمپنی کا مناسب ہوا اوسنی اپنے
لئے بہت سی دولت جمع کی لیکن فوج مین بہت روپی صرف ہوتا تہا جب کہ
فوج انگریزی نواب کی طرف سی لڑ رہی تہی اوسنی واسطی اونکی ایک انعام مقرر
کیا جو موسوم بہ مضاعف کر ہوا یہہ اونہین بہت مدت تک ملا کیا جبکو کہ وہ
آخر کو اپنا حق سمجہنے لگی کلاا وصاحب نی دیکہا کہ افزایش محصول بی کمی
خرچ فوج کی متصور نہین وہ بہہ جانتا تہا کہ کوئی شخص کسی طرح تجویز کمی کو گوارا
نکرتا لیکن چون کہ اوسکی طبیعت مین استقلال تہا اسلئے اسنے بہتہ مضاعف
کو یکقلم موقوف کر دیا افسران فوج اسبات سی بہت آزردہ خاطر ہوے
اونہون نی کہا کہ ہمنے اس ملک کو فتح کیا ہے اور لازم ہی کہ ہم ہی اسکا فائدہ اوٹہاوین
لیکن کلاا وصاحب اپنی بات سی نہ ہٹا اوسنی کچہہ وجہ بطور انعام کے دینا ٹہیرا
لیکن بہر بہی اوسکا ارادہ طرف کمی خرچ فوج کی تہا افسرون نی اسمین اتفاق
کیا تاکہ وہ تنگ ہوکر موافق اونکی خواہشون کی کرتا اونہون نی خفیہ ایک دوسرے
کو خط بہیجے اور اوسے دن استعفا دینے پر مستعد ہوئی جب افسران اول

برگیڈ کے اسطور پر مستعفے ہوئی اور خبر کلاآو صاحب کو پہنچی وہ بہت مضطرب
ہوا اوسی پہ شک ہوا کہ اتفاق وسازش تمام فوج مین ہوگئے ہی اوسنی
بہت سی سختیان دیکہین تہین لیکن یہہ مصیبت سب سے اشد تہی مرہٹے سامان حملہ
کا اس تلک پر کر رہی تہی اور فوج انگریزی مین افسر نہ تہی کلاآو صاحب اپنے
شجاعت ذاتی عمل مین لائی اسنی افسر اس سی طلب کیے بعضے افسران علاقہ
بنگال بہی جو بہت سرکش ہوتے تہی رجوع ہوگئے مفسدین گرفتار ہوئے اور اونکے
عہدون سی اونہین معزول کر ولایت کو بہجوا دیا اس تشدد سی اسنے پہر لشکر کو مطیع
کیا اور ریاست کو جو بڑی معرض خطر مین تہی اس طور سی نجات دی لارڈ کلاآو
بیس مہینے ہندوستان مین رہا اوس نے امور کمپنی کا دوبارہ انتظام کیا اور
خرچ کم کیا تہا اور سبب حصول دیوانی کی آمدنی دو کروڑ روپے کے بڑہ گئی اوس نے
ایک بڑی سرکشی لشکر دبائی تہی اور اوسکا بندوبست بخوبی کیا اور اس
انواع انواع کی مشقتون سی اوسکی صحت وتندرستی مین خلل آیا اور لاچار
ہوکر ولایت کو چلا گیا وہ فروری سنہ سترہ سو ست سٹ کو جہاز پر سوار ہوا
یعنے جب کہ وہ اول دفعہ بنگالہ مین وارد ہوا تہا اس پر قریب دس برس کے منقضی
ہوئے تہے اس عرصہ دس برس مین یہہ بات کہی جا سکتے ہی کہ اوس نے بنیاد
سلطنت انگریزون کی ہندوستان مین ڈالی اوسکے بندوبست سی اسکی بہت
دشمن ہوگئی انمین سے تہوڑی ایک سے بڑی ثروت کی ولایت کو گئی تہے
اور وہان جاکر اونہون نی اختیار انڈیا ہاوس مین حاصل کیا جب کلاآو
صاحب انگلنڈ مین پہنچے وہ اپنی دار اسپر پارلیمنٹ اور کورٹ اف دای
رکٹر مین کرنے لگے سب نے اوس سی بہت بدسلوکی کی جس نے مخضر

اس بڑی سلطنت کی بنا رہی اوسکی دشمنون نے اوسی دم واسین تک
بچھوڑا وہ بہت بری حال سی باعثیون نومبر سنہ سترہ سو چوہتر کو موا

ورلسٹ صاحب اور کارٹیر صاحب

دیوانی یعنی تحصیل بنگال وبہار واوڑیسہ جو انگریزون کو مرحمت ہوئی تہی
وہ اوسکی بندوبست سے واقف نہ تہی نوکران کمپنی اب تک لڑائی یا تجارت
مال سرکار یا معروف یا اپنی معروف مین تہی لیکن باب تحصیل مین بالکل درک نرکہتی
تہی صوبہ داران سابق یہہ امور سپرد ہنودکی جو بہت محنت کش اور حساب دان ہوتے کرتی
تہی اگرچہ انگریز حال اس ملک سی واقف نہ تہی لیکن ہندوستانی بہی جانتی تہی
کہ کوئی بات اس حکمہ کی اون پر بظاہر ہنودی اور اونہین کسی نوع کا اسمین علم
نہوتا اونہون نی لاچار ہوکر ہر ایک چیز کو دستور قدیم پر رکہا راجہ شتاب رای دیوان
بہار کا مقرر ہوا اور وہ پٹنہ مین رہا کرتا تہا محمد رضا خان دیوان بنگالہ کا
اور مقام اوسکا مرشد آباد یہہ طور حکومت کا سات برس یعنی سنہ ستر سو
بہتر تک رہا بعد ازان انگریز خود کاروبار سلطنت کرنے لگے اس عرصہ مین
حکومت کسکے معلوم نہوتی زمیندار اور دوسرے رعایا جانتی نہ تہی کہ ہمین
کسکے اطاعت کرنی چاہیی ایک طرف بندوبست نواب اور اوسکی نوکرون کا برائے
نام تہا لیکن انگریز اس ملک مین ایسی زور آور ہوگئی تہی کہ افسران ہندیے
ان پر کچہہ حکومت نرکہتے تہی کہ دوسری طرف گورنر کلکتہ باتین بارلیمنٹ
اختیار سزا کسے جرم کا اسطرف خندق مرہٹہ سی نرکہتا تہا بعد حصول
دیوانی بنام انگریزون کے ساتہہ برس تک بہت پریشانی اور خرابی
تمام ملک مین رہے بے انتظامی سلطنت سی سارہتین بہت ہوگئے

ہر ضلع مین گروہ کی گروہ ڈاکے والون کے پہرتی تہے اور لوٹتی نہی چور متصد
ہوگئے تہے کہ جب کمپنی نے عنان سررشتہ حکومت کی اپنی ہاتہہ مین لے وہ تب وسطی
جاری کرنی آئین شدید کے مجبور تہے اونہون نی حکم دیا کہ ڈاکی والہ کو اوسکی
اپنی گانو مین لیجاکر مارین اور اوسکی اہل وعیال غلام سرکاری ہوین اور باشندگان اوس
گانو کی موافق قدر اپنے کے جرمانہ دیوین ایام اس بی انتظامی مین بہت سے
اراضی بی محصول ہوگئے اگرچہ آمدنی بنگال حضور بادشاہ سی انگریزون کو
مرحمت ہوتی تہی لیکن تحصیل اوسکی کلکتہ مین نہین ہوتی تہی بلکہ مرشد آباد مین ہوا
کرتی تہی کلکتہ مین صرف تحصیل خالصہ تہی تحصیل بنگالہ اختیار مین محمد رضا خان
اور راجہ دورلب رام اور راجہ کنٹ سنگہ بہادر گنگا گوبند سنگہ کی جو ایک بڑا
امیر نامور تہا تہی وہ اپنی طور پر بندوبست کرتے تہے اور روپے تحصیل تے اور
محصول معاف کردیتے تہے انکی اغماض سے چودہ لون نی تخمینا چالیس
لاکہہ بیگہہ اراضی برہمنون کو دی دی اس طور پر محصول سرکار مین سے
اور چالیس لاکہہ روپے سالیانہ کی جس سے کہ وہ اب تک آگاہ نہ تہے
کم ہوگیا بسبب خیانت زمیدارون اور عاملون خالصہ مرشد آباد کے
سرکار کمپنی باوجود آمدنی دو کروڑ روپے کی ہمیشہ مقروض اور مفلوک
رہتے تہے ویرلسٹ صاحب بجای لارڈ کلاو کی سنہ سترہ سو ستہتر
مین گورنر بنگال مقرر ہوئی بعد ایک سال کی حکم آخر صاحبان ڈائی رکٹر
کا در باب موقوفی تجارت نمک اور اجناس دیگر نوکران اپنی کی صادر ہوا
اونہون نی لکہہ بہیجا کہ تجارت اس ملک مین ہندوستانی کرتے اور انگریز
اوسمین دخل نہ دیتے چونکہ تنخواہ افسران انگریزے کے بہت قلیل تہے

اسلئے صاحبان ڈائی رکٹر نی ڈھائی روپی سیکڑا محصول زمین پر اور زیادہ
کردیا اور اوس روپی کو اونہون نی حکم دیا کہ اونکی نوکر کیا اہل قلم اور کیا اہل سیف
موافق قدر اپنی کی تقسیم کرلین لیکن بعد روانگی لارڈ کلااو صاحب کی کاروبار
کمپنی مین پھر خلل آنی لگا اگرچہ آمدنی ہندوستان کی بہت تھی لیکن خراج اس سی
زیادہ تھا ہر روز خزانہ مین کمی ہونی لگی جو موجب بڑی تشویش کا ہوا جب کہ
اکتوبر سنہ سترہ سو اونہتر کو کاغذ حساب تیار ہوا گورنر کلکتہ نی دیکھا کہ بہت روپی
قرض ہوگیا تھا اور اور بہی روپی درکار تھا یہہ تجویز واسطے قرض لینی کی ہوئی کہ گورنر
نی خزانہ کلکتہ مین روپے نوکران کمپنی کا جو اونہون نی کمایا تھا داخل کرلیا اور ہندیکین
ہنڈویان صاحبان ڈائی رکٹر پر کردین صاحبان ڈائی رکٹر نے سوائے فروخت
اسباب کی جو ہندوستان سی بہیجا گیا تھا کوئی دوسرا طور ادا کرنی زر ہنڈویون
کا نپایا لیکن چونکہ گورنر اور صاحبان کونسل کلکتہ نے دو طور سی روپی بہم پہنچایا
ایک تو قرض لیا اور دوسرے اسباب ولایت کو بہیجا اسلئے صاحبان
ڈائی رکٹر کو ادای زر ہنڈوے دشوار ہوا اونہون نے گورنر کلکتہ کو ارقام کیا
کہ وہ آئندہ کو ہنڈویان نکرتا اور کلکتہ مین واسطے ایک سال کی روپے قرض
لیتا مال جسکا یہہ ہوا کہ اونکی نوکرون نی اپنی دولت بواسطہ اہل فرانس اور
دچ اور ڈنمارک کے فرنگستان کو روانہ کی یعنی اونہون نی اپنا روپی خزانہ
چندرنگر و چنسرا اور سیرام پور مین داخل کیا اور ہنڈویان اوپر مختلف کمپنیون
کی فرنگستان مین کروالین اس روپے کا اسباب خرید ہوکر اکثر فرنگستان
کو گیا اور قبل منقضے ہونے میعاد ہنڈویون کی وہ بک گیا اس سبب سی غیر
قومون کو احتیاج روپے کے واسطے تجارت کی نرہی اور کمپنی انگریزی

پر بہت افلاس طاری ہوا باوجود مبالغت صاحبان ڈائی رکٹر کی حاکمین کلکتہ
نی راہ قرض لینے کی سنہ سترہ سو ۱۷۶۹ اونہتر مین کہولی اور انگلنڈ برنڈوبان کرنی
لگی انگلنڈ مین کاروبار کمپنی کی کساد بازاری ہوگئی نجم الدولہ جو بجای جعفر خان کی
سنہ سترہ سو پینسٹ مین ناظر مقرر ہوا تہا بعد ایک برس کی مرگیا اور سیف الدولہ
اوسکی قایم مقام ہوا اور سنہ سترہ سو ستر مین بیماری چیچک سے موا اور مبارک
الدولہ اوسکا بہائی مسند ریاست پر آیا صاحبان کونسل نی تنخواہ قدیم اوسکی جاری
رکہی لیکن صاحبان ڈائی رکٹر نے اوسکی تنخواہ کم کر کر سولہ لاکہ روپے
سالیانہ مقرر کر بہیجے سال سترہ سو ستر مین بنگالہ بسبب قحط سالی کی ویران اور
بیچراغ ہوگیا مصائب جو غربا پر واقع ہوئی اونکا بیان قلم مین نہین سکتا
لیکن طالب اخبار خود معلوم کرلی گا جب وہ بڑہی گا کہ حصہ سیوم باشندگان
اس ملک کا اس خشک سالی مین تباہ ہوگیا تہا اوسی سال مین صاحبان
ڈائی رکٹر نے اہل قلم مین سی دو کونسلین واسطی تحصیل کی مرشد آباد اور
پٹنہ مین مقرر کین انکا یہہ کام تہا کہ وقایع جمع کرتے رہے اور اقساط امدنی
کو نظر مین رکہتی لیکن بندوبست تحصیل اب بہی مرشد آباد مین محمد رضا خان
کرتا تہا اور پٹنہ مین راجہ شتابرای اور کوئی کاغذ باب اراضی مین بی اونکی
مہر کے نہوتا تہا ویرلسٹ صاحب نی سنہ سترہ سو بہتر مین عہدہ گورنری
سی استعفا داخل کیا اور کارنٹر صاحب اونکی جا پر منصوب ہوئی اور کارو
بار کمپنی اب بسبب کم زوری حکومت کلکتہ کی قریب بربادی کے ہوگیا
اور واسطے انتظام امور اور کمی خرچ کے وین سٹارٹ صاحب گورنر
سابق کلکتہ اور سیگر لفٹن صاحب اور کرنیل فورڈ کو ولایت سی روانہ

کیا لیکن وہ ہندوستان مین نہ پہنچے اور جہاز جسپر وہ سوار ہوئی تہی بعد چند
اوس طرف کیپ کڈ ٹوپ کی خبر اوسکی کچھہ نہ ملی لوگ یہہ مظنون کرتی تہی کہ
وہ معہ راکبین کے سمندر مین غرق ہوگیا ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣

ہینکنز صاحب

کارٹیر صاحب نی سنہ سترہ سو بہتر مین استعفا داخل کیا اور واران ہینکنز
صاحب جو بڑا دانشمند تہا اور آخیتک کوئی نوکران کمپنی مین سی مثل اوسکی
ہندوستان مین نہ آیا تہا بجای اوسکی مقرر ہوا وہ سنہ سترہ سو پچاس عیسوے
مین بعمر تردہ سال کی زمرہ اہل قلم مین داخل ہوکر ولایت اپنی سی باہر نکلا اور
السنہ مختلفہ اور داب انتظام اس ملک کی بہت محنت سی سیکہے سنہ سترہ سو
ستاون مین کلااو صاحب نی اوسی اگرچہ وہ چہبیس ۲۶ برس کا تہا رزیڈنٹ دربار
مرشد آباد کا مقرر کیا اوس زمانہ مین یہہ عہدہ بعد گورنر کی تہا وین سٹارٹ
صاحب جبکہ عہدہ گورنری کلکتہ کو زینت بخش تہی وہ سوای ہینکنز صاحب کی
کسی پر اعتماد نرکہتے تہی دسمبر سنہ سترہ سو اگسٹ کو ہینکنز صاحب کونسل
کلکتہ مین آیا اور حامی وین سٹارٹ صاحب کا مقابلہ مین دوسری ضلحان
کونسل کی رہا اسنی اپنی دامن دیانت کو اس غدر عام مین خاک طمع سی آلودہ
نکیا اور رشوت لینے سے باز رہا اس حال مین اوسکی عمر اور شریکون نے
غزل و نصب نوابون کی سی بہت روپے جمع کیا تہا اوسپر ذرہ بہی شک کسی
چیز کے لینی کا نہ تہا ہان البتہ جب کہ وہ اپنی دوست وین سٹارٹ صاحب
کی ساتہہ ولایت کو جانے لگا وہ ایسا مفلس تہا کہ اوسنی کچھہ تہوڑا روپے
قرض لینا چاہا جسکو اوسکی گماشتے خواجہ پیٹروس نے ندیا سنہ سترہ سو

ستر مین وہ صاحب کونسل مدراس مقرر ہوکر ولایت سی روانہ ہوا اور
ایسا بندوبست کیا کہ صاحبان ڈائی رکٹر اوسکے شکر گذار ہوئی جب عہد گورنری
کلکتہ خالی ہوا اونہون نے سوای ہسٹنگز صاحب کے کسیکو لایق تر اس عہدہ کے
نپایا چالیس برسکی عمر مین وہ گورنر بنگال ہوا صاحبان ڈائی رکٹر بندوبست
تحصیل ہندوستانیون سی اب بہت ناخوش ہوئی اونہون نی دیکہا کہ آمدنی
ہر روز کم ہوتی جاتی ہی سات برسکی بعد حصول دیوانی کی اونہون نی چاہا کہ
وہ خود بندوبست تحصیل کرین اور کہ انگریز جو ملازم سرکار ہی روپی تحصیل کرتی
ہسٹنگز صاحب نی اس بندوبست جدید کی تعمیل کی تیرہوین اپریل کو وہ روانہ
بخش سند گورنری کا ہوا چودہوین مئی کو صاحبان کونسل نی ایک اشتہار
باین مضمون جاری کیا کہ ہم بندوبست تحصیل کا کرین گی اور جو انگریز کہ روپے
تحصیل کریگا کلکٹر پکارا جاوی گا اور کہ واسطے چند سال کے زمین بطور ٹیکے
کی دیجاوے اونہون نے ایک کمیٹی چار صاحبان کونسل کی مقرر کی اور حکم دیا
کہ وہ تمام اپنے قلمرو مین پہرتی اور بندوبست کرتی صاحبان کمیٹی نے
بندوبست اپنا کشنگڈہ سی شروع کیا لیکن چونکہ آمدنی اراضی بہت قلیل تہی
اسلئے اونہون نی قصد نیلام کا کیا جس زمیندار یا تعلق دار نے روپے
خاطر خواہ دیا اوسکا قبضہ بحال رہا اور جنی روپی کم دیا اوسکا قبضہ جاتا رہا
اور جانا کچہہ تنخواہ واسطے اوسکی مقرر کی اور زمین اوسکی حوالہ اور کی
کردی اوسے زمانہ مین تحصیل خالصہ مرشدآباد سی موقوف ہوکر کلکتہ مین
گئی تاکہ گورنر اسکا ملاحظہ کرتا رہتا باعث ان انقلاب کے انتظام امور
دیوانی وفوجداری مین بہت تبدیلے ہوگئی ہر ضلع مین دو عدالتین

مقرر ہوئین عدالت فوجداری مین صاحب کلکٹر مع قاضی اور مفتی کے
اجلاس کرتا تہا اور عدالت دیوانی مین معاون کلکٹر کی دیوان اور دیگر
مردمان عملہ ہوتی تہی اور دو عدالتین کلکتہ مین اونہین ایام مین واسطے
مرافع کے مقرر ہوئین عدالت صدر دیوانی واسطی مقدمات دیوانی کی اور
عدالت صدر نظامت واسطی مقدمات فوجداری کی صاحبان جج کو کینی
چوتہائی مقدمات کے سی جو اونکی عدالت مین پیش ہوتی تہی مماثلت
ہوگئی اور بہت سا جرمانہ کرنی کی بہی اجازت نرہی اور قرضخواہ کو اختیار
قید کراونے مقروض کا موافق اوسکی مرضی کے نرہا جمیع مقدمات دیوانی
کم دس روپی سی چودہرے پرگنہ یا اس رجوع ہوتے تہے یہہ مرتبہ اول
تہا کہ انگریزون نے بندوبست بنگال اپنی طور پر کرلیا صاحبان ڈائی رکٹرنی
کہا کہ نقصان آمدنی بسبب بی انتظامے محمد رضا خان کی ہوا اونہین اسپر جیسی
کہ وہ اس عہدہ پر مقرر ہوا شبہ رہتا اونہین معلوم تہا کہ جب وہ جنگلہ دار
دہا کہ کا میر جعفر کیطرف سی مقرر ہوا تہا وہان کئی لاکہہ روپے کا نقصان
آیا بعضے آدمیون نی اوسکو الزام لگایا کہ ٹہیکہ غلہ کا قحط سالی سترہ سو
ستر مین اوسنی واسطے اپنے فائدہ کے لیا تہا اوسپر گمان فقط تغلب
زر محصول سرکار سے نہا بلکہ اوسنی رعایا پر بہت سا تشدد کیا تہا جبکہ
مرشدابادمین اسکو عروج ہوا مثل اوسکی کوئی بنگالہ مین نہا عہدہ صوبہ
داری مین اسکو بالکل مال کی کام کا اختیار رہتا اور عہدہ نائب ناظم مین تمام
بندوبست پولس بہی وہی کرتا تہا صاحبان ڈائی رکٹرنی دیکہا کہ جب
تک اوسی ایسا اختیار رہیگا کسیکو مجال نہوگی کہ اوسپر نالش کرسکے

انہون نی لکھہ بہیجا کہ اسی گرفتار کرکر مع اوسکی عیال و اطفال کی کلکتہ
کو روانہ کرین اور جمیع کو اغذا اسکی پکڑے جاوین دس دن بعد مسند نشین
ہونے ہیسٹنگز صاحب کی ارباب کونسل مین یہہ احکام بوقت شب کے
اسن پاس بہیجے صبح کو اس نے مڈلٹین صاحب رزیڈنٹ مرشد آباد کو لکھا
کہ وہ محمد رضا خان کو کلکتہ مین بہیجدے حسب الحکم اوسنی مع اوسکے اہل و
عیال کی کشتی پر سوار کر دیا اور اوسکا کام آپ نی لیا ایک ارباب کونسل مین
سے جٹ پور مین بہیجا گیا تاکہ اوسکے وہ آنے تک وہان رہتا اور اوسی سبب
اس ـــــ حال کے سے مطلع کرتا ہیسٹنگز صاحب نی بہی اسکو ایک خط
اس مضمون کا لکھا کہ چونکہ مین نوکر سرکاری ہون اس لیئی سوای بجا آورے
احکام اونکے کے کوئی چارہ نہین اور قطع نظر امور سرکاری کے مجہی تمسی
محبت دلی ہی اور چونکہ شتاب رای نایب دیوان بہار پر بہے شبہہ تہا اسلیئے
وہ کلکتہ کو بلایا گیا اور روبکاری اوسکی جلد ہوگئے اسپر کسیطرح کا الزام
ثابت نہوا اور آبرو کے ساتہہ خلاص ہوا مورخ محمدی اس زمانہ کا اگرچہ
اسکی نظم و نسق کا بہت مدح خوان ہے لیکن وہ بہی لکہتا ہے کہ اسنی مثل دیگر
افسران ہندوستانی کے ایام عروج مین بہت روپے ظلم سے لیا عوض
اسکی ملک عزت کی صاحبان کونسل نے اوسے خلعت اور خطاب رای
رایان بہار کا عطا کیا کہ اس بی عزتی سے وہ بہت شکستہ دل ہوگیا قدر
منزلت شتابرای کی جمیع نوکران ہندوستانی سی جو علاقہ سرکار مین ہتی زیادہ
تہی اوسی اپنی عہدہ سی معطل موکر واسطے روبکاری کے کلکتہ مین جانا
بہت شاق معلوم ہوا وہ پٹنہ مین اوسی رنج و قلق مین مرگیا اور

اوسکا بیٹا راجہ کلیان سنگہ بجای اوسکی مقرر ہوا باشندے پٹنہ کے
واسطے انگورون کے جو وہان بہت عمدہ ہوتے ہین اور جنکی سبب سے
وہ جای بہت مشہور ہے شتابرائے کے ممنون ہین اور اوسنی اس
اضلاع مین درخت انگور وخربوزہ کی زراعت کروائی تہی تحقیقات مقدمہ
محمد رضا خان کی بہت دنون تک رہی نند کمار ایک مرد بدنام اوسکا مدعی ہوا
چونکہ یہہ شخص مکر وفریب مین بہت طاق تہا اس لیئے یہہ بات اولا معلوم
ہوئی کہ مدعی علیہ حقیقت مین مجرم تہا ہر چند بعد تفحص اور تفتیش دو سال
کے اوسکی بیقصوری ثابت ہوئی لیکن سرکار نے اوسی پر نوکر رکہا جبکہ
وہ مرشد آباد کو پہرآیا اوسکا عہدہ نظامت تقسیم ہوگیا تربیت وتعلیم
نواب کی منی بیگم کے ذمہ ہوئی اور خرچ خزانہ پر مینکٹر صاحب نے گرودا س
پسر نند کمار کو مقرر کیا رائے اکثر صاحبان کونسل کی اوسکے تقرر پر نہ تہے
کیونکہ کہ اونکی یہہ محبت تہی کہ گرودا س ایک مرد نوجوان ہے اور مقرر کرنا اوسکا
گویا مقرر کرنا اوسکی باپ کا جسپر انگریزون کو اعتماد نہ تہا ہی لیکن مینکٹر
صاحب نی اونکی بات نہ مانی آخر کار اوسپر بدنامی بسبب سلوک اس خاندان
کی عاید ہوئے انگلنڈ مین کاروبار کمپنی معرض خطر مین آگیا عرصہ پانچ برس
مین بہت بے انتظامی ہندوستان مین واقع ہوئی کلا اوصاحب نی سنہ
سترہ سو ستاسٹ ۱۷۶۷ مین ولایت کو مراجعت کی اور سترہ سو ہتر ۱۷۷۰ کو مینکٹر
صاحب یہان مقرر ہوئے اس عرصہ مین طریقہ صاحبان ڈائی رکٹر انگلنڈ مین بہت
بگڑ گیا تہا حالت افلاس مین صاحبان کمپنے نے سارے بارہ روپئے
سیکڑا صاحبان مال کو جسکو وہ اپنے ایام عروج مین بہ مشکل لیتے

دینا ٹہیرایا بعد اس کام ہو تو نے کی اونہون نی اپنی خزانہ کو دیکہا اور
اوسی خالی پایا اونہون نی لاچار ہوکر بنک اوف انگلنڈ سے چالیس لاکہہ
روپے قرض لیا اور پہر بیس لاکہہ روپے اور لیا اور انجام کار وہ
وزیر یا منصرم امور بادشاہ کے پاس گئی اور ایک کروڑ روپے قرض لیا جبکہ
احوال ابتری کاروبار کمپنے کا افشا ہوگیا صاحبان پارلیمنٹ نے اون کا
بندوبست آپ کرنا چاہا کیون کہ اونہون نی تک مقدمات ہندوستان
کی طرف رجوع نہین کی تہی ایک کمیٹی واسطے تفحص اون خرابیون کی جو
عملدارے کمپنے سے واقع ہوئے تہین مقرر ہوئی بعد اونکی رپوٹ کی
رای صاحبان منتظم کی مقتضے انقلابات کلی کی ہوئے اونہون نی بہت سے
تدبیرین واسطے بندوبست کی صاحبان پارلیمنٹ کو پیش کین جسکے
اجراے ہونے مین صاحبان ڈائی رکٹر حتے المقدور متعرض ہوئی لیکن
اونکی بداوضاعی اور بی انتظامے نے ایسی شہرت پائی تہی کہ سب آدمی
اوسسے ناراض تہے اور اس لحاظ سے صاحبان پارلمنٹ نی رای صاحب منصرم
کو مستحسن جانکر منظور کیا انتظام کمپنے مین بالکل انقلاب انگلستان اور
ہندوستان مین ہوگیا اب بسبب تبدیے طریقہ انتخاب صاحبان ڈای رکٹر
کی خرابیان جو انگلنڈ مین واقع ہوا کرتے تہین موقوف ہوگئین اور یہہ بات
مقرر ہوئے کہ ہر سال چہہ صاحبان ڈائی رکٹر اپنے عہدہ سے معزول ہوین
اور چہہ بجاے اونکے اور قایم ہون اور کہ گورنر بنگال گورنر جنرل ہندوستانی
یعنے مختار کل ہوتا اور باقی پریسیڈنسان یعنے احاطہ ملکے کاروبار مین
اس کے اطاعت کرتے چون کہ گورنر اور صاحبان کونسل

مین اکثر خلاف رہتا تہا اسلئے یہہ بات ٹہیرے کہ گورنر جنرل فقط حکمران فورٹ ولیم کا ہوتا گورنر جنرل اور ارباب کونسل اور صاحبان جج کو تجارت سی ممانعت ہوگئی اور بنابرین تنخواہ اوسکی ڈہائی لاکہہ روپیہ سالیانہ مقرر ہوتے اور صاحبان کونسل کی اسّی ہزار روپے نوکران کمپنی اور نوکران شاہے کو لینی پیشکش سے ممانعت ہوئی صاحبان ڈائرکٹر کو حکم ہوا کہ جمیع کو اعزات ریاست کی جو ہندوستان سی بہیجی جاوین منصرم شاہی کو پیش کیا کرین باب منصفے مین یہہ بات تجویز ہوئی کہ سپریم کورت یعنی عدالت اعلے کلکتہ مین مقرر ہووی اور اسمین چار آدمی رہین اونمین سی ایک کو جو اول درجہ مین سے اسّی ہزار روپیہ سالیانہ ملین اور باقی تین کو ساٹہہ ہزار روپے اختیار رکہنے کا حاکمین اس محکمہ پر کچہہ نہ تہا کیونکہ وہ نوکر یا دشاہی تہی اور اس عدالت مین قوانین انگلستان انگریزون پر عمل مین آیا کرتے تہی یہہ حکم ہوا کہ آئین پارلمنٹ باب انتظام ہندوستان مین پہلے اگست سنہ سترہ سو چوہتر کو جاری ہو بعد تعمیل ان احکام کے اختیار گورنر بنگال بسبب گورنر جنرل ہونیکے واسطے بندوبست تمام ہندوستان کے ہوا لیکن چون کہ ہمین ایک تواریخ مختصر بنگال کی لکہنی منظور ہے اسلئے ہم خلاصہ احوال اس ملک کا بیان کرینگی اور وہ شخص جسکو دریافت احوال فتوحات گورنر جنرل کا جو زمانہ ممتد اور صلاح مختلفہ مین واقع ہوئین تہین مطلوب ہووی دیکہو حاشیہ دوم آخر کتاب مین کہ تواریخ ہندوستان کو دیکہے ہیسٹنگز صاحب نے بندوبست بنگال اس خوبی سے کیا کہ وہ گورنر جنرل مقرر ہوگیا باوصف اس لیاقت اور کاردانی

کے اوسکی ولایت مین مخالف بہت تہی اور وہ اشخاص جو کاروبار ملکی سے
ناواقف تہی اوسکی بندوبست کو زبون جانتے تہی بارویل صاحب جو بیچ
ہندوستان کی اہل قلم مین داخل ہوا تہا اور کرنیل من سن وسر جان
کلیوزنگ اور فرانسیس صاحب حاکم سپریم کونسل اور شریک مینگنز صاحب کے
ہوتی یہہ تینون صاحب مینگنز صاحب کی مخالف ہوکر ولایت سی چلی اور
اسکی تدابیر کو چشم دشمنی سے دیکہنے لگے کہ وہ مدراس مین پہنچی اوسی اونہین
ایک دوستانہ خط لکہا صاحب کلان کونسل کجری کو واسطے پیشوائی اونکی بہیجا
گیا اور ایک صاحب کو نرجنرل کا بہی انکی تواضع وتکریم کی لئی روانہ ہوا ہنگام
وارد ہونی اونکی کے کلاوصاحب اور وین سٹارٹ صاحب سی تعظیم اونکے
زیادہ ہوتے سترہ شلکین سلامی کی سر ہوتین اور جمیع صاحبان کونسل نے
انکا استقبال کیا لیکن وہ باوجود اس مدارات کی بہی ناراض رہی اونہون نے
صاحبان ڈائی رکٹر سی شکایت کی کہ موافق ہماری قدر کے ہماری تعظیم نہوئی
اور فوج واسطے ہماری استقبال کی نہ نکلی اور سلامی ہماری خاطر خواہ نہ اوتری
اور ہمین مینگنز صاحب کی گہر مین اوتارا اور خانہ کونسل مین نرکہا اور
نہ تقرر بندوبست جدید کا بخوبی مشتہر ہوا تہا یہہ تینون اصحاب کونسل جو ہوین
اکتوبر کو کجری مین پہنچی اور پانچ روز بعد کلکتہ مین داخل ہوئی لیکن
بارویل صاحب ابتک نہین آئے تہی اس لئے اونہون نے ایک
اشتہار بندوبست جدید کا دیا تہا اور کاروبار کو چوبیسوین تاریخ نوم دوشنبہ
تک ملتوی رکہا جبکہ کونسل جمع ہوئی مینگنز صاحب نی آگی اونکی
جو امور ہندوستان سی بالکل جاہل تہے نقشہ کیفیت کاروبار

کلکتہ مین ۴

کمپنی کا ڈال دیا روز جمع ہونے کونسل کے سی قضا باشروع ہو گئی جنکی سبب
سے سات برس تک سلطنت ہندوستان مین خلل رہا باردیل صاحب تنہا
دوستدار گورنر جنرل کا تہا اور باقی تینون اصحاب کونسل ہمیشہ اوسکے بات
مین خلاف کرتے اور چونکہ یہہ لوگ زیادہ تہے اسلئے گورنر کی کچھہ
بات پیش نہ آتی تہی اور بالکل اختیار انکا ہوگیا وہ ایسی باتین جنمین کہ اہانت
ہیسٹنگز صاحب کی متصور تہی تجویز کرتے تہی اور وہ اکثر سوای حضومت
کے خلاف عقل ہوا کرتی تہین ہان یہہ بات ایک بہت تعجب کی ہی کہ چہہ
برس تک یعنی شروع بندوبست پارلمنٹ سی سنہ سترہ سو اسی تک
مخالف حاکمین سی سلطنت بالکل برباد ہوتی دو دن بعد جمع ہونی کونسل
کے مخالفین ہیسٹنگز صاحب نی ٹرلٹین صاحب کو لکھنو سی جسکو صاحب
موصوف نی وہان کا رزیڈنٹ کیا تہا طلب کرنا چاہا اور برخلاف
عہد وپیمان ہیسٹنگز صاحب کی اونہین نواب لکھنو سے زیادہ لینی کی
خواہش ہوتی اوسنی اونہین سمجہایا کہ وہ ابہی توقف کرین اور ایسی امر
بہت قباحتین پیدا ہونگی کیون کہ لوگون پر یہہ بات ظاہر ہو جاوے گے کہ
حاکمین ریاست مین اتفاق نہین ہے اوس نی یہہ کہا کہ اہل بلا دگورنر
کو حاکم کلان جانتی ہین اور جب کہ وہ دیکہین گے کہ اوسکو کچہہ اختیار نرہا
تو البتہ ہماری نااتفاقی اون پر ثابت ہو جائیگی لیکن صاحبان کونسل
نے اپنی ہی بات کی اور ان طورون سے اوسکے بیوقوفی اور کم
حوصلگی لوگون کو معلوم ہوئی مندوستانی فسادارباب کونسل اور
جانے لگے اختیار ہیسٹنگز صاحب کو جو چند روز پیشتر بالکل

مالک تہا جلد دریافت کر گئے اس لئے وہ لوگ جو اوسکی فیصلہ سے
ناراض ہوئے تہے فرانسیس صاحب اور اوسکی شریکون پاس اسکی نالش لیگئی
جسکو اونہون نی بدل سنا اوسوقت مین زوجہ تلکت چند راجہ بردوان مرحوم
کی معہ بیٹی اپنی کے کلکتہ مین آئی اوسنی ایک عرضی باینمضمون دی کہ مجھسے
نولاکہہ روپے انگریزون نے اور اونکے عملہ نے راجہ کی مرنی سی اتنک رشوت
مین لئی جس مین پندرہ ہزار روپے ہیسٹنگز صاحب مین آتی اوسنی اس عورسی
کاغذ حساب بنگالی اور فارسی مین طلب کیا لیکن وہ ایک حیلہ پیش کرکے
اتنک خلعت والقاب گورنر صاحب رحمت کرتی تہی لیکن دشمنان ہیسٹنگز
صاحب نے واسطے اوسکے اہانت کی بیٹے راجہ مرحوم کو خلعت اپنی ہاتہہ سی
عطا کیا مہتمین ہیسٹنگز صاحب کی لئی انعام مقرر کیا گویندگان تمام اطراف
بنگالہ سے بلاتے گئے بہت سی اقرار اور بہتان ایکہٹے ہوتے ایکشخص نے
عرضے اس مضمون کے گذرانے کہ فوجدار ہوگلی کی بہتر ہزار روپی سالیانہ
سرکار سے مقرر ہین جس مین سی چھتیس ہزار ہیسٹنگز صاحب لیا کرتی ہین اور
چار ہزار انکا دیوان درخواست دہندہ کو یہہ عہدہ چھتیس ہزار روپے سالیانہ
پر منظور ہے یہہ دعوے بے معنے ہے جسکو ہر شخص کہ جو حال باشندگان
اس ولایت سی واقف ہو معلوم کرجاوے مسموع ہوا نا بدگذرے
اور معاندین ہیسٹنگز صاحب نے کہا کہ مقدمہ تمام ہوا فوجدار موقوف ہوا اور
یہہ عہدہ باوجود کمی تنخواہ کے گویندہ کو نہ ملا بلکہ اور شخص مقرر ہوا
اوسی مہینی مین ایک اور نالش آئی کہ منی بیگم نے نولاکہہ روپے کا
حساب نہین دیا جب کہ اوسے بہت تنگ کیا اوسنی کہا کہ مین نے

ڈیڑ لاکھ روپے سمنکر صاحب کو جب کہ وہ مجھی مسندریاست پر بٹھانے
کو آئے بطور ضیافت کی تواضع کیا سمنکر صاحب نی اظہار کیا کہ وہ
روپی خرچ سرکار مین اوٹھا اور کہ رقم اس خرچ کی سرکار کو بچ رہے
اور بھی یہہ کہا کہ نواب بنگالہ جب کبھی کلکتہ مین آتا اوسی ہزار روپے روز
خرچ کا ملتا تھا یہ اظہار سمنکر صاحب کا کچھہ خوب نہ تھا کیون کہ اور
کوئی حجت نہ تھی کہ روپیہ سوائے خرچ سرکاری کی اور طور سے صرف ہو
جبکہ یہہ بات ظاہر ہوئی کہ ہر ایک نالش برخلاف سمنکر صاحب کی مسموع
ہوتے بے تند کمار نے بھی جو ایکمرد بدنام تھا اوس پر نالش کے
اوسنی اظہار کیا کہ گورنر جنرل نے ساڑھے تین لاکھ روپی منی بیگم کو
مسندریاست پر لانے اور میری بیٹے گرو داس کو نواب مرشدآباد کے
مختار کرنے کے واسطے لئے فرانسس صاحب اور اوسکی رفقانی تند کمار
کو گذارنے گواہون کی ۔ لئے کونسل مین طلب کرنا چاہا سمنکر صاحب نے
جواب دیا کہ وہ میرا مدعے ہوکر اس عدالت مین جہان کہ مین حاکم ہون آنی
نہ ویگا اوس نی کہا کہ مین عہدہ گورنر کو ایسی نالائق تابعداری
سی ہندوستانیون کے آنکھہ مین حقیر نکرون گا اور اوسیوقت یہہ بھی
کہا کہ مین مقدمہ سپردصاحبان سپریم کورٹ کے کردونگا سمنکر
صاحب کونسل مین سی اوٹھہ گئے اور باروبل صاحب نی اوسکی بیعت
کی فرانسس صاحب اور اوسکی رفقانی بعد روانگی صاحبین موصوفین
کے تند کمار کو اندر بلایا اور اوسنی ایک خط پڑھا اور کہا کہ اسمین منی بیگم
نے جتنا روپے کہ رشوت دیا تھا مجھی لکھہ بھیجا ہے ڈیڑھ اولاسے صاحب

نے ایک خط جسکو منی بیگم نے خود صاحبان کونسل کو لکھا تھا نکالا اور اس خط
سے مقابلہ کیا مہرون مین مطابقت ہوئی لیکن نوشت ایک سی نہ تھی بعد مرگ
نند کمار کے اوس کا فریب ظاہر ہوگیا اوسکے ہاتھ سے مواہر جعلی جمیع امیران بنگالی
کی نکلین اس مین کچھ شک نہین ہی کہ وہ خط جعلی تھا اور منی بیگم نے اوسپر مہر
نہین کی تھی بلکہ نند کمار نے خود ثبت کر لی تھی ارباب کونسل نی کہا دعوے
نند کمار کا صحیح ہے اور حکم دیا کہ ہیسنگز صاحب وہ روپے واپس کردین جسکو
اوسنی انکار کیا اونہین ایام مین کہ یہہ مقدمہ دائر تھا ہیسنگز صاحب
نے سپریم کورٹ مین نند کمار پر نالش سازش کی کی تینون صاحب
کونسل واسطے حقارت ہیسنگز صاحب کے خود اسکے گھر گئے اور یہہ
بات آج تک نہوئی تھی کبھی برس تک فرانسس صاحب اور اوسکے رفقا
مخالفت ہیسنگز صاحب اور تباہی ملک مین ساعی رہے نند کمار پر کمال
الدین نامی شخص نے نالش سپریم کورٹ مین لگائی کہ اوسنی نام میرا
ایک دست آویز جعلی پر کیا ہے نند کمار کا جرم ثابت ہوا اور جولائی
سنہ ستترہ سو پچہتر مین پھانسی ملی اہل اس دیار کو بہت تعجب ہوا
جب اونہون نے دیکھا کہ ایسے امیر کبیر ہندوستانی نی جو برہمن تھا شہر
کلکتہ مین پھانسی پائی امیران ہندوستانی مین سی اولا اوسیکو انگریزون
نے پھانسی دی تھی یہہ منقول ہے کہ ایک لاکھ سے زیادہ بنگالی اوسکے
مقتل پر جمع تھے اونہین یقین تھا کہ وہ مارا نجائیگا لیکن جبکہ اونہون
نے دیکھا کہ وہ مارا گیا تب وہ اپنے پاک کرنیکے لئے دفعۃ دریا
کو بھاگ گئے لوگون نے کہا کہ نند کمار کو ہیسنگز صاحب نے

مروایا تھا کیونکہ اونکو یقین تھا کہ اوسنی اسمقدمہ مین سعی کی ہے
حقیقت مین یہہ بات سپریم کورٹ کی تھی اور یہہ ایک منجملہ اون نالشون
مین سی تھی جو بر خلاف اوس محکمہ کی کئی برس بعد ہوئین اور یہہ بات
بیشک ہے کہ نند کمار ہے ایک مفسدین بنگالیون مین سی تھا گورنران بنگال
کو اوسپر جو ایک بعد دوسرے کے مقرر ہوتے تھے اعتماد نہ تھا اوسکی نمک
حرامی دریافت ہوئی کہ وہ دشمنان انگریزون سے خط و کتابت رکھتا
تھا لڑائی پلاسی سے وہ سازش ہر ایک گروہ سے کرتا تھا باین ہمہ
اوصاف وہ بہر ہی ظلم سے مارا گیا وہ جرم جسمین کہ سپریم کورٹ نی
فتوی اوسکی مارنے کا دیا یہہ چار برس پیشتر مقرر ہونے اس عدالت
کے اوس سے سرزد ہوا تھا اور اوس حالت مین وہ محکوم اوسکا نہ تھا علاوہ
اس سے بموجب شریعت اہل ہنود کی بھی یہہ جرم قابل قتل کے نہ تھا اسی لحاظ
سے وہ خلاف عقل و انصاف کے مارا گیا لیکن وہ بڑی ثروت
مین مبتلا بہت سی خدمتون پر وہ مامور ہوا اور اونمین اوسنی ایک کروڑ
روپے سے زیادہ کی دولت جمع کی جب کہ خلاصہ کیفیت مقدمہ
محمد رضا خان کا ولایت مین پہنچا صاحبان ڈائی رکٹر نے لکھا کہ ہمارے
نزدیک اوسکی بیقصوری اور فریب نند کمار کا ثابت ہے اونہون نے
حکم دیا کہ گرو داس مختاری نواب سی موقوف کیا جاوے اور محمد رضا
خان بجاے اوسکے مقرر ہو سپریم کونسل نے یہہ دیکھکر کہ اونہین
عدالت صدر نظامت کلکتہ مین اب اجلاس کرنیکی فرصت نہ تھی
چاہا کہ وہ تدبیر قدیم اپنے پھر عمل مین لاوین اور بند وبست

عدالتہا سے فوجدارے اور پولس حوالہ ایک ہندوستانی کی کرین ۱۱
سبب سے یہہ عدالت مرشد آباد سی کلکتہ کو گئے اور محمد رضا خان اوسکا
رئیس ہوا اراضے واسطی پانچ برسکی سنہ سترہ سو بہتر سے اجارہ
دی گئی اور کہہ دیا گیا کہ محصول بتدریج بڑہے گا لیکن یہہ بات اول ہی برس
مین معلوم ہوگئے کہ زمینارون نی اپنی حوصلہ سی زیادہ کا ٹھیکہ لیا تہا
باقیات محصول بہت ہوگئے بعد پانچ برسکی سرکار نی لاچار ہوکر ایک
کروڑ اٹہارہ لاکہہ روپے معاف کردیا اور بس برہی ایک کروڑ بیس
لاکہہ روپے باقی رہ گیا اور اوسکی کوئی صورت وصول کی نہی دونو گروہ
کونسل نی اپنی اپنی تدبیرین درباب بندوبست جدید کی ولایت کو لکہہ بہیجین
لیکن صاحبان ڈائرکٹرنے دونون رایون کو مسترد کیا جب کہ معیاد
پٹون کی سنہ سترہ سو ستر مین ہوچکی تب حسب الحکم اونکے کی اراضی
باجارہ ایک سال کی دی گئی یہہ طور اجارہ سال بسال کا سنہ سترہ سو
بیاسے تک رہا واسطے اس بندوبست کی یہہ قاعدہ تجویز ہوا کہ تشخیص
آمدنے تین سال سابق پر بنا محصول کی ہو اور بہ صورت اراضے
زمینداران قدیم کو جہان تک کہ ہوسکی دیے جاوے ستمبر سنہ سترہ
سو چہتر مین کرنیل من سن موا اور ہسٹنگز صاحب کی دو دہے دشمن رہگئی
اوسکا دخل پر صاحبان کونسل مین ہوا انجام سنہ سترہ سو اٹہتر
مین نواب مبارزالدولہ سن تمیز کو پہنچا اوسنی سپریم کونسل کو لکہا
کہ وہ محمد رضا خان کو موقوف کردین کیون کہ وہ مجہسی بدرستے پیش
آتا ہے وہ بموجب رایے ہسٹنگز صاحب کے معطل ہوا اور ✣

عہدہ نایب صوبہ دار اکے کو نرہا نواب کی گھر کے بندوبست کا اختیار
منی بیگم کو ہوا اس انتظام سے صاحبان ڈائی رکٹر بہت ناخوش ہوئے
اونہون نے فورا بعد سنے اس خبر کے پھر اس عہدہ کو مقرر کر کر
محمد رضا خان کو اسپر بحال کیا منی بیگم اپنے خدمت آتا لیقہ
سے موقوف ہوتے آٹھوان سال صدی اٹھارہوین کا تواریخ بنگالہ مین
مشہور ہے کیون کہ اوسے سال مین اولا کتابین حرفون بنگالی مین چھپنی
شروع ہوئین این ہیل ہیڈ صاحب جو ایک شخص بہت مستعد و
ذی ہوش تہا ہندوستان مین زمرہ اہل قلم مین داخل ہوکر سنہ
ستترہ سو ستر مین آیا اور تمام زبانین اس ملک کی سیکہین اوسنی
انمین ایسی دستگاہ پیدا کے کہ کسے فرنگے کو پیشتر اوس سی حاصل ہوئے
تہی سنہ ستترہ سو بہتر مین نظم و نسق ملک کا انگریزون کو اختیار ہوا اور
جب سے ہیسٹنگز صاحب کی رائے مین یہہ بات آئی کہ اونہین اب
قوانین اس ملک سی واقف ہونا ضرور ہے ہیل ہیڈ صاحب کی دستگیری
اوسکی سی ایک کتاب مشتمل قوانین ہندو اور مسلمان کے تیار کر کر سنہ
ستترہ سو پچہتر مین چھاپی اوسنے بنگالے زبان سیکہنے مین بہت
سعی کے مثابد کہ یہہ شخص انگریزون مین سی جنسے کتب درسی اس زبان
کی تحصیل کین اول شمار کیا گیا ہے سنہ ستترہ سو اٹہتر مین اوسنی ایک
کتاب قواعد بنگالی مین چھاپی وہ ہوگلے مین مطبوع ہوئی کیونکہ دارالاترت
مین اتنک کوئی چاپہ خانہ نہا سابق مین چارلس ولکن صاحب نے
جسکا نام اتنک زندہ ہے بیچ سیکہنے زبانون اس ملک کے بہت

کوشش کی تہی وہ ایک بڑا دستکار اور ایک مرد عالی حوصلہ تہا اوسنی اپنی
ہاتہہ سی نقوش حروف بنگالی ڈہال کر تیار کئی اور بانی اول طبع مین لانی ان حروف کا
وہ تہا اور اوسنی قواعد میل ہیڈ صاحب کے جو اوسکا دوست تہا جہا ہے
بسبب قضیہ سپریم کورٹ اور ناظمین کمپنی کے کئی برس تک یہہ ملک تباہ
رہا یہہ عدالت سترہ سو چوہتر مین مقرر ہوئے اور محکوم ریاست کمپنی کی
نہی اصحاب سپریم کورٹ ولایت سی بخیال اسبات کے کہ رعایا
ہندوستانی پر بہت ظلم و تعدی ہوتا ہے اور کوئی چارہ اسطی رفع
ان مصایب کی سوای تقرر اس عدالت کے نہین ہی چلے ہر گاہ
مصنفین عدالت مسطورہ کی چاندبال گہاٹ پر اوترے اور بنگالیون
کو برہنہ دیکہکر ایک نے صاحبان موصوفین مین سے دوسرے کو
کہا دیکہو بہائی کیا ظلم لوگون پر ہو رہا ہے اور کہ عدالت سپریم کورٹ
بروقت ضرورت کی مقرر ہوئی تہی اور مجہے یقین ہے کہ چہہ مہینے کا اس
عدالت پر نہ گذریگا کہ رعایا اس بلاد کی ایسے آسودہ اور مرفہ حال ہو جایگی
کہ جوتی اور جراب پہننے لگین گے حکم اس عدالت کا تمام
انگریزون پر کہ ہند مین تہی اور ہندوستانیون پر جو کہ اندر کہائی مرہٹہ کی رہتی تہے
تہا اور بہی زیر حکم اس محکمہ کے جمیع مردمان بیواسطہ یا بواسطہ نوکر کمپنی
یا نوکر انگریزے رعایا کے تہے بموجب فقرہ مرقومہ الصدر کے وہ
امور اہل بلاد مین جو خاص وسط اس ملک مین رہتے تہے دخل دینے
لگے حاکمین اس محکمہ نے کہا کہ باج گذار نوکر کمپنی مین یہہ قصور صاحبان
پارلمنٹ کا تہا جنہون نے حد انکے اختیار کی مقرر نکی تہے صاحبان

پارلمنٹ نے دو عدالتین جدا جدا مقرر کین جنمین چند روز نگذرنے
پائے کہ فساد برپا ہوگیا سپریم کورٹ نے ہوڑے دنون بعد اجلاس
اپنے کے حکومت اپنی بڑہانی چاہی جو شخص اس عدالت مین آنکر قسم
کہاکر کہتا کہ فلانا زمیندار میرا مقروض ہے اور پانسو میل کے اندر
کا رہنے والا اوسی وقت پروانہ اوسکی گرفتاری کا جاری ہوتا اور
قید کیا جاتا بارہا جس شخص نے اصرار کیا کہ مین زیر حکم سپریم کورٹ
کے نہین رہتا ہون اوسی رہائی ہوگئے لیکن اوسکی تک کا کچھہ تدارک
نہوا نمرہ اس نہج کی حکومت کا جلد ظاہر ہوگیا رعایا جو خوشی محصول
نہین دیا کرتی ہے یہہ حال زمینارون اور ٹہیکہ دارون کا دیکھہ کر
بالکل محصول دینے سے انکار کر گئے اول سال اجلاس اس عدالت
کے بروانے اس قسم کے ہر ضلع مین جاری ہوئی ایک بڑی پریشانی
ملک پر پڑ گئی اور لوگون نے اپنے تئین ایک نئی بلا مین مبتلا پایا وہ اس
قانون سی بالکل بموجب جسکے کہ وہ کلکتہ مین واسطے استفسار حال کے
طلب کئی جاتے تہے یہہ جاہل سی لوگ تفتیش وحوض سی مانوس نہی گورنر
جنرل اور اوسکے کونسل نے دیکھا کہ اب ہمارا اختیار بسبب غلبہ سپریم کورٹ
کے جاتا رہا لیکن وہ انکا مقابلہ نکرتے تہے حاکمین عدالت مرقومہ الصدر
نے کہا کہ ہم نوکر بادشاہی ہین اور کسی نوکر کمپنی کو برابر ہمارے اختیار
نہین ہے اور دھمکایا کہ جو شخص ہمارے اطاعت نکریگا اوسی ہم بہت
نمک حرامی لگاتین گے آخر کار ایک مقدمہ پیش ہوا جس سے کہ قصیہ مذکور
خطر مین پہنچا مارچ سنہ ستترہ سو اسی مین یہہ ماجرا واقع ہوا وے

اثنا رہین انگریزون ساکنین کلکتہ اور گورنر جنرل نے ایک عرضی صاحبان
پارلمنٹ کو لکھے کہ وہ تعلق سپریم کورٹ کا کوئی علاج کرین اسبات
مین بہت خوض اور تکرار رہے اور ایک آئین نو جاری ہوئی جس سی کہ اختیار
کل جو سپریم کورٹ کی تمنا ہی جاتا رہا قبل اجراے اس قانون کی مسٹکنز
صاحب نی وسیلے خاموشے سپریم کورٹ کی ڈٹوٹڈے اور حاکمین عدالت
کو لقمہ تردیکر راضی کیا انسے التجا اپنی صاحب حاکم اول عدالت مسطورہ
کو باضافہ پانچ ہزار روپے مہینے اور چھ سو روپے مہینا کرایہ دفترخانہ
کا مقرر کر جج اول عدالت دیوانی کا کیا اور دوسری حاکمین مین سے
ایک کو اوپر عہدہ جدید کے چنیرا مین جو ڈچ سے لڑکر انگریزون نے
لیا ہنا ممانعت کیا بعدازان تھوڑے دنون تک صاحبان کورٹ نے
کسی طرح کا مناقشہ نکیا اس عرصہ مین مسٹکنز صاحب نی محکمات اس
دیار کو بہت رونق دی اس نی ہر ضلع مین واسطی سماعت مقدمات
کے دیوانی عدالتین مقرر کین اور صاحب کلکٹر کو فقط تحصیل کا اختیار
رہا الجا امپی صاحب نے صدر دیوانی عدالت مین اجلاس کر کر کچھ
قوانین واسطے عدالتون دیوانی کے ترتیب کئے نوبت ان قوانین کی
نوے پر آگئے اور وہ کتاب قوانین کورن ولیس صاحب کی بنیاد ہوئے
جب خبر تقرر الجا امپی صاحب کی ولایت مین گئے صاحبان ڈائرکٹر
اس سی بہت آزردہ ہوے اور اوسے جائز نرکہا وہ دریافت
کر گئے تہے کہ مسٹکنز صاحب نے مصلحتا واسطے صلح کے اقرار
کر لیا ہنا لیکن اونہون نے کہا کہ یہہ بات خلاف سررشتہ ہے

الجا امپی صاحب محکمہ سرکار مین واسطے جوابدہے قبول کرنی اس
عہدہ کے طلب کئی گئے مدعے اسکا جلیرٹ الیٹ صاحب کارکی
طرف سی مقرر ہوا جو بعد ازان ملقب بہ لارڈ منٹو گورنر جنرل ہندوستان
ہوا اونیسوین جنوری سنہ سترہ سو اسی مین اولا کاغذ اخبار ہندوستان
مین بلدہ کلکتہ مین چھپا چار برس بعد اس واقعہ کی مسٹر کنر صاحب نے
بمطلب درستی مقدمات بنارس واودہ کی بنگالہ سی کوچ کیا اور
حیدر علے نے راجہ میسور سے جنگ کی اور تمام ہندوستانیون معلمات
کرلئے صاحبان ڈائی رکٹر اور صاحبان پارلمنٹ کو اوسکے معاملات
اضلاع مغربے کے مقبول نہ پڑی اور اوسی بہت سرزنش کی اور یہہ بات
پارلمنٹ یعنے خانہ پنچایت مین پیش ہوئی کہ وہ واسطے جوابدہی تک
اور فوت کرنے فواید ولایت کے طلب کیا جاوی لیکن اسپر سب
متفق نہوئے تہے اسلئے وہ اپنی جا پر قایم رہا اوسنی سفر تالی اودہ
کا انجام سنہ سترہ سو چورا سے مین کیا وہ پھر شروع سنہ سترہ سو پچاسی
مین بیچ دارالامارت کلکتہ کی داخل ہوا اور گنجیان خزانہ اور فورٹ
ولیم کے میکفرسن صاحب کی جو اوسکا جانشین تہا تفویض کر کر والایت
کو روانہ ہوا اور ماہ جون مین وہان پہنچا کلیوند صاحب مربی اور خیرخواہ
ہندوستان نی سنہ سترہ سو چورا سے مین رخت ہستی کا اس
دارفانی سے اوٹہایا وہ نوجوان ولایت سی زمرہ اہل قلم مین داخل
ہوکر ہندوستان مین آیا تہا اور چند روز بعد اسکے پہنچنے کے وہ
ضلع بہاگلپور مین مقرر ہوا جنوب اس مقام کی ایک پہاڑ واقع ہے

* دیکھو صفحہ ۱۲۳ سطر آخر کنر صاحب ** دیکھو صفحہ ۱۲۳ سطر آخر کنر صاحب

جس مین کہ وحشے لوگ رہا کرتے تہے اور وہ ظلم و تعدی اپنے ہمسایون
سے نہایت تنگ تہے اوسنی ارادہ انکے تعلیم اور ترقے کا کیا اور ان
کی آسودگے مین جہان تک اوسکا مقدور تہا کوشش کے اور اسمین وہ
کامیاب ہوا اور صورت اوسکی کچہہ اور ہو گئے اور شرارت مزاج پہاڑیون
کی جو ہمیشہ پہاڑ سے اوتر کر اون سحصون کو جو اون پر دست درازی و ظلم
کرتے نہے لوٹ لیتے تہے بصلاحیت مبدل ہوئے آب و ہوا اس ضلع
کی سبب نہونے زراعت کے مرض خیز تہے کلیوند صاحب بیمار پڑے
اور لاچار ہوکر سمندر کو گئے وہین اوس نے اونتیس برس کے عمر مین انتقال
کیا صاحبان ڈائی رکٹرنے واسطے یادگار ے شعور و لیاقت اس
شخص کے ایک مکان عظیم الشان اوسکی مدفن پر بنوایا اور غریب
پہاڑیون نے بہی جنکو اوسنی مودب و مہذب کیا تہا سرکار سی اجازت
لیکر ایک مکان اوسکی نام کا بنایا جس سے کہ نیکیان اوسکی یاد رہین سوای
اوسکی اور کوئی مکان ہندوستانیون نے اسطرح کا واسطے کسی انگریز
کے نہین تیار کیا سنہ سترہ سو ترا سی مین ولیم جونز صاحب حاکمین
سپریم کورٹ مین بعہدہ ججی کے داخل ہوکر اس ملک مین آیا چونکہ
وہ ایک طالب علم جید تہا اس لئے وہ اپنے ملک مین معزز و ممتاز تہا
بڑا سبب اس کے آنے کا ہندوستان مین دریافت کرنا تواریخ
قدیم ملت و عادت اہل اس کشور کا تہا وہ بمجرد وارد ہونے کے
مطالعہ سنسکرت مین مشغول ہوا لیکن اوسے پنڈت بمشکل ہاتہہ لگا برہمن
اپنے زبان پاک اور کتب کے غریب کو نہین سکہلاتے تہے

بعد بڑے تلاش کی ایک وِدیو جو قوم کا طبیب اور زبان سنسکرت مین
بہت مستعد تہا ملا اور پانسو روپے ماہہ پر سکہلانے کا اقرار کیا اوسنی اس
زبان سی بخوبی واقف ہوکر قوانین منو کو زبان انگریزی مین ترجمہ کر ڈالا اوسنی
سترہ سو چورانوے مین سونا مٹی اشیاء کلکتہ کو مطلب دریافت کرنے
عادات و زبان اور قوانین قدیمے ہندوستان کے مقرر کیا
بہت سے لوگ جو متلاشی ان باتون کے تہی اسکے ساتہہ ہوئی اور اونکی
تلاش ہی باشندگان فرنگ کو اول علم ان اشیاء کا ہوا ہینگلز صاحب
نے اس سوسائٹی کی بہت سی سعی و مدد کے اور اسمین اول شخص ہوا
برابر ولیم جونز کے کوئی انگریز نامور ہندوستان مین نہ آیا تہا اور باشندگان
اس کشور کے جو علم سے بہرہ رکہتے ہین اوسکی نام کی تعظیم کرتی ہین اور
عزیز جانتے ہین اس نی دس برس بعد رودا پنی کے اسملک مین
بیچ عمر اونچاس برس کی طرف دار عقبے کے کوچ کیا بمجرد پہنچنے ہینگلز
صاحب کی بالاتفاق صاحبان ڈائرکٹر نے اوسکی طرز انتظام پر
آفرین کی اکثر مقدمات ہندوستان مین اوسکا قصور ظاہر تہا لیکن
وہ طریقہ دانا تہے وہوشیارے پر چلا اور بسبب اوسکی اس ملک مین
جسکو کلا اوصاحب نے مفتوح کیا تہا مستحکم کر دیا اکثر قصور جو اوسکو
لگاتے گئے تہے اونکا وہ مستحق نہا کیونکہ وہ بیچ رویہ مندوستانیون
کی سے جنکو اسنی نوکر رکہا تہا وقوع مین آئی گنگا گوبند سنگہ اور کنوبابو
اور دیبی سنگہ کو اوسکی ایام اقتدار مین بہت اختیار تہا جسمین
کہ اونہون نے بہت روپے جمع کیا دیوی سنگہ ان مین سے

شاید بڑا بے ایمان تہا یہہ ایک ٹھیکہ دار تہا اور اسنی غریب رعایا پر زیادتی کر کر بہت روپے تحصیل کیا تہا ظلم جو اس بد ذات نی دنیا پور مین کئے تہے ذکر اونکا بے رنج و قلق نہین ہو سکتا ہی ہیسٹنگز صاحب کو الزام اس تمام تعدے کا لگایا گیا تہا لیکن اہل ہند اسبات سے خوب واقف ہین کیون کہ اونہین احکام آقا اور شرارت خادم مین بہت امتیاز ہے آغاز جلوس اسکے سے مسند ریاست پر چہہ برس تک اس باب کونسل اوسکی مخالف رہے اور جہان تک اون سی بنا اوسے پہنچایا اور حقیقت اور ذلیل کیا اونہین ایام مین اقتدار اسکا بسبب سپریم کورٹ کی بہت سے کم ہو گیا لیکن اسنی آزادے سے کہا کہ مین اون مشکلات سی اس عہدہ کو سنبہوڑ ونگا وہ ایسا صاحب ہمت و شجاعت تہا کہ اوسپر کوئے مصیبت غلبہ نکر سکتے تہے وہ آخر دور اپنے ریاست مین حیدر سے لڑا جس مین کہ تمام آمدنے ملک کی صرف ہوئے بلکہ بسبب احتیاج روپے کی تکلیف رہی جسکو اسنی لطافت الحیل سے بہم پہنچا لیا تہا حاصل کلام یہہ ہے کہ اوسکے مزاج مین بہت تحمل و استقلال تہا اور نام اسکا باشندگان اس دیار سے بادب زبان پر لاتے ہین اور آج تک اپنی اولاد کو تعلیم کرتے ہین کہ وہ نام داران ہیسٹنگز صاحب کا باخلاص لین سنہ ۱۷۹۳ء سترہ سو ترانوے مین معاملات کمپنی سے صاحبان پارلمنٹ آگاہ ہوئی اور فوکس صاحب وزیر اعظم نے ایک تدبیر واسطے ریاست ہندوستان کے پیش کی اگر وہ بات منظور ہو جاتی تو یقین تہا کہ ملک ہندوستان کمپنے کے ہاتہہ سے نکل جاتا لیکن شاہ انگلنڈ اوسے

مستحسن بجان کر روشن ہوا اور فوکس صاحب اپنی عہدہ سی موقوف ہوئی بجاے اوسکے ولیم پٹ مقرر ہوا اگرچہ وہ چوبیس برس کا تھا لیکن تمام باتین مدبرے کے اوسمین موجود تھین اوسنی ایک نئی تجویز واسطے بندوبست ہندوستان کی نکالی جسکو صاحبان پارلمنٹ و بادشاہ نے پسند کیا اب تلک صاحبان ڈائی رکٹر کو ہندوستان مین بالکل اختیار تہا لیکن پٹ صاحب نی ایک آئین سنہ سترہ سو چوراسے مین جاری کے اور موافق اسکی ایک بورڈ کمشنرونکا جو ہمیشہ سے بورڈ کرڑول پکارے گئے تہے واسطے امور ہندوستان کی متعین ہوا تمام حاکمین اس عدالت کو شاہ انگلنڈ نے مقرر کیا اور انہین اختیار دیا کہ وہ تمام کاروبار ہندوستان مین بجز تجارت کمپنے کے مداخلت کرین اوسوقت سی سلطنت اس ملک کی محکوم ملازمین شاہ اور صاحبان کمپنی کی رہے ٭

مارکوس کورن ولیس

ہیسٹنگز صاحب نی امور ریاست تفویض میکفرسن صاحب کے کئی لیکن صاحبان ڈائی رکٹر نے اسکے آنے سے مطلع ہوکر لارڈ کورن ولیس کو گورنر جنرل وکمندر انچیف یعنے مالک کل فوج کا بنایا اسکا خاندان قدیم سے معزز اور وہ خود صاحب دولت وشعور تہا چونکہ اوسنے کاروبار سلطنت کے مختلف مقامون مین سرانجام کئی تہی اسلئے اوسکو بہت تجربہ حاصل تہا وہ سترہ سو چھیاسے مین داخل ہندوستان

ہوا اور اوسکے مشورہ و کاردانے سی قضایا جنسے کہ حکومت مینگلر صاحب
کی کم زور ہو گئے تہے جاتی رہی اسنی سات برس تک اس ملک مین بخوبی حکومت
کی وہ سلطان ٹیپو پسر حیدر عے والی میسور سے لڑا اور ایسا تنگ کیا کہ وہ
ملتجے صلح کا ہوا اور جس سے کہ انگریزون کو ایک بڑا حصہ اوسکی ملک کا ملا اور
اونہون نی جتنا روپی کہ اس لڑائی مین صرف ہوا تہا لیا انگلستان مین تمامی دشمنان
مینگلر صاحب نی غلبہ کیا اور آخر کار تیرہوین فروری سن سترہ سو اٹہاسی کو ہاوس
کامن نے ہاوس لارد مین اوسکے جرمون اور بد چلنے کی نالش کی یہہ مقدمہ بڑے
رونق سے ہوا شاہزادی اور اُمرا زادے اور امرا زادیان جمع ہوئین اور اگلی اس
محفل عظیم الشان کے عقلاے انگلستان اوسکے مدعی ہوئی اوسکی طریقہ حکومت
مین بہت سی غور کی گئی اور قبل اس سی کسی بندوبست ملکی مین اسطرح کا تلخص
نہوا تہا یہہ مقدمہ سات برس تک پیش رہا تیسوین اپریل سن ستہرہ سو پچانوے
مین ہاوس لارڈ نے چند باتون مین اوسی ماخوذ کیا اور ماورا اونکے جمیع
قصور اوسکے معاف ہوئی بندوبست مستقل آمدنی اراضی بنگال بہار
نام کورن ولیس صاحب کا ہندوستان مین مشہور رہے صاحبان ڈائی
رکٹر نے بسبب تنگدستیونکے جو اکثر تحصیل روپے مین ہوا کرتی تہین دیکہا
کہ رعایا بہت تکلیف مین ہے اونہونے خیال کیا کہ تیس برس سی عدالت
دیوانی وہان ہے اور یقین کہ افسران انگریزے بابت مین مین خوب ماہر ہو گئی
ہون گے انہون نی صحبت کی کہ یہہ بات مناسب ہے کہ ہم محصول واجبے
واسطہ زمانہ ممتد کے معین کردین جسمین منفعت دونو ہمارے و رعایا
کے متصور ہے اور کہ تحصیل ایک نہج پر جسکے ہمین بہت آرزو تہے

ہمیشہ رہی لیکن لارڈ کارنوالس صاحب نی دیکھا کہ افسران ہر بلاد کو باب
محصول مین کما حقہ علم نہ تہا اسلیئے اونسنے طریقہ قدیم مالیانہ بندوبست کا ایک
مدت تک جاری رکہا انہین ایام مین اونسنی ایک طومار سوالون کا سب کلکٹرون
پاس بہیجا تاکہ اونکے جوابون سی اوسکو بخوبی حال آمدنی اراضی کا منکشف
ہوجاوے انکی کوالیف مین بہت نقصان تہا اکثر اونمین کی زبانی مردمانے
عملہ سے جنہون نی بہت سا تغلب کیا تہا لکہی ہوتی تہین اگرچہ یہہ کوالیف
معتبر نہ تہے لیکن اور کوئے انسے بہی بہتر نہ ہوسکتی تہی دس برس کے
واسطے بندوبست ہوا اور اسبات کا اشتہار دیا گیا کہ اگر صاحبان ڈائی
رکٹر اوسکو منظور کرین گے تب یہہ بندوبست مستقل ہوجائیگا جان شور
صاحب بڑا ایک ذی عزت شخص اہل قلم مین نمک خواران کمپنے سے
تہا وہ واسطے تیار کرنے ایک کتاب کے باب محصول مین جسمین کہ وہ
بہت ماہر تہا معین ہوا اگرچہ رائے اوسکی مستقل کرنے محصول پر نہ تہی
لیکن حاکمین کو اوسنی تیاری مین بہت سے اعانت کی بندوبست
دہ سالہ مین یہہ بات ٹہیرے کہ زمیندار جو اب تلک فقط محصل زر خراج تہی
وہ مالک زمین کی ہووین اور کہ بندوبست وتحصیل اونکے طور پر ہو بعد ان
تمام باتون کے پرانے کواغذ تحصیل کے جو افسران ہندوستانے
پاس موجود تہی دیکہے گئے اور امدنے سنین سابقہ پر تشخیص کے یہہ اب
بنا خراج کی ٹہیری تحصیل سائر اور تحصیل اختیاری کی ممانعت ہوگئی
زمیندارنے اسکے منہانے پاتے حاکمین اعلے نے کہا کہ ہمنے
یہہ بندوبست لا خراجے زمین کا نہین کیا ہے اونہون نی ارادہ کیا

کہ اوسکی اسنادین سرکارے عدالتون مین ملاحظہ کی جاوین اور جو کہ اچھی
ہوئین اونکو ملحوظ رکہین اور جو ناقص ہون اونکو مسترد کرین اور قطعات اراضی
واپس لیئی جاوین جب کہ یہہ تدبیر صاحبان ڈائی رکٹر کو پیش ہوئی اونہون
نی فورا اوسے قبول کرلیا اور لارڈ کورن ولیس صاحبکو لکہہ بہیجا کہ وہ اوسی
واسطے ہمیشہ کی مقرر کردین ایک اشتہار با تیسوین مارچ سن سترہ سو تراسوے
کو اس مضمون کا دیا گیا کہ تین کروڑ دس لاکہہ نوا سے ہزار ایک سو پچاس
روپے بنگالہ اور بہار سے ہمیشہ کو تحصیل ہوگا اور چالیس لاکہہ چہہ سو بیس
روپی بنارس سے مستقل ہوتا محصول کا حق اہل بنگالہ مین خوب ہوا اور اگر وے
طریقہ قدیم تبدیلی محصول کا جاری رہتا تو رونق اس ملک کی ایسی کبہی
نہ ہوتے لیکن اسمین دو برائیان تہین اول یہہ کہ تحقیقات مین اور آمدنے
اوسکی بخوبی نہوتی تہی اسلئے بعضے املاک مین جمع بہت پڑی اور بعضون
پر تہوڑے دوسرے یہہ کہ کوئی سرانجام واسطے گذاری مزارعین کے
قرار واقعے نہوا جن کو سبب دخل ہونیکے تحصیل مین محصلان سندو ستانی سے
جو حال مین زمیندار مقرر ہوئی تہی زیادہ منفعت تہی تو ارسخ بنگالہ تراسوی
سال اٹہارہوین صدی کی بہت مشہور ہے کیونکہ اس سال مین قوانین انگریزی
نی اول بنگال مین صورت ظہور اور تقرر کے حاصل کی تہی لارڈ کورن ولیس
نی تمام قوانین نافذہ منتشرہ ازمنہ سابقہ کو جمع کرکر ایک کتاب تیار کی
اور چند فصول اونکی ترمیم مین لاحق کرکر اوسے چہپوا دیا اور وہ مبنی اور
قوانین کی ہوئی قوانین مرقومہ سن سترہ سو تراسوے کے بہت صاف
اور پر مضمون تہے اور یہہ موجب تقریر گورنر جنرل کا ہوئے اکثر حصہ

الیسنہ اس ملک مین ہوگیا اور وہ تمام دیار مین پھیل گئے اہل بلاد
الی الآن اگرچہ بہت سی قوانین حال سی ناواقف ہین لیکن قوانین
مرتبہ سنہ ستہ سو تیرانوے کو مستحضر رکھتے ہین اور بروقت احتیاج
کے اونہین عمل مین لاتے تھے فورسٹر صاحب نے اونہین بنگالی زبان
مین ترجمہ کیا اور اس زمانہ مین یہہ ایک طالب علم جدید اور اول
شخص ماہرین زبان بنگالے سے تھا بعد اوسکی اول اوسی نے ایک
فرہنگ اس زبان کے تیار کیے اور این بی ایڈمن سٹن صاحب نے اونکو فارسی
مین ترجمہ کیا یہہ بات مشہور ہے کہ حاکمین سلطنت ہندوستان اوسکی
تصنیف سے بہت خوش ہوئے اور دس ہزار روپے انعام دئے
بندوبست عدالتون کا بموجب ان قوانین کی چالیس برس تک رہا
بعد انقضاء اس عرصہ کی یہہ بات تجویز ہوئے کہ ہندوستانی عدالتون
دیوانی مین عہدون جلیل القدر پہ ممتاز ہوئین لارڈ کورن ولیس صاحب
نے پانچ درجہ عدالتون دیوانے مین منصف و صدر امین صاحب جج
اور صاحب ضلع اور عدالت جج اور صدر دیوانے عدالت حسبین
کہ مرافع آخر ہندوستان مین ہوا کرتا ہے مقرر کئے اونہون نی ملازمین
دیوانی کی تنخواہ زیادہ کردے تاکہ وہ رشوت لینی سے باز رہین اور مشاہرہ
افسران ہندوستانی کا قلیل ہوگیا افسران انگریز کو بڑے سے
بڑے عہدہ پر دو چار سو روپے ملتی تہی وہ اب اتنی ہی ہزار روپے
پانے لگے ابتدا مین ہندوستانیون کا بڑا مشاہرہ تہا فوجدار کو ساٹھہ
ہزار سے ستر ہزار روپے تک سالیانہ ملا کرتے تہی اور نایب دیوان

ضلع کو نا کہہ سے کم نہین ملتے تہے لیکن سن سترہ سو تیرانوے ہی کسنی دستانے
کو سو روپے مہینے سے زیادہ نہ ملا اسپر بہی بندوبست لارڈ کورن ولیس
صاحب کا مطبوع خاص و عام ہے یہہ گمان لوگون کا ہی کہ اونہی ریاست
ہندوستان کو مضبوط کیا اور اوسکے بندوبست دائمی سی باشندگان
اس دیار کو منفعت کثیر ہوئی اور اونسے بسبب مروت و دانائی اپنے
کے خلق اللہ کو اپنا مشکور کیا صاحبان ڈائی رکٹر نے اسکی سلیقہ و شعور
سے خوش ہوکر حکم دیا کہ اسکی مورت اندیا ہاؤس مین رکہے جاوے
اونہین جب سی کہ وہ ولایت ہند سے روانہ ہوتے بیس برس تک بچاس
ہزار روپیہ سالیانہ ملا ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣

جان شور صاحب

اٹہائیسوین اکتوبر کو جان شور صاحب گورنر جنرل مقرر ہوتے وہ نوجوان
ہندوستان مین اہل قلم مین داخل ہوکر آئے لیکن بسبب ذی ہوسے
اور متانت فکر کے ہمروون اپنے سے فوقیت حاصل کی اہا بندوبست
دہ سالہ مین اونہون نے ایک کتاب ارباب امد نے اس ملک کے
تیار کی تہی وہ واسطے ملاحظہ پٹ صاحب وزیر اعظم انگلنڈ کے
پیش ہوئی وہ اس کیفیت محققانہ اور علامانہ سی جو اسمین درج تہی
سخت متعجب ہوکر صاحبان ڈائی رکٹر کو ملاقات کی لئے لکہہ بہیجا
اور اس اجتماع مین اونہون نے یہہ بات تجویز کی کہ بعد لارڈ کورن ولیس
کے یہہ شخص مقرر ہووے چند روز بعد وہ عہدہ بیرونٹ پر سرفراز
ہوئے ایک برس بعد اونکے تقرر کے ولیم جونز صاحب جو حاکم

تیز فہم اور طالب علم نامے ہندوستان مین تہا جالیس برس کی عمر
مین مرگیا جان شور صاحب کو اوس سی بہت محبت تہی اور اوسکی تذکرہ
حیات کو جو بہت مشہور ہے اس نے تالیف کیا سن سترہ سو پچانوے
مین نواب مبارک الدولہ موئے اور نظیر الملک بیٹا اسکا بجاے اوسکے
مسند نشین ہوا اب کوئی پروا نواب مرشد آباد کی تقرر ہونے کی نہین
کرتا تہا یہہ بات کافی ہے واسطے غور کے کہ جس قدر روپے کہ باپ کو ملا
کرتا تہا وہی بیٹے پر جاری رہتا جان شور صاحب جو لارڈ مئوت کا مقرر
ہوا تہا پانچ برس تک ہندوستان مین حکمران رہا اور کسی نوع کا
فساد اس عرصہ مین واقع نہوا بعد اوسکی استعفا داخل کیا کوئی حادثہ
عظیم بنگال مین قابل تحریر کے ظہور مین نہ آیا لیکن اوسکی آخر ایام اقتدار
مین خرابے آنے لگی انار رفاقت کے لشکر مین سی جاتے رہی ٹیپو سلطان
والی میسور نے دربار نامہ و پیام فرانسیسون سے جو مخالف انگریزون کے
تہے کہولا اور اور اولسنی استعداد کی داغ بیلی اور تباہی کا اوسکی دل
سے جو انگریزون نے پچہلی لڑائی مین اوسی دیا تہا نہ مٹا اور خواہان مقامت
کا ہوا اور یہی اوسکی امید بندی کہ وہ بمدد فرانسیسون کے اہل انگلنڈ
کو ہندوستان سی بدر کر دیگا صاحبان ڈائی رکٹرنے جمیع احوال غور کر کر
ارادہ کیا کہ ایک دستجاع کو گورنر جنرل مقرر کرین اونہون نی لارڈ
کورن ولیس سے درخواست کی کہ وہ تجدیداً عنان ریاست اس
ملک کی اپنے ہاتہہ مین لیوے جسکو اوسنی اقبال کر لیا لیکن جب
سب تیاریے اوسکے روانگی ہو رہے تہے کہ وہ ایسی ای یعنے

نایب بادشاہ ہوا اور ایرلنڈ کو گیا ✣ ✣ ✣

مارکوئس ولیس لی

صاحبان ڈائی رکٹر نے فوراً لارڈ مورنگٹن کو جنی کہ بعد از ان مارکوئس ولیس لے کا لقب پایا تہا اس عہدہ جلیل پر ممتاز کیا کورن ولیس صاحب کی بہائی نے اونکو تربیت کیا تہا اور آئین ہندوستان کو اونکے مطالعہ مین رہی تہے وہ کلکتہ مین اٹھارہ مین مئی سنہ ۱۷۹۸ سترہ سو اٹھانوے کو وارد ہوا اسمین دو رائے اور شجاعت اور استقلالیت مزاج جنکا بیحد اوسوقت کی ہونا ضرور تہا سب موجود تہین جب کہ سرانجام امور ہندوستان کا اسکی باتہہ آیا تب تمام خوف و تشویش باب ریاست کی مفقود ہو گئے اور سبکی تسلی و تشفی ہوئی وقت ورود اوسکی ہندوستان مین اہل سرکار کا ایسا کم ہو گیا کہ تمسکات روپیہ قرض کا جو کہ بارہ روپیہ فیصدی فی سال کی سود پر لیا گیا تہا اوسکو چہار روپیہ سیکڑے کے نفع پر بہی کوئی نہین خریدتا تہا فوج بہت کم اور ناراض تہی سندھیا جانب شمال سے انگریزون پر حملہ کا ارادہ کرتا تہا اور ٹیپو جنوب سی اور فرانسیس آہستہ آہستہ ہندوستان مین زور پکڑتے تہے اونہون نے جلد فوج کا انتظام کیا اور فرانسیسی کو جکی زیر حکم فوج کثیر حیدرآباد مین تہی نکال دیا اونکے فوج سے بیدار کہلوا دئے اور بجای اوسکی فوج انگریز سے مقرر کے دفعۃً جنگ ٹیپو سے واقع ہوئی کیون کہ وہ جمیع دشمنون سی سخت ترین تہا کونسل مدراس سے بجائے اعانت کرنی لارڈ کورن ولیس صاحب کے اوس سی سرکش ہو گئی وہ خود جلدی سی

مدراس کو روانہ ہوگیا اور اونکو اس طور پر آنی سی سرنش کی اور مطلق
جمیع کاروبار کا اپنے ہاتھہ مین لیا ایک لشکر انگریز سے جمع ہوا اور تیائیسوین
مارچ سنہ سترہ سو ننانوے ۱۷۹۹ کو ٹیپو پر مہم ہوئے وہ ایسی جلد چلی کہ دار الخلافہ
سرنگ پٹم چوتھی مئی کو قبضہ انگریزون مین آگئی ٹیپو مقتولین مین سی پایا گیا
تہا اور اسطرح سلطنت خاندان حیدر کے کے صاحبان ڈائی رکھنے تونید
اس جنگ کی سنکر علاوہ پچاس ہزار روپے سالیانہ کا گورنر جنرل
کے لئے مقرر کیا اکتوبر سنہ سترہ سو ننانوین مین اول پروٹسٹنٹ
مشنری سیرام پور ضلع بنگال مین ڈاکٹر مارشمن اور وارڈ صاحب
اور اونکے مشارکین نے مقرر کیا ڈاکٹر کیری جسکو ہندوستان مین آئی ہوئی
چھہ برس ہوئی تہی اور ضلع مالدا مین رہتا تہا جلدی سے ان کا
شریک ہوا یہہ لوگ بانی سیرام پور مشن کے جو بہت مشہور ہوئے
بڑا مطلب اسکی بنا سے پہلا تا مذہب عیسائی کا ہندوستان مین تہا
انہون نی ایک چھاپہ خانہ بنایا اور اوس ہندوستانی سی جسنی چارلس
ولکن کو تیار کرنے حروف بنگالی مین مدد کی نہی تلاش کر کر حروف
جمیع اقسام اس ملک کی بنوائی اونہون نی مہابہارت اور رامائن اور
دوسرے تصنیفات زبان بنگالی کی چھپوائین اور مروجین اول اس زبان
کے ہوئے انہون نے انجیل کا بنگالی اور سنسکرت اور دوسری زبانون
ہندوستان مین ترجمہ کیا اونہون نی پہلے پہل مدارس زبان بنگالیکی
کہولے اور انگریزون کو اون مین مختار کیا انکو اس مشقت اوٹہانی سی
کچھہ عوض مطلوب نہا بلکہ ایک بڑا حصہ آمدنے اپنے کا

اونہون نے واسطے ان مدارس کے صرف کیا اونہون نی ترویج زبان بنگالی
مین بسنبت اور لوگون کے بہت سعی کی اول آدمیت اور ترقی اس ملک
کے سیرام پور مین ہوئی لارڈ ولیس لے صاحب نے دیکھا کہ ملازمین اہل قلم زبان
اس ملک سی بخوبی واقف نہ تہی اسلئے اونہنے سن اٹھارہ سو عیسوی کو شہر کلکتہ مین
مدرسہ فورٹ ولیم کے بنا رکہی جمیع صاحبان اہل قلم ولایت سی آنکر اول اوسمین داخل
ہوا کرتے تہے اور جبتلک کہ وہ امتحان نہ دے لیتے اور کیفیت لیاقت انکے
کے واسطے نوکری سرکاری کے نہ لکہی جاتی اونہین کوئی عہدہ ملیتا
تہا بڑے بڑے پنڈت اسمین رکہے گئے اور تصانیف مختلفہ زبان
بنگالی وغیرہ کو جمع کر کر چہاپین اور یہہ ایک نئے سلسلہ جنبانی واسطے
رتبہ ترقی اس ملک کے ہوئے مرمی ٹن جی نامی فاضل اول رئیس
ان مدارس کا ہوا اور بسبب اپنی لیاقت و تجربہ کے اوسکو بہت رونق
دی صاحبان دائی رکٹر نے تقرر اس مدرسہ کو منظور کیا لیکن انہون
نے کہا کہ اس کا خرچ بہت ہے اور وہ کم کیا جاوے اور ایک
مدت تک اسمین سی طالب علم تحصیل بخوبی کر کر نوکرے سرکار مین
داخل ہوا کئے اور تدریس زبانون ہندوستانیکی جارے رہے
موجبات جنسے بنگالی زبان نے رواج و ترقے پائی ان مین سی اول
یہہ واجب ہی کہ تقرر سیرام پور مشن اور مدرسہ فورٹ ولیم کو جسمین
ڈاکٹر کیری صاحب پروفیسر اس زبان کا تہا اٹھارہ سو تین مین لارڈ
ولیس لی صاحب کو سندہہ اور ہولکر سے لڑائی درپیش ہوئی اوسنی
تہوڑے سے عرصہ مین اختتام پایا ان دونو سردارون

زور آور نے شکست پائی اور تباہ ہو گئے اور اونکی ملک مین سی اکثر
مقام قبضہ انگریزون مین آ گئے ماہ ستمبر مین انگریز اول دفعہ دہلی قدیمی
تختگاہ مسلمانون پر مسلط ہوئی شہنشاہ جس سی مرہٹے بدسلوکے
کیا کرتے تہے انگریزون کے ہاتہہ لگا اور اونہون نے پہر اوسی شہنشاہ کا اور
اوسکو کچہہ اختیار ندیا اور پندرہ لاکہہ روپے سالیانہ واسطے اوسکے
تجویز کیا انہین ایام مین راجہ ناگور سے کچہہ قضیہ ہو گیا اور لارڈ ولیس لے
صاحب نی فوراً فوج اوڑیسہ کو روانکی مرہٹے ہٹ گئے اور اٹہارہ ین
ستمبر سن اٹہارہ سو تین کو معبد جگناتہہ پر فوج انگریزی قابض ہو گئے
اور تمام ضلع اوڑیسہ کا بعد اٹہتالیس برسکی جسکو اسد وردی خان نے
اخر شش سلطنت اپنی کے حوالہ مرہٹون کو کر دیا تہا بنگالہ مین ملگیا مجاورین
پوری کی بہت سی تعظیم اور تکریم ہوا کرتی تہی بندوبست شوالہ اور وہان
کے تحصیل اور اوسکے صرف کا انہین اختیار رہتا اور ان امور مین جو وہ
مناسب جانتے سو کرتے تہے چند روز بعد انگریزون نی واسطی زیادہ
کرنے آمدنی کی بندوبست اوسکا آپ لیا اور سرکار نے اوسکی آمدنے
جمع کی کچہہ آمدنے مین سی مجاورین شوالہ کو دیا اور باقی روپے داخل
خزانہ عامرہ ہوا یہہ ایک قدیمی رسم تہی کہ لوگ اپنی اولاد کو گنگا ساگر
مین بہیٹ کرتے تہے لڑکون کو اس جزیرہ مین اونکی مار و باپ لیجا کر بعد
پوجا پتری کے سمندر مین پہینک دیا کرتے تہے اس عمل کو اگرچہ وہ اپنی
شریعت سے جانتے تہے لیکن اوسکا مذکور کہین سا شاستر مین نہا
گورنر جنرل نے اس رسم کے ممانعت مین ایک قانون بیسوین است

+ دیکہو حاشیہ ۱۱ اخر اس کتاب کے

سن اٹھارہ سو دو مین جارے کیا اور ایک کمپنی سپاہیون کے
متعین کے تاکہ وہ یہہ حرکت نکرنی پاوین اگرچہ اسبات سی صاف مداخلت سوم
مذہبیہ اہل بلاد مین پائی گئے تہے لیکن کچہہ عوغا وفا دا اس ملک مین نہ اوٹہا
بعد سپیس برسکی جب کہ اوسے واسطے دور کرنے رسم ستی کی حجت
پکڑا یہہ بات دریافت ہوئے کہ وہ اسکو بالکل بہول گئے تہے اور اکثرون
نے انکار کیا کہ وہ رسم ہمارے یہان کبہونہ تہے تواریخ ہندوستان
مین زمانہ اقتدار لارڈ ولیس لے صاحب کا بہت اچہا ہے جنکہا می مختلفہ
مین وہ منظفر ہوا اور سلطنت قدیمی پرہتائی اوسکی فتح کرکر اور بڑہائی
اور پندرہ کروڑ پالیس لاکہہ روپے کے آمدنی زیادہ ہوگئی لیکن جیسی آمدنی
ہوئے ویسا ہے قرض بڑہا صاحبان ڈائی رکٹر اسکی تدابیر جنگ سی بہت
ناخوش ہوئے اور اونکے یہہ بڑے آرزو تہی کہ کوئی بات ایسی تجویز ہووے
جس سی کہ صلح ہوجاوے انکا یہہ ارادہ ہوا کہ فوائد منافع جو ہمین حاصل
ہوئی تہے اونمین سے ہم کچہہ چہوڑدین صاحبان کورٹ ڈائی ڈکٹر اسبات
سے ناواقف تہے کہ انگریز بغیر فتح کرنے تمام ہندوستان کی وہان رہ نہین
سکتے ہین وہ یہان تک ناراض ہوئے کہ اونہون نی لارڈ ولیس لے
صاحب کی شکایت کے کہ اونسنے خلاف آئین پارلیمنٹ کے کیا تہا
اونسی دیکہہ کر کہ اب اسکا اعتماد نزدیک صاحبان ڈائی رکٹر کے
نرہا تہا جواب ان کے خط کا باجلا کو لسل کی لکہہ بہیجا اور ترک کرنا حکومت
کا قصد کیا سال اٹھارہ سو پانچ کے انجام مین وہ ولایت
کو جہاز مین سوار ہوگیا وہ پارلیمنٹ مین اور باہر اوسکے مطعون خاص عام ہوا

ہوا اور موافق کلا او صاحب اور ہنٹنگر صاحب کے اوسپر مدعیون نے ہجوم کیا لیکن اس سختی سے پیش نہین آئی اوس شعور آمیز اور پختہ تدابیر اور فتح نمایان کا جسکے سبب سے انکے سلطنت ایسی بڑہ گئے تہے یہہ نمونہ ملا نہایت طرفہ ماجرا جو اس معرکہ مین آگے صاحبان پارلیمنٹ کے پیش ہوا یہہ تہا لارڈ موایرا صاحب نی اوسکی غمازی ہاوس اوف لارڈ یعنے امیرون مین کے اور بیان کیا کہ فتوح اسکی غیر واجبے اور خلاف قوانین پارلیمنٹ کی تہین لارڈ موایرا صاحب تخمیناً دس برس بعد عہدہ گورنری پر مقرر ہوکر جنگہای عظیم مین مصروف رہا اور فتوح کہین زیادہ ویلس لی سی جس کا اوسنی اوسی الزام لگایا تہا کین تدابیر واسطے انتظام وبندوبست کے اون لوگون سے جو کبہی ہندوستان مین نرہے اور وہان کے باشندون سے کار وبار نکیا ہووے بہت مشکل ہے

مارکوس کورن ویلس

صاحبان ڈائی رکٹر نے چاہا کہ جس طرح بنے صلح ہوجاوی اور کہ ہمارے خرچ مین کمی ہووے اونہون نی لارڈ کورن ویلس صاحب کو پیش کیا کہ وہ عہدہ گورنر جنرل کا لیتا اگرچہ وہ بڈہا تہا لیکن اوسنی قبول کیا اور جہاز پر سوار ہوا اور تین جولائے سن اٹہارہ سو پانچ کو وہ کلکتہ مین داخل ہوا وہ یہان نہ ٹہیرا اور بمطلب صلح کرنے کے رئیان ہندوستان سے روانہ ممالک مغربیہ کا ہوا راہ مین اوسکی بیمارے نے آہستہ آہستہ زور پکڑا اور اوسی حالی مین

پانچوین اکتوبر کو غازی پور مین مرگیا جب کہ صاحبان ڈائی رکٹر اس
خبر جانکاہ سی مطلع ہوئے اونہون نی واسطی اظہار ادب صاحبموصوف
کے چار لاکھہ روپیہ اوسکے بیٹے کی نذر کیے ✣ ✣ ✣

جارج بارلو اوکلارڈ منٹو

جارج بارلو جو کونسلیون مین سی بڑا تھا بجای اوسکے گورنر جنرل
مقرر ہوا تقرر اسکا اس عہدہ اعلی پر منظوری صاحبان ڈائی رکٹر
ہوا تھا لیکن وزرای شاہی نے اسنی کہا کہ اس عہدہ پر نصب کرنیکی
ہم مختارین ایک بڑا معرکہ رہا اور آخر کو لارڈ منٹو گورنر جنرل ہوے
ایام اقتدار جارج بارلو مین کارکنان کمپنی نی چاہا کہ امدنے جگنا تھہ
خود لیوین اور اسکا بندوبست آپ کرین وہان طرح طرح کی رغبت انگیز
باتین اختراع کین تاکہ لوگ کثرت سی اس شوالہ کی تیرت کو آیا کرین
اور امد سرکار بڑھے وہی طور تیس برس سے کچھہ زیادہ عرصہ ہوا تک
جاری ہی اکتیسوین جولائی سن اٹھارہ سو سات کو لارڈ منٹو کلکتہ مین
داخل ہوئی اسکی ریاست اٹھارہ سو تیرہ تک رہی لیکن کسی طرح کا انقلاب
عظیم امور بنگال مین واقع نہوا مگر محصول پر مٹ جسکو لارڈ کورن ولیس
صاحب نی سن سترہ سو اٹھاسی مین موقوف کردیا تھا اور اٹھارہ سو ایک
مین پھر قرار پاگیا تھا از سر نو معہ بندوبست جدید کی جو پیشتر سی بہت
سخت تھا مقرر ہوا تحصیل ملک اسطور بڑھ گئے لیکن تجارت مین خلل
پڑا اور رعایا پر ظلم ہونے لگا اٹھارہ سو دس مین جزائر بربون
اور ماری شیس انگریزون نی فرانسیسون سی لے اور دوسرے

برس مین جزیرہ حادا اہل فوج سی لیا گیا اٹھارہ سو تیرہ مین میعاد سند
کمپنی کی جو صاحبان پارلیمنٹ نی واسطے بیس برس کی دی تہی تمام
ہوئے اور اب ایک نئی سند ملے انقلاب عظیم بیچ کاروبار ملک کے
اسوقت مین کئے گئے قبل اس سی دو سو برس تک تجارت مابین انگلنڈ
اور ہندوستان کی صاحبان کمپنی کی ہوتی تہے اور انھین بالکل اختیار
تہا لیکن اب کمپنی جو کہ ایک گروہ صرافون کی تہی مختار ہندوستان ہوئے
اور یہہ تجویز ہوئے کہ صاحبان کمپنی جو کہ حاکم اس ملک کے ہوون
تجارت نکرین صاحبان کمپنی فقط حاکم رہے بموجب بندوبست جدید کے
اور تجارت ہندوستان کی سوداگری کیا کرتی تہی انگریز جو ملازم
سرکار نہ تہی انہین اجازت ہندوستان مین آنی کی بمشکل ملا کرتی تہی وہ وقت
جاتی رہی کیون کہ جن لوگون کو صاحبان ڈائی رکٹران نہ دیتے وہ اوسکو
صاحبان بورڈ آف کنٹرول سی حاصل کر سکتے تہے چوتہی اکتوبر سن
اٹھارہ سو تیرہ مین لارڈ منٹو صاحب سلطنت ہندوستان کو لارڈ موائرا
کے جو بعد ازان مارکوس اوف ہسٹنگز کہلایا تہا تفویض کر کر خود
راہی انگلنڈ کے ہوئے لیکن گہر تک نہ پہنچا تہا کہ اجل اوسکی آگئی ✣

مارکوس اوف ہسٹنگز

جب کہ لارڈ ہسٹنگز اس ملک کی حاکم ہوئے اونہی دیکہا کہ نیالے
آہستہ آہستہ ہماری ملک کو دباتے جاتے ہین اوس خاندان نی
جو نیپال مین حکمران تہا بسبب فتح صدی گذشتہ کی اپنی سلطنت
حاصل کی اور اپنی ریاست کو آہستہ آہستہ بڑہایا اور بہت سے

تنازع لارڈ منٹو کے وقت مین واقع ہوئے لارڈ ہیسٹنگز نے دیکھا کہ اب
جنگ نیپال سے ضرور ہے جہان تک اس سے بنا صلح مین سعی کی لیکن گستاخے
اہالیان دربار کنٹمنڈو سے وہ تنگ آیا اور سن اٹھارہ سو چودہ ۱۸۱۴ مین
آمادہ جنگ کا ہوا پہلے لڑائے کچھ اچھی نہوئے تھے لیکن جنگ اٹھارہ سو
پندرہ مین فوج انگریزے نے جسکا سردار جنرل اڈکٹرلونی کا تھا شکست
فاحش غنیم کو دی نیپالی تنگ ہوکر خواہان صلح کی ہوئے عوض اسکی بہت
سا ملک اپنے سلطنت مین سی دیا پنڈارنے وسط ہندوستان مین جو
ایک گروہ سارقین کا تھا گھوڑون پر سوار ہوکر ایک مدت سی تمام ملک
کو لوٹ رہے تھے اور چند روز سے مملکت انگریزی مین بھی دست انداز
ہوئی تھے حامے اونکے کتنے راجہ اور سردار اسطرف کی تھی انکی لوٹ
اب پانسو کوس تک پھیل گئی اور سپاہ جو سال بسال واسطے اخراج ان غارتگرون
کی رکھی جاتی تھی خرچ اوسکا اتنا ہوگیا کہ حاکمین انگریزی کو گران معلوم ہونے
لگا انجام کار یہہ تدبیر مستحسن اختیار کی کہ ایک دفعہ ایسی کوشش کیجاوے
کہ انکا استیصال اس ملک مین سے ہوجاوی ہیسٹنگز صاحب نے
صاحبان ڈائی رکٹرسے اجازت لیکر احاطہ ثلثہ سی فوج جمع کی سپاہ
نے ان قضاقون کو اونکے مقامون پر گھیر لیا اور ایک ایک کو مارا
اور اونکے تمام فرقون کو برباد کردیا جب کہ فوج انگریزی لعاقب پنڈاریون
کا کر رہی تھی پیشوا اور راجہ ناگپور اور ہولکر متفق ہوئے اور بامید اخراج
انگریزون کے اس ملک سی اونکی مقابلہ مین مستعد ہوئی لیکن ان تمام
سردارون نے شکست پائی پیشوا اور راجہ ناگپور مسند ریاست سے

اوتارے گئے اور ایک بڑا حصہ اس ملک کا سلطنت انگریزی مین
مل گیا یہہ تمام باتین زمانہ اقتدار مارکوس ہسٹنگز مین جسنی دس برس سے بیشتر
مارکوس ولیس لی صاحب کی انہین باتون کی سعایت کی تہی ہوئی تہین اگرچہ
وہ ہیٹ برس کا تہا لیکن دانائی اور زور جو اس وقت مین درکار تہا اسمین
سب موجود تہا طاقت پنڈاریون اور مرہٹون کی بالکل جاتی رہی اور انگریز تمام
کشور ہند پر مسلط ہو گئے قبل زمانہ لارڈ ہیسٹنگز کی کوئی ساعی واسطے
تادیب و تعلیم رعایا کے نہوا تہا یہہ بات زعم کی گئی تہی کہ تعلیم اونکا موجب
زوال سلطنت ہمارے کا ہے اور انکے جہالت باعث ہمارے قیام
کی اس مظنہ مہمل کو لارڈ ہسٹنگز نے رد کیا اوسنی کہا کہ سلطنت
انگریزے ہندوستان مین واسطے بہترے لوگون کی مقرر ہوئے ہے
اور ہم پر فرض ہے کہ ہم انکی تادیب و تہذیب مین سعے کرین ایک نئے
بات اونکے ایام حکومت مین واقع ہوئی مدارس مقرر ہوئے اور ساعی
جمیلہ واسطے تعلیم و ترقے علم ہندوستانیون کی کی گئی ۱۸۱۰ مین
سنہ اٹہارہ سو اٹہارہ مین اخبار ہندوستانی جو اب تلک ہندوستان مین
نہ چہپتا تہا چہاپہ خانہ سیرام پور مین مطبوع ہوا اور وہ سماچار درپن کر
مشہور ہوا جب کہ لارڈ ہیسٹنگز باس اوسکی ایک نقل گئی اوسکو
دیکہہ کر اوسے اسبات کی کچہہ تشویش نہوئے کہ باشندگان اس ملک
کے سبب اوسکی بہت ہوشیار ہو جائینگے بلکہ اوسے صاحبان کو نسل
کہنے لگیا اور حکم دیا کہ یہہ چوتہائے محصول ڈاک پر ارسال ہوا
کرے اوسیوقت مین بیچ کلکتہ کے کلکتہ سکول ایک سوسائٹی سعے

بی بی ہسٹنگز صاحب سی مقرر ہوئی اور ڈبلیو بے لی صاحب اور کیری صاحب بہت اسمین ساعی تھے اونہین ایام مین بیچ دارالریاست کلکتہ کی ایک مدرسہ سوسایٹی کا واسطے تربیت ہندوستانی لڑکون کی مقرر ہوا جو ارجلیبرا مین مے صاحب نی ایک بڑا مدرسہ واسطی تعلیم باشندگان اس ولایت کی اونکی اپنی زبان مین کھولا اور سیرام پور مین سیرام پور مشنری نی بیچ تقرر ہندو کالج کے ایڈوارڈ ہاڈلسٹ صاحب اور ہیرنگٹن صاحب اور دیوڈ سیر صاحب نی بہت کوشش کی اور اسمین ہزارون ہندوستانی زبان علوم انگریزی سی بہرہ مند ہوئی مارکوس ہسٹنگز صاحب کی جود وفیض سے طبایع انگریزون پر اثر کیا اور مدارس جنکا وجود چند سال پیشتر تصور مین بھی نہ تھا اب ظاہر ہوتے اور حد ہمت انکی کمال فیاضی سے ہونے لگے اٹھارہ سو تیئس ۱۸۲۳ مین لارڈ ہسٹنگز ہندوستان سی روانہ ہوگئے اسکی بڑے اہتمام کوشش سی عرصہ نو برس مین علاقہ کمپنی بڑہ گیا اور آمدنے زیادہ ہوتے اور قرض گھٹ گیا ہندوستان مین کبھی ایسی رونق نہوئی تھی خزانہ معمور رہتا اور آمدنی خرچ سے قریب دو کروڑ روپے سال کے زیادہ ہونی لگی تھی ✣ ✣ ✣

لارڈ امہرسٹ

جارج کینگ وزرا شاہی مین سے کمال عقل و فراست رکھتا تھا اور حاکم اول بورڈ اوف کنٹرول کا تھا اوسے امور ہندوستان سی خوب واقفیت تھی بعد مستعفے ہونے لارڈ ہسٹنگز صاحب کی وہ گورنر جنرل مقرر ہوا جب کہ سب تیاری اوسکی آنیکی ہوچکی تھی کہ ایک

اسکے شرکا مین سی مرگیا اور وہ درجہ اعلی پر انگلستان مین نصب ہوا
صاحبان ڈائی رکٹرنی لارڈ امہرسٹ کو جو دس برس پیشتر شاہ انگلنڈ کا سفیر ہوکر
بیکن کو گیا گورنر جنرل کر کر ہندوستان کو روانہ کیا اس ڈانگی ہسٹنگز صاحب
کی سی تا بہ آنی لارڈ امہرسٹ صاحب کی پہلی اگست سن ۱۸۲۳ء سترہ سو تیس کے
کلکتہ مین جان آدم حاکم اول کونسل کاروبار گورنری کرتے رہی یہہ اپنی ایام
اقتدار مین مزاحم جہاپہ خانہ کا ہوا اور یہہ مجوز اسکی اقبح تہی لارڈ امہرسٹ نی
کلکتہ مین انکر دیکہا کہ اسی فورا لازم ہی کہ اہل برما کو زجر و توبیخ کری خاندان
جو وہان مسلط تہا اونہون نی انہین دنون مین تجگاہ اوا کو جسپر انگریز بنگالہ
مین پہلی پہل قابض ہوئی تہی لیلیا تہا فتح منی پور و اسام سی دماغ شاہی مین
شعلہ غرور و مکنت روشن ہوا اور یہہ خیال ہوا کہ وہ بنگالہ تک فتح کرتا جب
اسمین اور انگریزون مین صلح تہی وہ کچہہ فوج علاقہ کمپنی مین جو طرف کچار اور
اربکان کے تہا لیگیا تہا اوسنی جزیرہ شاہ پوری پر جو زیر دریای ٹیکناف
کے تہا حملہ کیا اور تہوڑی سی سپاہی جو وہان رہتی تہی اونہین تہ تیغ کیا جب
اس سی آوا مین سبب اسکا دریافت کیا تہا اوسنی گستاخانہ جواب دیا کہ
مین جزیرہ مذکور کو خود رکہتا اور درصورتیکہ مجہی اوسمین دخل نہوگا تو مین بنگالہ
پر تاخت کرون گا پانچوین مارچ سن اٹہارہ سو چوبیس مین بسبب اس
شرارت اور زیادتی کے گورنر جنرل مستعد جنگ کا اہل برما سی ہوگیا اور مین
متی کو فوج انگریزی علاقہ شاہ برما مین اوتری اور بندر رنگون پر قابض ہوگئی
تہوڑی عرصہ مین ضلاع اسام اربکان اور کنارہ مرگیو کو بہی لیلیا سپاہ انگریزی سنہ ۱۸۲۴ء
کو بڑہی اور راہ مین جتنی قلعہ اور شہر تہی ان پر آپ قابض ہوگئی اور فوج اہل برما کو بارہا مغلوب کیا شروع

سن اٹھارہ سو چھبیس مین سپاہ انگریزے امیرا پور اوسی چند منزل رہ گئی تہی
بادشاہ نی اپنی تخت گاہ کی محافظت کی لیے شروط مطلوبہ صاحبان انگریز
کو منظور کرلیا اور صلح ہو گئے اور تمام اسکا صلح باندا بو ہوا اسمعاملہ مین
اہل برمانے منی پور آسام اریکان اور تمام کنارہ مرتبان حوالہ انگریزون
کی کر دیا اور ایک کروڑ روپے دینی کا جو لڑائی مین انکا صرف ہوا تہا اقرار
کیا جب انگریز اہل برما سی لڑ رہی تہی کہ ایک فساد درجن سال سردار بہرت پور
اور مادہو سنگہ اوسکی بہائی جو چاہتے تہے کہ اپنے بھتیجے بلونت سنگہ کو جو خورد
سال تہا مسند ریاست سی اوتار دین اور آپ حاکم ہو جاوین اٹھا یا چارلس
مٹکلف صاحب نی درجن سال کو بہت سے فہمایش کے لیکن اوسی کچھہ مفید نہوے
اور یہہ بات معلوم ہوئے کہ اب جنگ کرلے ضرور ہے لیکن اس مقام کی بہت
دشواری تہی سن اٹھارہ سو پانچ مین لارڈ لیک نی اوسکو محاصرہ کیا اور
انگریزون کی سردار اور سپاہی کے جنگ ہندوستان مین اتنی نہین ماری
گئی تہی جتنے اس محاصرہ مین ہلاک ہوئی اگرچہ راجہ نی بسبب محاصرہ
اوٹھا ڈالنے کے بیس لاکھہ روپے انگریزون کو دئے تہی لیکن پہر بہی وہ
قلعہ اونکے قبضہ مین نہ آیا حقیقت مین بہی ایک قلعہ مشید تہا کہ انگریز
باوجود محاصرہ کی اوسکو نہ لی سکی اور تمام ہندوستان مین یہہ مشہور
ہو گیا کہ وہ اوسکو تسخیر نکر سکین گے گرد اوسکے ایک کچی بڑی اٹار کی
فصیل تہی اور تلے اوسکی ایک چوڑی خندق اگرچہ ایک بڑی فوج برما
سی لڑ رہے تہی لیکن پہر بہی ایک لشکر بیس ہزار آدمی کا اور سو ضربی توپ اس
قلعہ پر گئی اور تمام ہندوستان منتظر تہا کہ کیا بات ظہور مین آوے ✣

تیسوین دسمبر کو جنگ شروع ہوئی اور اٹھارہ سو چھبیس
مین لارڈ کمبرمیر کمانڈر انچیف اس جگہہ پر قابض ہو گئے دجن سال کو انگریزون
نے پکڑ کر قلعہ الہ آباد کو روانہ کیا جنگ برما اور بہرت پور مین سرکار تین کروڑ
روپی سی زیادہ کی قرضدار ہو گئی سن اٹھارہ سو ستائیس مین لارڈ امہرسٹ
نی اضلاع مغربیہ کا دورہ کیا اور دھلی مین آئی گفتگوی وضاع واطوار
حکومت انگریزی کی شاہ دھلی سی ہوئی گورنر جنرل نی صاف کہدیا کہ ہم
انگریز کسے نوع سے تابعدار خاندان تیموریہ کے نہین ہین اور کہ ہم تاجدار
ہندوستان کی ہین ساٹھہ برس بعد جنگ پلاسی کی اسطرحکا کلام انگریزون
نی کیا خاندان شاہے یہہ بات سنکر نہایت غمگین ہوا اونہون نی خیال کیا
کہ مرہٹے اگرچہ ہمسے کمال گستاخ تہی لیکن اونہون نی کبھی بادشاہت ہندوستان
کا دعوی نکیا تہا اور ہمین ملقب شاہ ہند کرتے تہے اور اب خاندان ہماری
سی سلطنت ہمیشہ کو گئی اہل اس دیار کو اسبات سی کچھہ رنج نہوا +

لارڈ ولیم بنٹنک

لارڈ امہرسٹ نی سلطنت ہندوستان کو ولیم بیڑوڑ دبیلی کی تفویض
کر کر آپ آخر مارچ سن اٹھارہ سو اٹھائیس کو طرف انگلنڈ کی روانہ
ہوئی جب انگلنڈ مین اوسکی مستعفے ہونی کی خبر پہنچی لارڈ ولیم بنٹنک صاحب
نی واسطی اس عہدہ کی حقوق اپنے آکی صاحبان ڈائی رکٹر کی
ظاہر کئے کہ مین زیادہ بیس برس سے بیچ مدراس کی گورنر تہا لیکن
دفعتہ غیر منصفے سے مجھے تمنی بلالیا تہا اوسوقت مین اونہون نی اوسکی
دعوے کو تصدیق کر لیا اور اوسی اٹھارہ سو ستائیس مین گورنر جنرل

مقرر کردیا یہہ بات جانا جاہیے کہ انگلنڈ مین سوای دو چار آدمیون کی
اور کوئی لایق اس عہدہ جلیل کی نہ تہا لارڈ بنٹنک صاحب چوتہی جولای
سنہ ۱۸۲۸ع مین بیچ کلکتہ کی داخل ہوے آمدنی جسکو عرصہ چہہ برس کا ہوا تہا
کہ لارڈ میٹکلف اچہی حالت مین چہوڑ گئے تہی اوسکی اب صورت کچہہ اور
ہوگئی تہی قرض بہت ہوگیا تہا اور خرچ آمدنی سی زیادہ قبل اپنی روانگی
کی لارڈ بنٹنگ نی صاحبان ڈائی رکٹر سی اقرار کیا کہ مین اخراجات مین
کمی کرونگا اوسنی آتی ہی دو کمپنیان بمطلب دریافت کرنی حال خرچ عدالتون
اور سپاہ کی مقرر کین اور اونہین کہہ دیا کہ معلوم کرو کہ کس قدر کمی ہوسکتی
ہی حقیقت مین یہہ بات بہت ناپسند تہی جن لوگونکا سبب کمی کرنے
لارڈ بنٹنگ کی نقصان ہوا اونہون نی کلام دشنام آمیز اوسکے حق مین
بہت سی کہے کیونکہ اوسنی احکام صاحبان ڈائی رکٹر کے تعمیل کی تہی
جو اہلکار کہ واسطے تخفیف خرچ ملک کے معین ہوگا اسکی سب شکایت
کرین گے اور کوئی اوس سی راضی نہوگا لیکن زمانہ آیندہ مین اسکا انصاف
کرین گے باوجود اس شور غل کی جو لارڈ بنٹنگ صاحب پر مورہا تہا اوس
نی کچہہ تامل نکیا اور اپنی کام کو بدستور کی گیا آخر کو اوسنی خرچ سرکار
گہٹایا اور ادای قرض کی راہ کردی سرکار کتنی ہی برس سی دریافت
رسم ستی اور مدت اوسکی رواج اور تعصب اہل مذہب کی دربی تہے
اکثر نوکران سرکاری نے لکہا تہا کہ اہل دیار اس رسم کو بہت عزیز
جانتی ہین اور اسکا موقوف کرنا خوب نہوگا لارڈ ولیم بنٹنگ نی بعد داخل
ہونے کے ہندوستان مین اس مقدمہ مین بہت سی غور کے اور

اوسکی نزدیک یہہ بات تحقیق ہوگئے کہ موقوف کرنا اوسکا کچھہ مشکل نہین
ہے سپریم کونسل نی بہی اوسکی رای کی مطابقت کی چوتہی دسمبر سن اٹہارہ
سو انتیس مین یہہ حکم جاری ہوا جس سی کہ وہ رسم ظلم و بی رحمی کی جاتی
رہتی بہت سی شمول اور معزز اس دیار کو اس کارنیک سی خفگی اور نارضامندی
بہت ہوئی کیون کہ داخلت ہماری اونکی رسومات مذہبیہ مین ہے اور
اس آئین کے منسوخی کی لئی گورنر جنرل کو درخواست دی لارڈ بنٹنک صاحب
ادلہ قویہ موقوف کرنی اس رسم مین لایا اور انکی عرضی کو پہیر دیا اونسی
اونہین سمجہا دیا اگرچہ اس رسم سی انکو جسکے سبب سی سیکڑون
آدمی ہلاک ہوتے تہے ممانعت کی لیکن ہمنی طریقہ مساوات سی جو ہمارے
عادت قدیمی ہی تجاوز نہین کیا انہین ایام مین ایک دوسرے
گروہ متمولین نے جس کا سرشتہ دار کاناتہہ ناگور اور ای کالی ناتہہ
جو دہرمتلہ کے ہے اس کارخیر کے شکر گذاری مین ایک عرضی گورنر
جنرل کو پیش کی وہ لوگ جو جاری رہنے اسکی مین ساعی تہی اونہون
نی دہرم صبا مقرر کے یعنے ایک گروہ نی کلکتہ مین متفق ہوکر کچہہ
روپے جمع کیا اور ایک انگریز کو اپنا وکیل کرکر انگلنڈ کو روانہ کیا
اور ایک عرضی درباب جاری رہنی اس رسم کی اوسکی حوالہ کے
تاکہ وہ روبرو ے صاحبان کونسل کے پیش کرے لیکن وزرای
شاہی نی تمام باتین جو جو اس رسم مین کہی گئین تہین سنکر حکم موقوفی
ستی ہونی کا بحال رکہا اس رسم کو موقوف ہوئی تو برس ہوئی
اور کچہہ علامت مخالفت کے نہین پائے گئے اب لوگ اس رسم دیوانگی

کو بھول گئے تھین اور مردمان زمانہ آیندہ اس حال کو تواریخ مین دیکھکر
شاید باور کرین اٹھارہ سو اکتیس ۱۸۳۱ مین بڑا انقلاب عدالتون دیوانے
مین واقع ہوا ایسے الآن باشندگان اس دیار کو تنخواہ قلیل ملا کرتی تہی
اور وہ مقدمات خفیفہ کا فیصلہ کیا کرتے تہے لیکن لارڈ ولیم نے چاہا
کہ اونکے مشاہرے بڑہے ہون اور اس طرح ہندوستانیون
کا رتبہ بلند ہو سال مذکور مین تنخواہ اور حکومت منصفون اور صدر
امینون کے بڑہ گئے اور ایک نیا گروہ اہل کارون کا ملقب بہ پرنسپل
صدر امین یعنے صدر الصدور مقرر کیا انکا مشاہرہ بڑہ گیا اور اور
اختیار دیوانے مین بہت ہو گیا عہدہ رجسٹرے اور عدالت ہاے
پرونشیل موقوف ہو گئین اور عدالتین جن مین ہندوستانی
حاکم تہے اور عدالتین صاحبان ضلع جج اور صدر دیوانی عدالت
فقط باقی رہ گئین یہہ نیا بندوبست جدید کی جسکے آٹھہ برس سی
بہت ترتے ہے تہے غرض وضع اس بندوبست سے یہہ ہے
کہ اول ہندوستانی مقدمات کی سماعت کرین اور اونہین فیصلہ
کردین اور انگریز فقط مرافع اونکے احکام کا سنین لارڈ ولیم بنٹنگ
نے عدالتون فوجداری مین بہی بہت سی درستی کی ابتدا مین صاحبان
سرکٹ یعنی عدالت دائر سائر جہہ مہینے مین ایک بار اجلاس
کیا کرتے تہے بعد ازان صاحبان کمشنر کو تعلق اس عدالت
کا ہوا اور دو تین مہینے مین ایک مرتبہ اجلاس دائر سائر کیا کرتے
تہے انجام کار یہہ ہوا کہ صاحب ششن جج ہر مہینے مین ایکبار اس

عدالت مین بیٹھنے لگا اور اسطرحسی تکلیف قیدیون اور گواہون
کی کم ہوگئے اس مختصر کتاب مین بیان اون بہبودیون اور آسودگیون
کا جو زمانہ لارڈ بنٹنک مین ہوئین نہین ہوسکتا ہے حاصل ان سب
باتون کا یہہ تہا کہ ہندوستانیون کی ترقی ہوا ور کار سرکار بہ
آسانی ہونے لگے اٹہارہ سو اکتیس مین رام موہن رائے ولایت
کو روانہ ہوا بعد ایک مدت مدید کی یہہ ایک شخص بنگالہ مین اصاحب علم
وصاحب فہم پیدا ہوا اور ایک مدت تک بنگالہ مین رہا
وہ قوم کا برہمن تہا انگریزون کے سلطنت مین وہ عہدہ ہی
جلیل پر ممتاز ہوا وہ زبانون بنگالی وفارسی وسنسکرت اور انگریزی
سے خوب واقف تہا اور دل اسکا مخزن جمیع علوم تہا اوسنی
بہت سی کوشش کی کہ اوسکی ہم وطن پرستش دیوتاؤن دیوتون سی
باز رہین اور وہ بے امیز شش کسی بات کی اصل ودیا پر عمل کرین
لیکن یہہ ماجرائے غریب ہی کہ اوسکی ہم وطنون نی اس پر گمراہی
کا اطلاق کیا اگرچہ ہندو اب تک دعوی کرتے ہین کہ ہمارا عمل ودیا
پر ہے لیکن وہ لوگ ہی جو اس سی مخالف تہے اوسکی استعداد
پر تحسین وآفرین کیا کرتے تہی اور وہ فخر جانتے تہے کہ ایسا شخص
ہمارے ملک مین پیدا ہوا اوسیکا اوپر بیان ہوچکا ہی کہ بزرگی دماغی
خاندان تیموریہ کے لارڈ امہرسٹ کی وقت سی جاتی رہے تہے
بادشاہ کو آرزو تہے کہ عزت ومرتبہ جو سابق مین اسکو تہا پھر حاصل
کرے اور اسلئے اوسنے حاکمان ولایت سے رجوع کرنے

چاہی اوسنی رام موہن رائے کو اس مقدمہ مین وکیل کیا اگرچہ جہاز
پر سوار ہونا زمانہ سابق مین مذہب ہنود مین معیوب نہ تہا لیکن کل جگ
مین اوسکو برا جانتے ہین اور جو یہہ کلام کرتا ہی اوسکو برادری سے
خارج کرتے ہین رام موہن رائے سرزنش اپنی ہم وطنون کی خیال مین
نہ لایا اور جہاز پر سوار ہوکر ولایت کو گیا اور وہان اوسکی بہت عزت و توقیر
ہوئی جس مطلب کی لیے وہ گیا تہا ہوا حاکمین ولایت نے
بزرگی خاندان تیموریہ کا جسکو اونہون نی تیس برس سی کچہہ علوفہ احسانا
مقرر کردیا تہا انکار کیا لیکن رام موہن رای نی خاندان مذکور کی آمدنی
مین تین لاکہہ روپے زیادہ کروا دئے وہ قبل مراجعت کے مر گیا
اور برسٹل مین مدفون ہوا تیسوان سال اونیسوین صدی کا تواریخ بنگال
مین بہت عجب ہے اسمین کتنی کوٹہیون کا دوالا نکلا بعضے اونمین کی پچاس
برس سی جاری تہین اٹہارہ سو تینتیس ۱۸۳۳ مین پالمر اور کمپنی کی کوٹہی بند
ہوئے اور باقی پانچ تین چار برس تلک کہلین رہین لیکن انجام کار
وہ بہی بند ہوگئین اور لوگون کو سولہہ کروڑ روپی کا نقصان ہوا دو کروڑ
روپے بہے اس اسباب سی جو باقی رہ گیا تہا وصول نہوا اسی سال مین
بعد انقضای بیس برس کی کمپنی نے ٹہیکہ از سر نو لیا اس جہت سی
بہت سی تبدیلیان کاروبار اس ملک مین ہوگئین تجارت کمپنی مندستان
سے موقوف ہوگئی اور حکم ہوا کہ اون کی کوٹہیان بیچے جاوین اور تجارت
چین کی بہی جو چوبیس برس تلک صرف وسیلہ اونکی گذران کا تہا
لاچار ہوکر چہوڑ دی حاصل کلام یہہ ہے کہ اونہین جبراً خوی تجارت

کو جسکی وہ دو سو برس سی عادی ہو رہی تھی ترک کرنا پڑا اور فقط
حکومت ہندوستان پر مکتفی ہوئے جو اشخاص کہ پیچ انگلستان
کے کمپنی مین داخل تھے اونکی لئے یہہ حکم ہوا کہ پینسٹ لاکھہ روپے
سالیانہ آمدنی ہندوستان مین سے بیس برس تک لیا کرین اور سب
چھوٹی بڑون نے اسبات کو بُرا جانا ایک گروہ واضعین قانون کا
کلکتہ مین مقرر ہوا اسمین تمام اصحاب کونسل اور ایک شخص اور جو نوکر
سرکار نہ تھا داخل ہوئے یہہ لوگ تمام ہندوستان پر حکمران اور دستور
سپریم کورٹ کے درست کنان تھے چند اشخاص واضع قوانین ہندوستان
کے مقرر ہوئی اور لقب لاک مشن کا پایا گورنر جنرل تمام ہندوستان
مین حاکم اعظم تھے اور دوسرے احاطے اوسکی محکوم
رہی احاطہ بنگال کے دو ٹکڑے ہو گئے ایک کلکتہ اور دوسرا اگرہ یہہ
انقلابات عظیمہ اس اجارہ جدید مین ہوئے پیچ زمانہ اقتدار لارڈ
بنٹنک کے بہت سے واسطے تربیت تعلیم لوگون کے ظہور مین آئی
خصوصا زبان انگریزی کے سکھلانے مین سن اٹھارہ سو تیرہ مین صاحبان
پارلمنٹ نی ایک لاکھہ روپے آمدنے سرکار سی واسطی ترقی علوم
اور تربیت رعایا کی مقرر کیا تھا تمام یہہ روپے سکھلانے علوم سنسکرت
اور عربی مین رایگان صرف ہوتا تھا کیون کہ لوگون کو تعلیم ان دونون
زبانون سی کچھہ تہذیب و تادیب حاصل نہوئے لارڈ ولیم بنٹنک نے سکھلانا
زبان انگریزی کا اہم جانکر تقرر مدارس انگریزی مین
بہت سا روپیہ علاوہ اس روپیہ سے جسکو صاحبان پارلمنٹ

نے مرحمت کیا تہا خرچ کیا اوسنے حکم دیا کہ طلبا نو وظیفہ خوار
مدارس سنسکرت و عربی مین بجای طلبای تنخواہ یاب سابق کی داخل
سکھے جاوین اون ہی اور دوسرے باعثون سی خواہش سیکھنے زبان انگریزی
کی تمام ہندوستان مین ہوگئی اوسکے اعمال حسنہ مین سی ایک یہہ تہا کہ
اوسنی مدرسہ طب واسطے تعلیم ہندوستانیون کی کلکتہ مین جسکا خرچ
بہت تہا مقرر کیا پروفیسر علم جو واسطے ترقی ہندوستانیون کے
فن جرّاحی و طبابت مین ضرور تہی رکہی گئی فائدہ جو تقرر اس مدرسہ سی
ہوگا قیاس سے باہر ہی لارڈ بنٹک کی وقت مین سنسونگ بٹنک کلکتہ مین
مقرر ہوتا باشندگان اس دیار کے اسراف سی بچین اور طریقہ اعتدال
پر چلین اور یہہ بات بخوبی بن آوی اب لارڈ بنٹنک صاحب متوجہ طرف
درستی محاصل سائر کے ہوئے یہہ بات مدت سی رایج تہی کہ تمام جنس
جو کہ ہندوستان مین پیدا ہوتی تہین بی محصول دئے ایک جانے
سی دوسری جای نہ جاسکتی تہین کچہریان پرمٹ کی راہ ہای خشکی و تری
پر جہان سی آمد و شد لوگون کی کثرت سے ہوتی تہی مقرر ہوئی تہین اور
افسر واسطے تلاشی اسباب کی مقرر ہوئے تہے اس طرح آمد سرکار
بسبب مداخلت کرنے کی تجارت مین زیادہ ہوگئی لیکن فیران پرمٹ
محصول سرکار سی دو چند روپی آپ لیا کرتے تہی حقیقت مین
ان عاملین نے اسملک مین ایسا ظلم کیا کہ اس ضابطہ کو ایک انگریز
جو اس علاقہ مین داخل تہا اور علم و دانش سی بہرہ کافی رکہتا تہا
تعبیر بالفاظ دشنام کیا جب انگریز خود متصرم امور سلطنت کے

ہوئے اور مسلمانون کا اختیار جاتا رہا اونہون نی خراج کو بدستور پایا
اور بطور سابق اوسکو بحال رکھا لارڈ کورن ولیس نے جو ایک
مرد عالی ہمت تہا ان خرابیون کو جنہین اہل دیار مبتلا ہو رہے تہے
ملاحظہ کیا اور سترہ سو اٹہاسے مین کچہریات پرمٹ کو یکقلم اضلاع اندرونی
سے موقوف کر دیا اور اس قاعدہ کا بالکل رواج جاتا رہا بعد تیرہ برس کی
جب صاحبان انگریز کو خواہش اس بات کی ہوئی کہ امدنی سرکار
مین توفیر ہو ہے اسلئے اس قاعدہ نے پھر قرار پایا لارڈ ولیم
بنٹنک نے واسطے دریافت کرنے حقیقت اس ضابطہ کی ہی ای
بڑی ویلن صاحب کو جو اہلیان سرکار بنگال مین داخل تہا مقرر کیا
اور کہہ دیا کہ بعد دریافت کا سینے کے کیفیت اوسکی لکہہ بہیجی بعد اوسکی
اوس نی ایک کمیتی تجویز کے تاکہ وہ کوئی تدبیر واسطے دور کرنی محصول
کی نکالین اگرچہ اوسکی زمانہ مین اسبات نی درستی نہین پائی تہی لیکن
بسبب تحریک کرنی اوسکی کی اول اس مقدمہ مین وہ مستحق آفرین
وتحسین کا ہی لارڈ ولیم بنٹنک کو ابتدا حکومت اپنی ہی خواہش
جارے ہونے سے جہاز دخانی کی بیچ سمندر اور دریای بنگال کی
بہت تہی اور اسمین اوسنی بہت سعے کے جہان تک اوس سی بنا
اوس نی کوشش کی کہ انگلستان وہندوستان مین ماہ بماہ آمدرفت
ہوجاوے لیکن صاحبان ڈائرکٹر اوسکی سنگ راہ ہوئے
اور اوسے بارہا سرزنش کی کہ اوسنے جہاز ہیولیزی کو مابین بنبئی
اور سویز کے ڈاک تہیلی لیجانی کے واسطے مقرر کیا تہا ✣

لارڈ بنٹنک صاحب نے کورٹ اوف ڈائی رکٹرس سے کہہ کر سٹیمرز یعنے جہاز دخانے بنوائے جو کہ دریاؤن بنگال اور اضلاع مغربی مین جاری ہوئین انگریزون اور ہندوستانیون کو سبب اونکے بہت مفاد ہوا ہے اور وہ سابق سے دوچند شمار مین ہوگئے اور توقع ہے کہ ایک زمانہ مین وہ اس افراط سے ہوجائینگے جیسے انگلنڈ اور امریکا مین اب ہین بیچ زمانہ لارڈ ولیم بنٹنک کے جو مارچ سن اٹھارہ سو سینتیس مین تمام فساد کسی نوع کا دشمنان اطراف سے ظہور مین نہ آیا تھا اونکے وقت مین امن وچین رہا اور رعایا کے بہت ترقی ہوئی کیفیت نظم ونسق کی بے تفصیل نتایج تدابیر کے جو اونکی تہین کا حقہ معلوم نہین ہوسکتا ہے بعضی باتون اونکی مین شاید قصور عقل ہو لیکن جو اونکے دورہ حکومت مین جو احوال بیچ سلطنت عظیمہ کے واقع ہوئے انکا ذکر تواریخ سے ظاہر ہوگا اور ہندوستانی اونکے نام کو ساتھہ نیکی کے یاد کرتے ہین فقط ✣ ✣ ✣

حواشی

✣ حاشیہ اول ✣

سن سترہ سو انسٹھ مین صوبہ داری صوبہ بنگالہ وبہار واوڑیسہ کی بنام شاہزادہ پسر عالمگیر تانے کے جو بعد ازان شاہنشاہ

دیکھو حاشیہ اس کتاب کے آخر مین

اور ملقب بشاہ عالم نانے ہوا مقرر ہوئے وہ مع لشکر کے پٹنہ کو روانہ
ہوا اور اوس شہر کو حصار کر لیا پورش فوج شاہزادہ نی اگرچہ حسب
دل خواہ نکساتہا لیکن باوجود اسکے بہی وہ شہر قبضہ اولیاء دولت
شاہزادہ مین آجاتا اگر نواب اودا زراہ فریب کے نکہلا بہیجتا کہ اعانت
شہزادہ عالم پناہ کے لئے آتا ہون اور دعا کر کر قلعہ الہ آباد کو تسخیر
نکرتا یہہ خبر سنکر محمد قلیخان نواب الہ اباد جسکے ہاتہہ سی تمام معاملات
شاہزادہ کے ہوتے تہے اور وہے اسکا مددگار رہتا اپنی تخت گاہ
کے چہڑانے کے لئے چلا آیا جب شاہزادہ بیکس کا کوئی بازو یار
نرہا اور یہی اوسنی کوتے جارہ ندیکہا اسنی کلاو صاحب کو ایک خط
لکہا اور کچہہ روپے طلب کیا جس کو صاحب موصوف نی فورا
پیش کیا دوسرے سال وزیر عماد الملک نی اس مقام مین کہ افغان
متصل بخگاہ کے آگئے تہے شاہ عالم گیر کو مارڈالا شاہزادہ نے
تسخیر بنگالہ کو چلتے ہوئے اسباب تجمل اور لقب شاہنشاہی کا لیا
وہ اگرچہ فتحیاب نہوا لیکن اوسنے بعد کئے شکستون کے انگریزون
سے اعانت لیکر سن سترہ سو پینسٹ مین الہ آباد اور کوڑے پر قابض
ہوا اور اوسنی بہے دیوانے بنگالہ وبہار واوڑیسہ کی عطا کی وبرخلاف
مرضے انگریزون کے نواب اودا ور مرہٹون سے جا ملا اور اونکی
مدد سے دوبارہ بخت گاہ دہلی پر جو سن سترہ سو ساٹہہ سی قبضہ افغانون
یا رہیلون مین تہے مسلط ہوا + + + + +

حاشیہ دوم

رہیلون کی غارت اور لوٹ کی لئی انگریزون نی سنہ سترہ سو بہتر مین شجاع الدولہ نواب اودے سے صلح کی اور اوسنی تنخواہ فوج انگریزی کی اپنی ذمہ کرلی یہہ ایک لڑائے جو تاریخ مین مرقوم ہی بہت بیجا تہی نواب اودنے یہہ ایک حیلہ اوٹہایا کہ رہیلون نی وہ روپی جسی اونہون نی عوض ہمارے حمایت کے دینا اقرار کیا تہا نہین دیا اور حقیقت مین وہ روپے اونکے ذمہ پر واجب نہ تہا کیون کہ اوسنے اونکی کچہہ حمایت نہین کی ماہ فروری مین ایک فوج سردار گرنیل چمئین کے رہیل کہنڈ کو بمطلب جنگ روانہ ہوئے اور تیسوین اپریل کو گرنیل مذکور نے چالیس ہزار رہیلون کو مع حافظ اونکی سردار کی متصل بابل نالہ کی شکست دی وزیر فاصلہ سی کہڑا رہا اور میدان جنگ مین سر نہوا لیکن بعد حصول فتح کی اسنے تمام ملک کو لوٹا اور غارت کیا +

حاشیہ سیوم

رئیسان ہند مین سی کسی نی موافق حیدر کے انگریزون سی مقابلہ نہین کیا تہا اور وہ اوس سی بہت خایف تہے ابتدا مین وہ کچہہ اشخاص معززین و ممتازین مین سے نہ تہا بلکہ ایک غریب سپاہی ہی تہا عرصہ قلیل مین پانسو سوار زیر حکم اوسکی متعین ہوئی اور بعد اوسکی اوسنی فوج شاہی میسور مین ایک عہدہ پایا اپنی اپنی دستگیری اور ولی نعمت کو اوسکی عہدہ سے معزول کروایا

اور آخر کو آپ مالک تخت ہو گیا سن سترہ سو سات مین اس نے فرانسیون سی صلح کر لی اور اون سی مدد لینے کی واسطے بونڈچری کو آیا لیکن انگریزون نی اوسی ہٹا دیا سن سترہ سو سڑسٹھ اور سترہ سو اٹھسٹ مین پھر وہ انگریزون سے لڑا اور بعد اظہار بہت سے فنون سپاہ گری کے اوس نے دو رتک فوج انگریزی کا تعاقب کیا اور دفعتہ چھ ہزار سوار سے متصل مدراس کے آظاہر ہوا جونہی اپریل کو اوسنی کچھ شروط باب صلح مین کہ جس مین بہبودی اور فادہ قلیل انگریزون کا متصور تہا گورنمنٹ یعنے حاکم اعظم مدراس سی لکھہ بھیجین جسی اوسنی جبرا قبول کیا اور اوسنی لڑائی سنہ ۱۷۶۸ سو اسی مین برخلاف مرضی انگریزون کی مرہٹون سی صلح کے اور ساتھہ جمعیت ایک لاکھہ آدمیون کی جسمین سی کچھہ زیر حکم فرانسیسون کے تہی مدراس کو چلا اور اوسکی گرد و نواح کو بہت سا لوٹا حیدر علی نی سا تویں دسمبر کو سن سترہ سو بیاسی کو اس عالم فانی سی طرف عالم جاودانی کے کوچ کیا اور ٹیپو بیٹا اوسکا بجای اوسکی تخت نشین ہوا

حاشیہ چہارم

چیت سنگہ راجہ بنارس کو انگریزون نے سنہ سترہ سو ستر مین خلاف مرضی نواب اودھ کے جس نی بعد مرنے باپ راجہ موصوف کی چاہا تہا کہ اوسکی اضلاع پر آپ قابض ہو جاوے مسند نشین کیا چیت سنگہ نذر خراج موافق وعدہ کی دیا گیا لیکن سترہ سو اٹھتر مین انہون نے علاوہ اوسکی کچھہ فوج واسطے مدد کے بجوز کے جبکا اوسنی عذر

کیا کہ مجھہ مین اسکا مقدور نہین ہے اور اس طرح سی گزبر کر گیا سن سترہ سو اکاسی مین ہسٹنگز صاحب متوجہ بنارس کے ہوتے اور ایک فرمان واسطے گرفتاری راجہ کے بہیجا لیکن فوج باغی ہو گئے اور قریب دو کمپنی سپاہیون کی مع اپنی افسرون کی ماری گئین راجہ نے انجام کار شکست پائی اور اپنی ملک کو چہوڑ کر بہاگ گیا ہسٹنگز صاحب اس کارسے فراغت کر کر مطلب دریافت حساب اس روپے کے جو کمپنی کو نواب اود سے لینا تہا ملک اود کو روانہ ہوتے جاگیرات بیگمات کو جن مین سے ایک والدہ نواب کی تہے باین حیلہ کہ وہ سرکشی چیت سنگہ مین شریک تہین اور اسمین اونہون نے مدد کی تہی قرق کر لین نواب نی اونسی جتنا نقد اسباب ہاتہہ لگ سکا لیا اور اوسکو قرضہ انگریزونمین ادا کیا

حاشیہ پنجم

ٹیپو سلطان میسور عقل و فراست اور فن سپاہ گری مین حیدر علی سے بہت کم تہا اور موافق اپنے باپ کی وہ بہی انگریزون کا بڑا دشمن تہا اوس نے سن سترہ سو بیاسے مین تخت سلطنت پر جلوس کیا اور صلح سن سترہ سو چوراسی تک وہ لڑتا رہا بسبب حملہ ٹیپو سلطان کے ترا وان کوریا ایک دوسرے لڑائی انگریزون سے واقع ہوتے اور اسمین آدہا ملک سلطان ٹیپو کا اوسکے قبضہ سی نکل گیا چونکہ یہہ گمان اسپر مستولی تہا کہ انگریز اسکے باتے ملک لینی کی لئی قابو دیکہہ رہی ہین اسواسطے اس نی فرانسیسون سے مدد چاہے اور جو تہی سنے

سن سترہ سو ننانوی مین بیچ تختگاہ سرنگاپیٹم کے جسکی حفاظت
مین وہ ساعی ہتا مارا گیا

حاشیہ ششم

صلح سن اٹھارہ سو دو مین پیشوا نے جو ابتک بہی برائے نام سردار
مرہٹون کا گنا جاتا ہتا کچھہ اضلاع وجہ تنخواہ فوج انگریزی مین جو ہمیشہ
اوسکے ممالک محروسہ مین رہتی تہی مقرر کئے اور اسبات کا عہد
کیا کہ مین ان سے آیندہ کبہی نہ لڑون گا بلکہ جو قضایا کہ مجہی اور
رعیان ہندسی درپیش ہون گے بطور صاحبان عالی شان انگریزون
کے جو دیار ہند پر مسلط ہین فیصلہ پاوین گے دوسری ریاستون
مرہٹون کو اس صلح سی خوف پیدا ہوا خاصتہ سیندہیہ اور راجہ
برار بہت ہی ہراسان ہوئے اور اونہون نے جلد طرز دمکانے
کی جو موجب جنگ کا ہوئے اختیار کرکے اس عرصہ جنگ مین بیچ ہندوستان
کی اور بہی بہت سی فتح انگریزون کے ہوئین اون مین اگرہ پر
لارڈ لیک فتح یاب ہوئے اور دہلی قبضہ انگریزون مین
آگئے سن سترہ سو اٹہاسے مین دہلی برائے نام شاہعالم
کے قبضہ مین تہی اور غلام قادر امیر الامرا اختیار کل رکہتا ہتا جبکہ
اس سال مین مرہٹے اوس پر حملہ کرنے آئے امیر الامرا غلام قادر
نے یہہ سمجہہ کر کہ شاہ عالم مرہٹون سے موافقت رکہتا ہی
اوس کے انکہین نکالین اور خزانہ لوٹا اور خبر قریب پہنچی

سیندہیہ کی سنکر بھاگا اس طرح سی سیندہیہ نی اس شاہ پر جو وارث
تخت ہند تہا غلبہ پایا اور تمام اضلاع کا جو اس وقت اوسکی زیر حکم
تہے مالک ہوگیا غلام قادر اگرہ مین جاکر چہپا اور اوسکو سیندہیہ
نے محاصرہ کرلیا اور وہ بہاگتے ہوئے پکڑا گیا سیندہیہ نی اوسی
ایک پنجرہ مین بند کیا اور اوسکی کان ناک ہاتہہ پانو کٹوا کر اندہا کیا
اور اوسی حالت درد والم سی وہ موا اگرچہ وہ شاہنشاہ کو سیندہیہ
نے قلعہ دہلی مین رہنی کی رخصت دی تہی اور بہی برائے نام حکومت
اسکی دہلی اور تہوڑی سی اسکے مضافات مین مقرر کی لیکن وہ
ایسی حالت افلاس مین تہا کہ بجائے اچہا کہانے پہنے کے محتاج
رہے اوسی اور اوسکی خاندان کو میسر نہ ہوتا تہا ایک قلعہ
دار اوسکی نگاہ بانے کے لئے قلعہ مین رہتا تہا تاکہ وہ دور
کہین یہانسی جانے پاوے جنرل پیرون فرانسیس سیندہیہ
کی طرف سی حاکم اس ضلع کا تہا اور اوسنی شاہ بیکس کی حق
مین کچہہ بہلائی کی ہے حالت شاہ کا جب انگریز دہلے پر قابض ہوئے
بہ نسبت سابق کی بہتر ہوگیا آرام جو حالت قید مین روپے سے
ہوسکتا ہے اوسی میسر تہا اور بہی مصائب جسمی سی محفوظ اس
سے خوب تر اس خاندان کی لئی کیا ہوسکتا تہا جنکی حشمت وشوکت
ایک سو برس یعنے وفات اورنگ زیب سی روز بروز زوال
مین تہی اور بہی اونہین اتنا حوصلہ نہ تہا کہ وہ رعیت اپنے
کو غارت اور حملہ متمردین سی بچاوین اور تابع اپنے ملازمین

کی ہوگئی تہی پندرہ لاکھ روپے سالیانہ شاہشاہی کی مقرر ہوئی اوسکی سوا
کچھہ اور مواضع جنکی شاید ایک یا دو لاکھ روپے کی تحصیل ہی ملی لیکن اسمین
کچھہ حکومت مین مداخلت نہین سے سن اٹھارہ سو جلد مین ہولکر اغلب تہا
کہ دھلی پر قابض ہوجاتا وہ لارڈ لیک سی پہلی چھیڑ کر مقابلہ فصیل شہر کی مع لشکر
کی آپڑا فوج انگریزی اگرچہ یہان بہت تہوڑی تہی لیکن اونہون نی زیر حکم
ڈیوڈ اکٹرلونی صاحب کی بہت شجاعت اور بہادری سی مقابلہ کیا اور دشمن کو ہٹا دیا +

۱۸ شعبہ

بعد اختتام بانی اس تواریخ کے دو بڑے لڑائیان یعنی جنگ افاغنہ اور امل
چین واقع ہوئین باعث جنگ افاغنہ کا یہہ ہی کہ دوست محمد خان والی کابل اور شاہ
روس مین کچھہ شروط مومومہ ہوگئین تہین اور گمان تہا کہ اس سبب سی فوج اہل روس کی افغانستان مین
داخلی کمک خاص موصوفکی آویگی تاکہ پشاور جو زیر حکومت رنجیت سنگہ تہا پھر سلطنت افغانیہ مین آجاوی
انگریز اور اس ملک کی ارادہ روسیون سی اندیشناک ہوئی اور انکی چاہر مین یعنی اسطرف مذکور کے
روادار نتہی زیادہ خراج دوست محمد کا کابل ہی موجب اتفاق رنجیت سنگہ اور شاہ شجاع والی سابق کابل کا ہوا
جنگ چین کیسے کیطرفسی نہین ہوئی بلکہ بنام شاہنشاہی انگلستان کی ہوئی چند سال سی گورنمنٹ
گل انڈیا فرنسیون بولی جاتی ہی اور کلکتہ سیکا نیلام ہوتا ہے خریدارونکو اختیار ہی کہ جہان چاہین اپنے
چین لیکن حقیقت مین ہر شخص اوسکو جانتا ہی کہ وہ تمام چین کو جایا کرتی ہی اگرچہ چین نے
تجارت کی ممانعت کی تہی کہ افیون ہماری قلمرو مین نہ لائی جاوی تجارنگالہ بی کمپنی کی
بموجب بارہ برس سالکر اور خصوصا جس سی حکام چین سی افیون خفیہ وہان لیگئی کمشنر لنکوشاہ
چین نی کنٹن کو روانہ کیا تاوہ جاکر وہان افیون کو خفیہ آنی دی اوسنی جمیع داگران اور بہی اس شخص کو

جو شاہزادی انگلستان کیطرف سے حاکم آسیا مجوزہ بالتجارت کا تھا تعرف کرلیا اور کہا کہ اگر وہ اشتیان مخصوصہ
انیونکی یہان آمین ہین اور انکو مین کچھ نہین آنیوالی ہے حوالہ انکرد گی تو مین سبکو خواہ نہ سرنگ ممنوع ہون یا ہون
قتل کرونگا کپتان الیٹ صاحب اول تو گھبرائے جوابدہی کا آپکو فیل ہوا اور کہا کہ جو حصہ یہان افیون
لائی ہون وہ بیخوف حوالہ کی کرین انہون نے اس اعتماد پر کہ گورنمنٹ انگریزی بسبب کہنے الیٹ صاحب کے ذمہ
دار مال ہمارا کی ہوگی ہی اور جسکو وہ درحقیقت تلف ہوجانیکی ادا کرنیکی سپرد کردیا ✣ ✣ ✣
الیٹ صاحب نے تمام افیون کو جو اوسی دی گئی تہی برباد کی لیکن اب گورنمنٹ انگریزی نے حصول خشنودی
اور عوض تک وکیل بنائے ہوئی ہی اگر کپتان الیٹ بخوبی اظہار دانائی کرتا تو اس لڑائی کو ہوئی غلب تہا
کہ ایک زمانہ ہوا رہتا لیکن اوسنے دانستہ بسبب اوسکی کہ اوسی خفیہ رہتا اوسی متعلقات مین دست انداز
ہووے ارادہ نکیا جس وقت مین کہ اہل چین کیطرف سے صلح بانی جاتے تہی اوسی وہ قبول کرلیتا تہا
کئی بار اسطرح سے اہل چین نے اوسی فریب دیا اور دس ہوئی کہ اونہون نے ایک کروڑ روپی دیا تاکہ
کنٹن حملہ سے محفوظ رہی اونہین ایام مین کپتان الیٹ کی وہانسے بدلی ہوگئی اور بجای اوسکی
ایک اور صاحب جلیل القدر بھیجی گئی اور تہے کہ وہ جنگ کو اختتام پر لاوی گا اوظاہر کردی
کہ حکام انگریزونکا خوف اہل چین کا موجب غفلت اور سستی جو ظہور مین آئین ہوا ✣

تمت تمام شد

الحمد للہ کہ یہہ کتاب ہوسوم بہ تاریخ بنگال مطبع مطبع العلوم سنٹ سٹیفنز کالج
اہتمام سی ماسٹر قاسم علی صاحب کی چھپ کر مرتب ہوئے درہ